شاہراہِ کامیابی



ملک بھر میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی

اور

غیر معمولی کامیاب زندگی کی تشکیل کے لیے ایک آزمودہ رہنما کتاب

شاہراہِ کامیابی

"The Road to Success" کا اُردو ترجمہ

فائزہ ایچ سیال

پیش لفظ

یہ کتاب شاہراہ کامیابی غیر معمولی کامیاب زندگی تشکیل دینے کے لی ءایک رہنما ہماری کتاب کا اردو ترجمہ ہے اس کتاب کا پہلا ایڈیشن اکتوبر ۱۹۹۹ء میں جب پہلی بار مارکیٹ میں آیا تو اس کی مقبولیت اور سندیدگی اس حس تک بڑھ گئی کہ بعض جگھوں پر تو یہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتاب قرار پائی پورے پاکستان میں بلکہ پاکستان سے باہر بسنے والے قارئینج کی طرف سے موصول ہونے والی آوابے حد متاثر کن اور حوصلہ افزا تھیں ۔

پاکستان میں جہاں یہ کتاب اپنی طرزی کتابوں میں کامیابیوں کے ریکارڈ توڑ رہی تھی وہیں ساتھ ساتھ اس کتاب کے اردو ترجے کی فرمائشیں بھی موصول ہونے لگیں اور یہ انہی روز افرزوں فرمائشوں کا نتیجہ تھا کہ ہمارے لیے اس کتاب کے اردو ایڈیشن کی اشاعت ناگریز ہوگئی لہذا با قاعدہ اس کا اردو ترجمہ کروایا گیا ترجمہ مکمل کروانے کے بعد اس کے موسودے کو پڑھ کر اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ کوئی ایسا شخص جو اس کتاب کا ترجمہ کرر ہا ہو اور جس کی اپنی زندگی اس کتاب سے متاثر نہ ہوئی ہو وہ کامیابی کے صحیح معانی ،جوش، جذبے اور اس پیغام کا اس خوبی سے اظہار کر ہی نہیں سکتا جو یہ کتاب اپنے اندر سموئے ہوئے ہے لہذا ایسے مترجم کی تلاش شروع ہوئیجس کی اپنی زندگی اس کتاب کی سچائیوں کی مظہر ہو یہی وجہ تھی جو اس کتاب کے اردو ایڈیشن میں تاخیر کا باعث بنی اس تلاش میں میں روزینہ سعید کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے اپنی بے حد مڈروفیات کے باوجود اپنی خدمات رضا کارانہ طور پر پیش کیں جیسا کہ وہ خود کہتی ہیں کہ اس کتاب کا لفظ لفظ مجھ پر بیتا ہے میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نےئ اس کتاب کا بے حد پیئار ،سچائی ،خولص اور بھر پور محنت کے ساتھ بہترین انداز میں اردو ترجمہ کیا۔

امید ہے کہ یہ تیر جمہ اردو قارئین اور ان سب لوگوں کے لیے بے حد مفید ثابت ہوگا جو انگریزی زبان پر عبور نہیں رکھتے مزید یہ کہ پاکستان کا ہر مرد عورت اور ہر باشعور بچہ اس کتاب سے بھر پور فائدہ اٹھائے گا اپنی آرا سے ضرور آگاہ کیجئے گا اپنی حمایت اور ساتھ کا بھر پور احساس دلاتے رہیئے اپنی دعاوؤں میں ہمیشہ شامل رکھیے گا اللہ ہم سب کا حامیو نامی ناصر ہو ۔ (آمین)

فائز حسن سیال جنوری ۲۰۰۳ء

کچھ اس کتاب کے بارے میں

شاہراہ کامیابی ہمارے سیمینار میں سکھائے جانے والے بہترین جدید خیالات تجزیات اور طریقہ ہائے کار منبی ہے یہ کتاب ان تمام لوگوں کی فرمائش پر شائع کی جارہی ہے جن سے پچھلے چند سالوں میں سیمانی ار کے ذریعے ذاتی طور پر مخاطب رہاہون یہ کتاب اپنی ہی مدد آپ ، کامیابی اور ناکاموں کے موضوعات جنہیں ہمارے ملک میں بالکل ہی نظر انداز کیا جاتا ہے کے متعلق مقامی طور پر چھپنے والی اولین تصنیف کی حیثیت میں ایک نئی تاریخ کو جنم دے گی ۔

اس کتاب کا مقصد ان لوگوں کی معاونت کرنا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگیوں کو اس سے زیادہ بہتر انداز میں بسر کر سکتے ہین یہ تصنیف شخصی تعمیر و ترقی کے موضوعات پر لکھے گئے دنیا کے بہترین لٹریچر اس وسیع تر ریسرچ پر مبنی ہے جو قدرت کے ان صدیوں پرانے قوانین کی تائید کرتی ہے جنہیں ہم میں سے اکثر اب بھلا چکے ہیں اس کتاب میں بیان کیے گئے تصورات متھر بات اور حکمت عملی کی توثیق ان تجربات سے بھی ہوئی ہے جن سے مصںف کو ہزاروں افراد اور شادی شدہ جوڑوں کے ذاتی کوچ اور رہنما کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے واسطہ پڑا یہ کتاب اس سچائی کو تقویت پہنچاتی ہے کہ قدرت نے ہر انسان کو منفرد مگر یکساں صلاحیتوں اور یکساں وسائل کے ساتھ پیدا کیا ہے اس کا مطلب ہوا کہ یہ کتاب ہمارے تمام غلط اعتقادات ، خوف ، ذہنی دباؤ اور پریشانیوں سے ہمیں آزاد کر کے ہمیں پوشیدہ صلاحیتوں کو دریوفت کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے یہ ہمیں پکا پکایا حلوہ کھلانے کی بجائے حلوہ پکانا سکھاتی ہے اور ہمیں متاثرہ و متحرک کر کے قوت سے آراستہ کر کے اپنی زندگی کا اختیار خود اپنے ہاتھ میں لینے کے قابل بناتی ہے تاکہ ہم وہ بن سکیں جو بننا چاہتے ہیں ۔

یہ محض ایک بار پڑھ کر رکھ دینے والی کتاب نہین بلکہ تکلیف دہ اور مایوس کن حلات میں خصوصا ایسے اداس لمحوں میں جب کسی ہندرد و غمگسار کی ضرورت محسوس کریں اس کا مطالعہ آپ کی زندگی میں نیا عزم اور نئی روح پھونک سکتا ہے ولاوہ ازیں یہ زندگی کی سچائیوں اور حقائق سے متعارف کروانے کا آسان ترین نسخہ بھی ہے اگر یہ کتاب آپ کو اچھی لگے لیکن کبھی ہمارے سیمینار میں نہ آءہوں تو میں آپ کو ان میں شرکت کی دعوت دوں گا ۔

شاہراہ کامیابی ہمیں رب العزت کی عطا کردہ ان ذاتی خوبیوں سے آشنا کروائے گی جو ہم سب کے اندر چھپی ہوتی ہے لیکن ہمیں ان کا احساس نہیں ہوتا اور یہ دریافت کرنے میں ہماری مدد کریں گے کہ ہم کون ہیں اور زندگی سے کیا چاہتے ہیں کتاب بتائے گی کہ زندگی میں امنگ کی ایک نئی چنگاری پیدا کر کے اس کے ہر لمحے اور ہر پل زیادہ سے زیادہ مزہ کیسے اٹھایا جاسکتا ہے ہپ اس تلخ سچائی کو بیان کرتی ہے کہ آج جو ہم جو کچھ بھی ہیں اس کے تنہا ذمہ دار خود ہیں اور اس سلسلے میں اگر کسی کی مدح یا مذمت کی جاسکتی ہے تو بھی ہم خود ہی ہیں یہ کتاب ہمیں ہمارے ہونے کا احساس دلا کر ہمیں اپنی ذاتی توانائیوں سے متعارف کرواتی ہے اور ہمارے اندر اس چیز کا شعور بیدار کرتی ہے کہ خوش قسمتی ہمارے اپنے دماغ میں جنم لیتی ہے ہماری زندگی کی گاڑی کو چلانے والا ہمارا دماغ ہے بلکیم اسے کنٹرول ہمارے خیالات

کرتے ہیں چنانچہ اپنے دماغ کے ہم خود پروگرامر ہیں اور حقیقت تو ق یہ ہے کہ کچھ وقت گزرنے کے بعد ہم اپنے خیالات اور عقائد کا عکس بن کر رہ جاتے ہیں یہ کتاب اس امر کی جانب توجہ دلاتی ہے کہ مواقع ہر دروازے پر دستک دیتے ہیں بس ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سے جلکس زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یہ زندگی کی ذمہ داری نبھانے کے بارے میں زندگی کا خاکہ کھینچیے اور پھر اس میں رنگ بھرنے کے بارے میں ہے ۔

یہ کتاب آپ کو دو جمع دو چار قسم کا کوئی سائنسی فارمولہ نہیں دے گی بلکہ آپ کے پرانے خیالات کو چیلنج کرکے آپ کی زندگی کو ایک نیا رخ عطا کرے گی یہ منزل تک پہنچنے لے لیے درکار صلاحیتوں اور اوصاف سے آپ کو لیس کردے گی۔

شاہراہ کامیابی خود شناسی اور کامیابی کے موضوعات پر آج تک لکھے گئے دنیا کے بہترین دستیاب لٹریچر کے ساتھ ہمارے یہاں کی دانائی ،تجربے اور پیشے سے قطع نظر آپ جو ہیں سے جو ہونا چاہتے ہیں اور جو کچھ اپنی زندگی میں دیکھنا پسند کرتے ہین کی طرف ایک پرسکون اور ہا سہولت تبدیلی ہی اس کتاب کا صل مقصد ہے اب اس کا انحصار صرف آپ پر پے کہ آپ زندگی کو بھرپور انداز میں گزارنے کے قابل ہوتے ہیں یا نہیں یہ کتاب آپ پر پے کہ آپ زندگی کو ب ھرپور انداز میں گزارنے کے قابل ہوتے ہیں یا نہیں یہ کتاب اس سچائی کو تقویت دیتی ہے کہ ہمارے سماجی اور ثقافتی ماخذ سے قطع نظر کامیابی کے اجزائے ترکیبی اور ترکیب استعمال ہر فرد کے لیے یکساں ہوتے ہیں یہ کتاب ان اجزائے ترکیبی یا توانائیوں کی وضاحکرتی ہے جو جسی کو منزل کا راستہ تلاش کرنے میں مدد دیتی ہیں اس کاتب میں بیان کیے گئے اجزائے کامیابی کا مقصد محض مادی حلات کی بہتری ہی نہیں بلکہ مجموعی معیار زندگی جن میں ذات کی بہتری اطمینان ،خوشی اور ذہنی سکون شامل ہیں کی بہتری جو غولبا زیادہ اہم ہے پر مبنی ہے یہ کتاب میرے ذاتی تجربات کے ساتھ ساتھ پوری دنیا کے ہزاروں کامیاب زندگی افراد کے تجربے اور فہم پر روشنی ڈالتی ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ کتاب زندگی کو بھرپور انداز میں گزارنے کے لیئے ہماری رہنمائی کرتی ہے کامیابی کا سفر زندگی کی جانب ایک بہت مثبت رویے سے شروع ہوتا ہے آپ زندگی اور اس میں موجود اشیاء اور لوگوں کو کس انداز کو کس انداز سے دیکھتے ہیں تقریبا تمام شعبہ زندگی کے افراد کے ساتھ پاکستان میں کام کرنے کا میرا تجربہ بتاتا ہے کہ ہماری کامیابی کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہمارا شکایتی اور الزام تراشی کا رویہ ہے وہ بے حد جو ہم اشہاء اور لوگوں کے ساتھ روا درکھتے ہیں ہمارا انداز بڑا منفی ہے ہم چیزوں کو بے حد تنقیدی نظر سے دیکھتے ہیں اور اکثر اوقات اپنے اس منفی انداز فکر باعث اپنی زندگی میں آنے والے بے شمار مواقع سے فائدہ نہین اٹھاپاتے اس سلسلے میں میری آپ سے ایک مخلصانہ درخواست ہے ۔آپ جانتے ہی ہیں کہ آپ اپنے کپ میں مزید چائے یا کافی انڈیلنا چائیں تو آپ کو پہلے پرانی کو پھیکنا ہوگا بالکل اسی مثال کی طرح یاد رکھیئے کہ آپ کا ذہن بھی ایک آپ کی مانند ہے اس کتاب میں دیے گئے نئے خیالات کو اپنے اندر سمونے سے پہلے اپنے دماغ کو پرانے تصورات اور غلط اعتوادات سے کچھ وقت کے لیے خالی کر لیجیے اگر اختتامپر آپ اس کتاب مین موجود تجاویز یا حکمت عملی اور طریقہ ہائے کار سے قائل نہ ہونے تو آپ کو اختیار رہے کہ آپ اپنے پرانے تصورات کی طرف لوٹ جائیں ۔

تاہم مین آپ سے وعدہ کرسکتا ہوں کہ اگر آپ نے اس کتاب کا کھلے دل ودماغ سے مطالعہ کیا اور اسمیں اپنے ذاتی تجربات

شامل کرتے گئے تو مطالعے کے اختتام پر آپ نئے اعتقادات کت ساتھ بالکل ایک نئے انسان بن چکے ہوں گے میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ کتاب آپ کو ایک زندگی کے ایک نئے رخ سے آشنا کرے گی اور یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ آپ کو اس طرح مکمل طور پر بدل سکتی ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہزاروں افراد کو کر چکی ہے اس شاہراہ کامیابی کے ساتھ ایک ایسے دوست اور ساتھی کا سا برتاؤ کیجئے جو آپ کو پیارا ،اعتماد حوصلہ اور رہنمائی دیتا ہے آپ کی سدا بہار خوشیوں کے لیے عدا گو اللہ آپ کا رہنما ہو ۔

پس منظر ایک قابل کہانی

یہاں میں آپ کو ایک کہانی سناتا ہوں ہوسکتا ہے آپ میں سے چند ایک نے اسے پہلے سن رکھا ہو یہ ایک سکول کے چھوٹے سے لڑکے کی کہانی ہے جو اپنے موجودہ حلات سے مطمئن نہیں تھا وہ اپنے راستے میں آنے والی ہر چیز کو کیوں ممکن نہیں کے رویے کے ساتھ آزماتا وہ کوشش کرتا تجزیہ کرتا ہے اس سے سیکھتا ہے اور اس کہیں بڑی چیز کی تلاش میں آگے بڑھ جاتا سولہ سوال کی عمر میں اس نے پرائمری جماعتوں کو پڑھا کر تھوڑا بہت کمانا شروع کر دیا سترہ برس کی عمر میں اسے محبت ہوگئی اور آخر کار اٹھارہ برس کی عمر میں اس نے من چاہی لڑکی کے ساتھ اس وعدہ پر نکاح کا نبدھن باندھ لیا کہ رخصتی پانچ سال بعد اس کی رسمی تعلیم کے مکمل ہونے پر ہوگی پانچ سالوں میں خودمختار ہونے کا وعدہ نبھانے کے لیے اس سے ایک کمپیوٹر کالج میں کام کیا ایک مقامی فائیو سٹار ہوٹل میں برتن دھوئے ،کارورکشاپ میں کام کیا اور پھر پرائمری جماعتوں کے استاد کے طور پر ایک سکول میں پڑھایا وہ چیلنج قبول کرتا اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا اس جگہ پر اپنا مقام بناتا پھر موجودہ حالت کو چیلنج کرتے ہوئے کسی بڑے کام لے لیے وہ نوکری چھوڑتا جاتا اس کے دوست گھر کے افراد اور ساتھ کام کرنے والے اسے عجیب وغریب کہہ کر پکارا کرتے وہ زندگی کے معیار سے مطمئن نہ تھا اسے معلوم تھا کہ کہین کسی چیز کی کی ہے لیکن کیا یہ وہ نہین جانتا تھا البتہ وہ انیس برس کی عمر میں وہ دس قسم کے ہنر سیکھ چکا تھا وہ دن میں اوسطا گھنٹے کام کرتا تھا اپنی تمام تر سخت محنت اور سلسل جدوجہد کے باجود عمر کر بوئیسوین سال میں جب وہ انگلش لٹریچر کے پارٹ ون میں تھا اسے احساس ہوا کہ یہ یونیورسٹی کے روایتی نظام کے مطابق پڑھتے ہوئے اپنا ایم اے مکمل کرنے کے لیے اسے کمازکم مزید دس سال چاہئیں جو اس کے اپنی منکوتہ سے کیے گئے وعدے میں التویٰ کا باعث بن سکتے ہین معاہدے کے یہ خلاف ورزی اس کے لیے قابل قبول نہ تھی حالانکہ یہ تاخیر اس کی نااہلی نہیں بلکہ تعلیمی نظام کے باعث تھی مگر اس سے بچنے کے لیے اس نے امتاحان کے انعقاد سے محض تین ماہ قبل ایم اے اکنامکس کے امتحان میں پرائیویٹ طالبعلم کے طور ہر شرکت کا فیصلہ کرلیا وہ جانتا تھا کہ اگر یہ ہوگیا تو نہ صرف اس کے دو سال بچ جائیں گے بلکہ وہ اپنا بھی نبھا سکے گا اس نے اللہ تعالی سے اپنی کامیابی کی دعا کی دن رات محنت کی امتحان میں شریک ہوا ۲۲ سال برس کی معر میں ایم اے پاس کرلیا اور دسمبر ۱۹۸۶ء میں اس لڑکی سے شادی کرلی

اس مرحلے پر نہ صرف اس کے پاس ایم اے اکنامکس کی ڈگری تھی بلکہ امریکہ میں مزید تعلیم کے حصول کے لئے ایک اچھی خاصی رقم بھی اس کے پاس تھی ۔اسے ان تینوں نئی یونیورسٹیوں میں داخلہ مل گیا جہاں اس نے داخلے کے لیئے درخواست دی تھی اس نے ریاست اوکلا ہوما یونیورسٹی کا انتخاب کیا اور مئی ۱۹۸۷ء میں شروع ہونے والے سمر سکول میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا وقت کم تھا لیکن وہ اسے ممکن کر دکھانا چاہتا تھا

امریکہ سے متعلق امور میں محض اپنی نہیں چلتی تمام مشکلات کے ساتھ فیس کی پیشگی ادائیگی کے باوجود ابھی تک رہ ریزے کے حصول کے لیئے ویزا آفیسر کے رحم وکرم پر تھا اس کے بارے میں فکر کرنے کی بجائے اس نے تیاری شروع کردی اس کی پکی نیت تھی کہ وہ اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے کر جائے گا ہر ایک نے اسے کہا کہ یہاں تو ایک ویزا حاصل کرنا ہی بڑا مشکل ہے کجلہ کہ وہ بیوی کو بھی ساتھ لے جانے کی بات کرتا ہے یہ بات تقریبا طے شدہ ہے کہ تمہاری درخواست مسترد کردی جائے گی اپنی زندگی میں پیش آنے والے سارے معجزات اور خدا پر اپنے پختہ یقین کی بدولت وہ جانتا تھا کہ اس کا کام محنت کرنا اور نتیجہ خدا کی ذات پر چھوڑنا ہے اس نے اپنے پاس موجود ہر چیز بیچ دی اور اپنے لیے بطور طالب علم اور بیوی کے لیے بطور حیات ویزا کے لیے درخواست سے دی انٹرویو کے دوران اس نے ویزا آفیسر کو قائل کرلیا کہ امریکہ میں ٹھہرنے کا اس کا قطعا ارادہ نہٰن تھا اس لیے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کرتا ہے اور تعلیم مکمل کرتے ہی وہ واپس آجائے گا اپنی بیوی سے متعلق اس نے وہزا آفیسو سے کہا کہ یا تو وہ دونوں جائیں گت یا وہ بھی یہیں رہ جائیں گے اس کے پختہ ایمان خدا پر بھروسے، اعتماد اور ایماندارینے ویزا آفیسر کو قائل کرلیا اور انہیں ویزا مل گیا ۔

اسے معلوم تھا کہ پہلے اس کے پاس صردف پہلے سمسٹر کے لیے پیسے ہیں ایک دن وہ کیمپس کے پاس سے گزرتا رہا تھا اس نئے ڈرائیوروں کی ضرورت کے بارے میں اشتہار دیکھا اشتہار ایک فاسٹ فوڈ ریستوران کی طرف سے تھا جو اس علاقے یں ایک نیا ریستوران کھولنا چاہتے تھے اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ یہ اس کے لیے ایک اچھا موقع ہے وہ آفس میں گیا اس کا انٹرویو ہوا اور اسے منتخب کرلیا گیا اس نے ایک پیزا ڈیلیوری بوائے کی حیثیت سے کام شروع کیا اور اپنی تمام ان تھک محنت کی بدولت وہ ٹیم کا سٹار بن گیا اور رفتار اور محفوظ ترین ڈیلوری ڈرائیور مانا جانے لگا علاوہ ازیں وہ کمپنی کے تیز ترین پیزا بنانے والوں میں سیت بھی ایک تھا اپنی دوستانہ طبیعت غیر مومولی کسٹمر سروس اور تعلقات کے باعث بہت جلد قرب وجوار کے گاہگوں میں مقبول ہوگیا اپنی تنخواہ کے ساتھ ساتھ اسے ٹپ کے طور پر بھی کافی رقم ملنے لگی امریکہ مہیں اپنے تقریبا چار سالہ قیام کے دوران وہ اسی کمپنی کے ساتھ رہا یہاں سے کمائی جانے والی رقم اس کے سکول کی فیس کے ساتھ ساتھ دونوں میاں بیوی کی آرام دہ زندگی کے لیے بھی کافی سے زیادہ تھی بالاخر وہ انتظامی عہدے تک پہنچ ھگیا اور پورے سلسلہ ریستوران میں ایک معزز اور معتبر شخصیت کے طور پر لے جانے لگا اس نے کمپنی میں پروبلم سولو کے طور پر شہرت حاصل کرلی ریستوران کی جو کوئی بھی برانچ مشکل میں ہوتی ہے یا جہاں کہیں بھی انتظامیہ سمجھتی کہ وہ کسی خفیہ فراڈ گاہکوں کی طرفسے توجہگی کی وجہ سے نقصان اٹھارہے ہیں تو اسے وہاں پر مسئلے کا کھوج لگانے پر مامور کردیا جاتا اس کی ایمانداری اور پختہ کردار کی بناء پر انتظامیہ کو اس پر اندھا اعتماد ہو چکا تھا ریستوران کی کارکردگی میں اضافے کے لیے اس کے بڑے کام تخلیقی خیالات اور تجاویز تھیں جن کے نتیجے میں

انھوں نے ہزاروں ڈالر کی بچت کی۔

نوکری کے آغاز سے گریجویشن کرنے تک اس نے کبھی ایک دن بھی کام سے چھٹی نہ کی اس نے فل ٹائم کام کیا اور فل ٹائم پڑھائی اس کے ساتھ ساتھ وہ یونیورسٹی کی پاکستان سٹوڈینس ایسوسی ایشن اور اور اس کے مسلم سٹوڈیسنس ایسوسی ایشن کا نائب صدر بھی تھا اپنی گریجویٹ سٹڈیز اور سکول میں غیر نصابی سرگرمیوں کے باوجود وہ اپنے کام کے لیے ہر وقت تیار رہتا تھا حتی کہ ایسے شدید موسم میں میں بھی جب دوسرے لوگ گھر پر ٹھرنا پسند کرتا تھا مالی طور پر اس کی حالت اتنی مستحکم تھی کہ ہر کسی کا خیال تھا کہ اسے خاندان کی طرف سے مالی امداد ملتی ہے وہ واحد پاکستانی تھا جو ایم اے اے اکنامکس کی ڈگری کے حصول کے لیے کوشاں تھا اس کے برعکس باقی سب لوگ بزنس یا کمپیوٹر سٹڈیز میں مصروف تھے وہ واپس آکر اپنے ملک کے لئے کام کرنا چاہتے تھا ہر شخص اسے پاگل سمجھتا تھا کیونکہ اگر اس نے حکومت پاکستان کی گریڈ سترہ ہی کی نوکری کرنی تھی تو اتنا زیادہ سرمایہ خرچ کر کے بیرون ملک سے ڈگری لینے کی کیا ضرورت تھی بہر حال وہ اپنے ارادوں سے خوش تھا تاہم ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے تک اسے احساس ہو چکا تھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ کام کرنا پسند کرتا ہے لہذا اسے کسی اور کام کا انتخاب کرنا چاہیتے وہ چاہتا تھا کہ اسے کسی ایسے کام کی را تلاش کرنی ہے جس پر نہایت برق رفتاری سے سفر کرتے ہوئے کسی دوسرے پر بھروسہ کیئے بغیر صرف اپنی محنت اور صلاحیت کے بل بوتے پر معاشرے میں اپنا مقام بنا سکے گریجویشن مکمل کرتے ہی اسے امریکہ میں ہی ایک ادارے کی جانب سے ایک نہایت منافع بخش نوکری کی پیکش ہوئی لیکن وہ جانتا تھا کہ اسے ایک وعدہ نبھانا ہے ۔۔۔۔۔وطن واپسی کا وعدہ۔

۱۹۹۰ء کے آغاز میں جب وہ ۲۶ برس کا ہوا تھا وطن کی محبت اسے واپس پاکستان کھینچ لائی اس کے گھر والے اور دوستا حباب اسے پاکستان کی نازک معاشی صورتحال اور بیروزگاری کے متعلق آگاہ کرتے رہے لیکن وہ اپنے ارادوں پر قائل رہا پھر پورے سات مہینے تک اس نے نوکری تلاش کرنے کی ہر ممکن کوشش کی وہ صبح سے لے کر شام تک نوکری کی تلاش میں پورے شہر میں گھومتا رہا مگر کسی نے اس میں دلچسپی نہ لی حلانکہ وہ کسی بھی حیثیت میں کوئی بھی کام کرنے کو تیار تھا کچھ لوگ اسے کہتے کہ وہ ضرورت سے زیادہ پڑھا لکھا ہے اور کچھ اسے بہت کم اور نا تجربہ کار قرار دیتے جدوجہد کے سات ماہ بعد اسے ایک دن میں تین مختلف نوکریوں کی پیشکش ہوئی اس نے ایک بہت چھوٹی انتظامی مشاورتی کمپنی کے ساتھ کام کرنے کی حامی بھر لی اگر چہ اس کی تنخواہ بہت کم تھی البتہ کام اس کی مرضی کا تھا انسانی صلاحیت کی پیشہ وارانہ تربیت اور بہتری کا کام یقیناً ایک چیلنج تھا۔

عام ابتدائی مشکلات اور رکاوٹوں کے باوجود صرد دو سالوں میں وہ کمپنی کے ڈائرکٹر اور شراکت دار کی حیثیت تک پہنچ چکا تھا نیز کمپنی اس وقت تک ایک بین القوامی نیٹ ورک کی ممبر بھی بن چکی تھی ایک سو سے زائد مما لک میں پھیلے ہوئے اس بین الاقوامی نیٹ ورک میں وہ کم عمر ترین پارٹنر اور ڈائریکٹر تھا اگلے تین سالوں میں وہ پاکستان اور اس بین الاقوامی نیٹ ورک میں کنسلٹنگ اور تربیتی شعبے کا ایک جانا پہچانا نام بن چکا تھا اپنے پیشے میں مہارت اور کامیابی اس کے نوجوان ساتھیوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال تھی تاہم اس کا غیر موملی شاہانہ طرز زندگی اور بے حس شاندار معاوضہ بھی اسے وہ طمانت اور خوشی نہ سے کرسکا جس کے لئے وہ کوشاں تھا وہ اندر سے مطمئنہ تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں ۱۹۹۵ء میں اس نے آٹھ ہفتوں کے تعلیمی دورے پر امریکہ جانے کا روگرام بنایا وہ مختلف لوگوں اور اپنے اساتذہ

سے ملاقاتوں کے ذریعے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کی زندگی میں کس چیز کی کمی ہے وہ جانتا تھا کہ یہ سفر اس کی جمع کی گئی رقم کو ختم کر ڈالے گا لیکن اس نے سوچا کہ ایسا سارا پیسہ کس کام کا جو اسے خوشی اور اطمینان نہیں دے سکتا اس سلسلے میں اس نے اپنے بیوی سے بھی بات کی جس نے اس کی تائید کی اور اسے یہ کام جاری رکھنے پر آمادہ کیا ۔

وہ چند سادہ سے سوالوں کے جواب جاننا چاہتا تھا

۱۔ سچی کامیابی کا مطلب اور تعریف کیا ہے ۔

۲۔ کامیاب اور پر مسرت زندگی کا راز کیا ہے ۔

۳۔ تمام کامیاب لوگوں کی مشترکہ اطوار اور عادات کیا ہیں ۔

۴۔ کامیاب ہونے کے لئے درکار وسائل خدا داد ہوتے ہیں یا تخلیق کیے جاتے ہیں ۔

۵۔ قسمت کیا ہے اور زندگی میں اس کا کیا کردار ہے ۔

ان سوالات کے جوابات کی تلاش میں وہ ان سیکنڑوں لوگوں سے ملا جو اس کے خیال میں مددگار ثابت ہو سکتے تھے اس نے بے شمار کامیاب لوگوں کی دو سو زائد سوانح حیات بھی پڑھیں علاوہ ازعس اس نے بے شمار سیمینارز اور پروگراموں میں شرکت کی اور اپنے پرانے اساتذہ سے بھی ملا اس نے بے شمار مصنفین بشمول ڈاکٹر نارمن ونسٹپیل کو رھا تھا ہر گزرتے دن کے ساتھ اس پر منکشف ہوتا گیا کہ وہ زندگی میں کس کمی کو محسوس کر رہا تھا دریافت کے اس سفر میں زندگی کی سچی اقدار کی تلاش میں اس نے بہت سی راتیں بے خواب گزاریں جب اس پر واضح ہو گیا کہ حقیقت میں وہ اپنی زندگی سے کیا چاہتا ہے تو اس دریافت سے وہ کچھ ڈر سا گیا کیونکہ جو کچھ وہ زندگی میں حاصل کرنا چاہتا تھا اور جو اس کی موجودہ نوکری اسے دے رہی تھی اس دنوں میں ایک طویل اور واضح خلیج حائل تھی اس پر ایک انکشاف ہوا تھا کہ جو کچھ وہ تھا اور جو وہ بننا چاہتا تھا یہ دو بالکل مختلف دنیائیں تھیں اسے یقین تھا کہ اگر وہ خوشی سکون اور اطمینان کے ساتھ زندگی کی نئے تعمیر چاہتا ہے تو اس کے لیئے اسے موجودہ نوکری چھوڑنے کی قیمت ادا کرنی ہوگی اور نئے سیسے سب کچھ شروع کرنا ہوگا اپنی اس دریافت کے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اس نے سب کچھ پیچھے چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا اور ایک نا معلوم منزل کی طرف سفر کا آغاز کر دیا اس کے قریبی دوستوں اور عزیزوں نے اس کی مصنوعی مگر نام نہاد شاندار زندگی کو ترک کرنے کی مخالفت کی اس نے اپنی فیملی کو اپنے اس فیصلے کے متعلق کر لیا زیادہ تر لوگوں کا خیال تھا کہ وہ پاگل ہو چکا ہے لیکن وہ سب کچھ کرنے کے لیے بے حد عزم تھا اس کے پاس نہ کوئی کاروباری منصوبہ تھا اور نہ ہی پیسہ مگر صرف ایک مضبوط جذبہ اور ایک خواب جو کچھ وہ پہلے کر رہا تھا اس سے مختلف کچھ کر دکھانے کا خواب وہ زندگی کے متعلقلوگوں کے غلط عقائد کو صحیح عقائد میں بدل کر ان کی زندگی کے معیار میں ایک تبدیلی پیدا کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اسے کتنی قیمت چکانی پڑن گی لیکن اسے معلوم تھا کہ اس سے کم میں یہ سب ممکن نہیں تھا ۔

اس نے نوکری چھوڑ دی ایک خواب اور ایک پختہ جذبے کے سوا اس کے ہاتھ میں کچھ نہ تھا اور اس طرح ایک بار اس نے زندگی کو صفر سے شروع کیا اس نے ہر شخص کو گنوا دیا اس کے سب دوست اسے چھوڑ گئے ہر کوئی اسے کچل دینا چاہتا تھا خدا کے سوا اس کا کوئی مددگار

نہ تھا وہ ہر رات اپنے رب سے ہم کلام ہوتا سیکنڑوں مشکلات کے ساتھ پہلا سال گزرنے کے بعد گرد بیٹھ گئی اور اس نے اپنا راستہ پا لیا صحیح راستہ لیکن یقیناً یہ آسان نہ تھا تاہم یہ خوابوں کو سچ کر دکھانے کا واحد راستہ تھا اس وقت تک آپ یقیناً اندازہ لگا چکے ہوں گے کہ کس کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں ہاں یہ میں ہوں۔

اپنی نئی زندگی کے پچھلے چار سالوں میں میں جو کبھی تھا جو میں اب ہوں تک ایک لمبا سفر طے کر کے آیا ہوں یہ کوئی آسان نہ تھا میں اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے بدترین بحران سے گذرا مالی طور پر میری حالت انتہائی پست تھی لیکن مجھے میرے کام نے زندہ رکھا ہر دن کا آغا میں ایک نئی آس نئی امید، نئی وقت اور بھروسے کے کے ساتھ کرتا جن دو چیزوں نے مجھے اس بحران سے بچ نکلنے میں مدد دی وہ یہ تھیں اپنے خالق پر ایمان وہ اطمینان جو بڑھانے اور بلا معاوضہ مذاکرے منعقد کرانے سے حاصلہو تا اس وقت تک مجھے کوئی مادی فوائد حاصل نہ تھے یہاں تک کہ میں نجے اپنے کام کو جاری رکھنے کے لیے اپنی ذاتی اشیاء تک بیچ دیں میں وہ ابتدائی دن کبھی نہیں بھلا سکتا جب میرے دفتر میں ایک کھانے کی میز اور ایک کمپیوٹر کے سوا کچھ نہ تھا ان دنوں جب مجھے کوئی خاص کام نہ ہوتا تھا تو میں دفتر میں آدھی رات تک ٹھہرنا تھا میرا رابطہ اپنے دوستوں سے مکمل طور پر کٹ چکا تھا وہ جب کبھی بھی مجھ سے ملتے مجھے یاد کرواتے کہ میں کتنی بڑی غلطیکر چکا ہوں یہ ایک تھکا دینے والا کام تھا لیکن مجھے اسے کرنا ہی تھا آپ نے دیکھا یہ قربانی تھی یہ قیمت تھی اس نئی زندگی کی جس کے بغیری کام کبھی بھی نہیں ہوسکتا تھا ۔

میں نے لوگوں کی اذیتوں کو بہت قریب سے دیکھا ہے میں نے غریبوں اور نام نہاد امیروں کی پریشانیوں کو دیکھا ہے میں نے خدا اور نیم خداؤں کو دیکھا ہے میں نے دوستوں اور بدترین دشمنوں کو دیکھا ہے میں نے وفادار ساتھیوں کو ایک ہی رات مین بدلتے دیکھا ہے میں نے انجان لوگوں کو عزیز دوست بنتے دیکھا ہے میں نے دوستوں اور رشتہ داروں کے بدلتے رویوں کو دیکھا ہے میں نے نام نہاد اصول پسندوں کو راتوں رات اصولوں پر سمجھوتہ کرتے دیکھا ہے میں نے سخیوں کو لیٹرے بنتے دیکھا ہے، میں نے فرشتوں کو کم اور شیطانوں کو اکثریت میں دیکھا ہے میں نے قابل نفرت لوگوں کے ساتھ حقیقی قابل تقلید کرداروں کو دیکھا ہے میں نے لوگوں میں اتنے تضدات اور اتنی منافقت دیکھی ہے کہ میں اس پر ایک علیحدہ کتاب لکھ سکتا ہوں میں نے علاقائی اور فرقہ وارانہ امتیازات دیکھے ہیں میں نے لوگوں کو اپنے کردار اصولوں پر سمجھوتہ کرتے دیکھا ہے میں نے لوگوں کو محض اس بات پر منہ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے کہ کوئی سچائی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتا ہے میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ لوگ محض اپنے جھوٹے خداؤں کو خوش کرنے کے لیے راتوں رات اپنی وفاداریاں تندیل کر لیتے ہیں میں نے لوگوں کو کسی کی روزی چھیننے کے لیے دن رات کام کرتے دیکھا مجھے یقین ہے کہ وہ اگر اس محنت کا دسواں حصہ بھی اپنی اپنی سازی صرف کریں تو اس قوم کی قسمت سنور سکتی ہے میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے ہر قسم کے لوگوں کو دیکھا ہے لیکن بدقسمتی سے چند ایک ہی ایسیہوں گے جنہیں ہم صحیح معنوں میں انسان کہہ سکیں احساسات وجذبات رکھنے والے نرم وگراز دل کے مالک کردار اور اخلاق کے کے حامل صحیح انسان اس کے باوجود میں ان تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے ایک نئی زندگی دی محبت، عزت، خوشی اور اطمینان سے بھر پور زندگی ایسی زندگی جس میں میں اپنے ساتھیوں کے لیئیے کچھ محسوس کر سکتا ہوں اور انہیں کچھ دے سکتا ہوں ان ہی لوگوں کی وجہ سے مجھے ایک ایسا مضبوط دل ملا جو لوگوں کو معاف کرنا اور انھیں محبت اور عزت دینا جانتا ہے اور پختہ ایمان رکھنے والی ایک روح ملی جو ہمیشہ اپنے

رب کی رحمتوں اور رہنمائی پر اس کی شکر گزار رہتی ہے لوگوں کی ایک جماعت دی جو میرے نقطہ نظر کی تائید کرتی ہے یہی میری اب تک کی زندگی کا حاصل ہے یہ نئی ان تمام اتفاقات اور تجربات کے بغیر ممکن ہی نہ تھی جو معاشرے نے مجھے کچھ سیکھنے کے لیے فراہم کیے میرے سیمینارز اور اس کتاب کے لکھنے کا مقصد ان سب لوگوں کو اپنے تجربات میں شریک کرنا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی زندگی موجودہ زندگی سے بہتر ہو سکتی ہے اس نئی زندگی اور میرے کام نے مجھے ایک نئی چناخت ی ہے میں نے اپنے سیمینارز میں کہے گئے اپنے ہر ہر لفظ کو تجربے کی بھٹی میں سے گزارا ہے اب پہلی بار میں ان تجربات کو ان لوگوں کے لیے کتابی شکل میں لا رہا ہوں جو کسی وجہ سے میرے سیمینارز میں شرکت نہیں کر سکے لوگ سکتے ہیں کہ میرے سیمینرز امنگوں اور توانائیوں سے بھرپور ہوتے ہیں دراصل ہر لفظ میرے اندر کی گہرائیوں سے نکلا ہوتا ہے میں آپ کے درد اور آپ کے تجربات کو بخوبی سمجھ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اس معاشرے کو بے حد قریب سے دیکھا ہے۔

یہ تحریر آپ کو آپ کے باطن کی گہرائیوں کے ایک انجان سفر پر لے جایئے گی یہ آپ کی زندگی کو مکمل طور پر بدل دے گی یا کم از کم آپ کے نظریات کو ہلا کر زندگی کے بارے میں آپ کے رویے کو بدل کر رکھ دے گی یہ کتاب میری زندگی کے بارے میں ہے اور اس کرہ ارض میں ہر طرف بسنے والے ہزاروں افراد کی کہانی ہے جو کامیاب ہونے کے لیے ان تمام تکوبات سے گزرے مجھے پوری امید ہے کہ میرا یہ تجربہ بے کار نہیں جائے گا مجھے آپ کی کامیابی میں کوئی شک نہیں تھا جیسا کہ برنارڈ شاہ نے کہا تھا ۔

تم چیزوں کو دیکھتے ہو اور کہتے ہو ایسا کیوں ہے لیکن میں ان چیزوں کو دیکھتا ہوں جو نہیں ہویتیں اور کہتا ہوں کیوں نہیں ہو سکتیں اور جیسا کہ میں سمجھتا ہوں ہم میں سے ایک کے پاس اپنی تقدیر سنوارنے کی زبردست صلاحیت موجود ہوتی ہے اور ہم ان سب چیزوں کے خواب دیکھنے کے لئے تیار ہیں جن کا سرے سے کبھی وجود نہ تھا جی ہاں ۔۔۔۔اور کہئے کیوں نہیں ۔

کامیابی کے بارے میں پائی جانے والی عام غلط فہمیاں

کامیابی کے متعلق پائی جانے والی اکثر غلط فہمیوں کے بارے میں مجھے کئی بار لوگوں سے بحث میں الجھنا پڑتا ہے چنانچہ کامیابی کے متعلق اپنی معلومات آپ سے بانٹنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ میں وہ غلط فہمیاں دور کردوں اس سلسلے میں پائی جانے والی عام غلط فہمیاں درج ذیل ہیں ۔

پہلی غلط فہمی ۔کامیابی کا معیار سب کے لیے یکساں ہے

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہر شخص کے لیے کامیابی ایک جیسے معانی رکھتی ہے اس کا جواب میرے خیال مین بہت سادہ سا ہے کہ ہر کسی کے نشدیک کامیابی کا اپنا ہی معیار ہے ہم سب ایک دوسرے سے منفرد ہیں چنانچہ اپنی اپنی زندگی سے ہماری تقوعات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک کے لیے کامیابی کی اپنی ہی تعریف متعین ہوگی جو صرف خود کو پہنچائے سے معلوم

ہوتی ہے کامیابی کوئی سائنس یاناکامی کے تصور کو متنازعہ بنادیتئی ہے کامیابی یاناکامی کے تصور کو صحیح طور پر جانچنے کے لیے سب سے آسان طریقہ تو یہ ہے کہ متعلقہ شخص ہی سے دریافت کرلیا جائے اور پھراس نے زندگی سے وہ سب کچھ حاصل کرلیا ہے جو وہ کرنا چاہتا تھا مثلاسکون ،محبت ،شہرت ،دوست ،عزت ،خوشی ،تعلیم ،مرضی کی نوکری پیشہ ورانہ ترقی گھر باروغیرہ تو وہ کامیابی کہلائے گا ۔

دوسری خلط فہمی ۔لوگ پیدائشی کامیاب ہوتے ہین بنائےنہیں جاتے

یہ بات پائی جانے والی بڑی غلط فہمیوں میں سے ایک ہےاورہم میں سے اکثر لوگ اسے اپنی ناکامیوں کے لیے جواز کےطور پر استعمال کرتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیالوگ پیدائشی کامیاب ہوتے ہیں یابعد میں بنتے ہیں اورکیا کامیابی کے لیے درکار صلاحتیں یا ہنز سیکھے جاسکتے ہین یاوراشت میں ملتے ہین یہ بحث تو ہمیشہ سے چلتی آئی ہے میراذاتی تجربہ یہ کہتا ہے کہ کامیابی کے لیے درکار ہنر صلاحتیں مہارتیں اگر چہ بہت سے لوگوں کوقدرتکی طرف سے تحفے کےطور پرملتی ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے بکہ وہ لوگ کامیاب بھی ہو جائیں گے ۔کامیابی تو ایک مسلسل جدوجہد کا نام ہے یہ ایک سفراور ایک طرز زندگی ہے قدرتی مہارتیں،صلاحتیں یاہنرمندی وہاں کیا کریں گی جہاں کسی کواس کا احساس ہی نہ ہواوردوسری طرف اگرکوئی ان کا احساس کربھی لےلیکن اسے یہ ہی پتہ نہ ہوکہ زندگی میں کرنا کیا ہے تو تب بھی یہ تماماہنرمندیاں،مہورتیں یاصلاحتین بیکارہی جائیں گی کھلاڑیوں ہی کی مثال لیں بعض کھلاڑی قدرتی صلاحیت لےکر پیداہوتے ہیں یانھیں کچھ مزید معاشرتی ومالی فوائدبھی حاصل ہوتے ہیں لیکن دوسرے اپنے کھیل کواپنی قوت ارادی یاسخت محنت کے ساتھ پروان چڑھاتے اوران پر بازی لے جاتے ہیں دیکھیں پیدائشی صلاحیت کاہونایانہ ہوناصرف نقطہ آغاز ہوتا ہےاس نقطے سے آگے کامیابی کاانحصارفرد کی اپنی خواہش اورلگن پر ہے کہ اسے بہتر بنا سکے یاپروان چڑھالے دیکھا گیا ہے کہ شاندار خدادارصلاحیت لےکر پیداہونے والیبعض کھگلاڑی اپنے اس سرمائے کواستعمال ہی نہیں کرتے جبکہ کچھاورکھلاڑی بہت تھوڑی قدرتی صلاحیت کے باوجودمحنت اورلگن کی بدولت حیران کن کامیابیاں حاصل کرلیتے ہیں ۔

تیسری غلط فہمی کامیاب لوگ چند ایک ہی کم ہی ہوتے ہیں

اگر چہ یہ درست ہے کہ پوری دنیا میں مشہور ہونے والے عظیم افراد مثلاً حضرت محمد ﷺ قائد اعظم، مدر تریسا ابراھیم لنکن انستن چرچل ماوزے تنگ جارج واشنگٹن ایک طرف اور دوسری طرف کینٹکی فرائیڈ چکن کے کالونل سینڈرز وال مارٹ کے سام زوالٹن مائیکرو سافٹ کے بل گیسٹس فورڈ کمپنی کے ہنر فورڈ جیسے بڑے بڑے کامیاب کاروباری افراد کم ہی پائے جاتے ہین لیکن یہ بھی سچ ہے کہ معاشرے کی ہر سطح پر عظیم کامیابی کی گئی دوسری کہانیاں بھی پائی جاتی ہیں ایسی کہانیاں تمام پچھلے وقتوں سے موجود رہی ہیں اور آنے والے ہر دور میں پائی جاتی رہیں گی لوگ اپنے مذہب، تعلیم سماجی حیثیت، نسل اور وطن سے وطع نظر ماضی میں بھی کامیاب ہوتے چلے آئے ہیں اور مستقبل میں بھی ہوتے رہیں گے اور یہ حقیقت ہے کہ پاکستان جیسا ملک بھی انفرادی کامیابی کی ایسی داستانوں سے بھرا پڑا ہے اگر چہ ان کامیاب افراد میں سے زیادہ تر اپنی زندگیاں گمنامی کے اندھیروں میں میں گزار دیتے ہین لیکن حیرت انگیز طور پر ایسے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں بظاہر یہ ممکن ہے کہ ان افراد کی کامیابی کا ان کے معاشرے میں ظاہری حیثیت سے بہت تھوڑا یا بالکل بھی تعلق نہ ہو چونکہ یہ تو طے ہے کہ کامیابی کی تعریف ہر ایک کے لیے مختلف ہے چنانچہ یہ ایک بڑی سچائی ہے کہ اس قسم کے کامیاب افراد میں سے بہت سے لوگوں نے شہرت پیسے اور پرستا ہوں کے پیچھے مرنے کی بجائے محبت عزت اور خدمت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔

چوتھی غلط فہمی ہمیشہ امیر لوگ کامیاب ہوتے ہیں

کامیابی کے متعلق پائی جانے والی غلط فہمیوں میں سے ایک اور عام غلط فہمی یہ ہے کہ کامیاب ہونے یا کہلانے کے لیے بہت دولت مند ہونا ضروری ہے اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر ایک طرف حضرت محمد ﷺ اور دوسری طرف قائد اعظم، عبدالستار ایدھی مدر ٹریسا جیسے افراد کے بارے میں ہم کیا کہیں گے کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ عظیم لوگ نہین یہ سب لوگ اپنے اپنے وقتوں کے انتہائی کامیاب افراد کے طور پر جانے جاتے ہیں اور اس کی وجہ بہت سادہ ہے کہ ان سب نے اپنی زندگیوں میں وہی کیا ہے جو وہ کرنا چاہتے تھے یہ سب اپنی اپنی کامرانیوں سے پوری طرح مطمئن اور خوش تھے آپ جانتے ہیں کہ تاریخ میں ان افراد کا جو وہ مقام اور مرتبہ تھا اس کے بل بوتے پر وہ بہت زیادہ پیسہ اکٹھا کر سکتے تھے لیکن ان کے نزدیک کامیابی سے مراد دولت کا حصول نہ تھا خوشی مادی اشیاء سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اپنی زندگیوں کو اپسر کرنا چاہتا ہے مثلاً سڑک کے کنارے بیٹھ کر الم غلم چیزیں کھانا سادہ کپڑے پہننا اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنا سائیکل یا موٹر سائیکل کی سواری کرنا وغیرہ لیکن اپنی شہرت کے سبب اس کے لیے اپنی اصل پسند اور مرضی کے مطابق رہنا مشکل ہو جاتا ہے لوگ اس سے اس کی اپنی اصل شخصیت کے برعکس توقعات وابستہ کر لیتے ہین آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ اپنی اس مصنوعی زندگی سے خوش ہو گا نہیں اس طرح وہ کبھی

خوش نہیں ہوگا میں ایک اعلی اور بلند مرتبہ افسر کو جانتا ہوں جس کے سیکیورٹی گارڈ زا سے ہر وقت گھیرے میں لئے رکھتے ہیں حتی کہ اگر وہ اپنے بچوں کے ساتھ شادی کی تقریب میں جائے یا اپنی فیملی کے سارھ وقت گزارنے کے لیے چھٹیاں لے تو بھی سیکورٹی کے افراد اسے تنہا نہیں چھوڑتے وہ اس مصنوعی زندگی سے انتہائی بیزار ہے جبکہ بہت سے دوسرے لوگوں کے لیے وہ ایک قابل تقلید نمونہ ہے جو یہ سمجھتے ہین کہ یہ ایک جاندار زندگی ہے سچی کامیابی اپنی زندگی کو اپنے انداز میں گزار کر ملتی ہے نہ کہ کسی اور کے انداز میں اس بات کو آسان بنانے کے لیے میں آپ کو ریسرچ کے نتائج بتاتا ہوں مذکورہ غلط فہمی کا جواب پانے کے لے میں نے نے پچھلے چند سالوں میں تین ہزار زائد کو پر رکھا ان تین ہزار لوگوں میں سے نوے یعنی ۳ فیصد کروڑ پتی تھے اگر کامیابی کی تعریف سے صرف مالی پہلو مراد ہو تو ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں اوسط صرف تین فیصد لوگ کامیاب ہیں لیکن یہ غلط ہے ۔

آپ یہ سن کر حیران ہونگے کہ ان نوے کروڑ پتیوں میں س صرف ایک اپنے حاصل زندگی سے مطمئن تھا جبکہ طرف باقی ۲۹۱۰ ،معمولی پس منظر کے حامل لوگوں میں سے پانچ نے اپنے آپ کو کامیاب اورم ،مطمئن قرار دیا اگر تحقیق کی خاطر لیے گئے آبادی کے اس بنونے کو ہم پاکستانی آبادی کا نمائندہ قرار دیں تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ کہ آبادیکا صرف ٦ فیصد حصہ کامیاب ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ بھی غلط ہوگا کیونکہ اس نمونیمیں پاکستان کے صرف بڑے شہروں کے لوگ شامل ہین دیہی علاقوں میں رہنے والے باقی ٦۵ فیصد لوگ اس میں شامل نہیں میرا خیال ہے کہ صحیح عدد ایک فیڈ ف کا بھی ایک معمولی ساحصّہ نکلے گا پس وہ لوگ جو کسی کی کامیابی کے متعلق فیصلی کرتے ہوئے صرف اس کی مادی خوشحالی کو مدنظر رکھتے ہیں غلط ہیں ۔

پانچویں غلط فہمی ہونا تقریبا ناممکن ہے

کامیابی کے بارے میں ایک اور عام غلط فہمی یہ ہے کہ اگر کامیابی حاصل کرنا ایک ایسا فن ہے جسے سیکھا جاسکتا ہو تو ہر کوئی کامیاب کیوں نہیں ہو جاتا میں دوبارہ آپ کو اپنی ایک تحقیق کا حوالہ دون گا۔ستانوے فیصد لوگ اس بات سے آگاہ نہیں ہیں کہ کامیابی حاصل کرنا ان کے اپنے اختیار میں ہے وہ قسمت مقدر اور سماجی حالت ہی کو الزام دیتے رہتے ہیں باقی تین فیصد لوگ کسی کامیاب چخصیت یا کتابسے متاثر ہو کر کامیابی کی سمت قدم اٹھاتے ہیں لیکن اپنے کمزور ارادے اور ہمارے ملک میں اس ضمن میں منسب رہنمائی یا تحریر کی عدم دستیابی کی بنا پر بہت جلد میدان چھوڑ جاتے ہیں ۔

تمام ادوار کے ۵۰۰ سے زائد ملکی اور غیر ملکی کامیاب افراد کی زندگیوں کے بارے میں کیا گیا میرا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ ان میں سے نوے فیصد سے زائد افراد وہ تھے جو معاشرے کے پسماندہ طبقے میں پیدا ہوئے پلے بڑھے اور انھوں نے حقیقیتا اپنے پاس کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی بڑیکامیابی حاصل کی افراد کے اس گروہ میں کامیاب لیڈرز مثلا ابراھیم لنکن ۔علامی اقبال مدر ٹریسا،اور روزا پارک لے ساتھ ساتھ کامیاب کاروباری افراد مثلا ہونڈا موٹر کمپنی کے مسٹر کینٹکی فرائیڈ کے کولونل ھارٹ لینڈ سینڈرڈ ساگا سپورٹس کے خورشید صوفی ستارہ

گروپ آف کمپنیز کے حاجی بشیر احمد ہائی نون لیباٹری کے جاوید طارق خان شامل ہیں ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد مین اور بھی ایسے لوگ ہیں جن سے عوام ناواقف ہیں لیکن وہ کامیاب افراد ہیں یہاں ایک اور دلچسپ حقیقت یہ بھی ہے کہ عالمگیر سطح پر مانے جانے والے ان کامیاب افراد مین سے زیادہ تر اس قابل بھی نہ تھے کہ مالی رکاٹ کو عبور کر کے کالج تک پہنچ سکتے۔

خوش قسمتی کے بارے میں جس نتیجے پر میں پہنچا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر ۶۰ برس تک روزانہ ۱۴ گھنٹے کی سخت محنت کا نام ہے خوش قسمتی ہے عموما کامیابی کے سفر میں تقریبا ۲۰ سال لگتیہیں تو ہر کوئی خوش قسمت بن سکتا ہے ۔

پس میں خوش قسمت یعنی lucky کی تعریف اس طرح کرتا ہوں لیبر یعنی محنت تقریبا کامیاب ادراد اوسطا ۱۲ سے ۱۴ گھبٹے یونہی کام کرتے ہیں اگر لگ بھگ ۲۰ سال تک وہ اسی طرح کام کرتے رہے یا انھیں یونہی کام کرنا پڑا ایسا ہی نہیں ان میں سے زیادہ تر نے اس سارے عرصے میں کبھی ایک بھی اپنے کام سے چھٹی نہیں کی ۔

ndustanding یعنی سمجھ بوجھ اپنی ذات اقدار، خوبیوں اور خامیوں اور مقصد حیات کی سمجھ اور یہ کہ انھیں کس طرح حاصل کرنا ہے ۔

character یعنی کردار کردار وہ چیز ہے جو انسان کو کچھ بننے میں مدد دیتا ہے کیا ہی خوبصورت قول ہے صلاحیت آپ کو چوٹی پر تو لے جا سکتی ہے لیکن یہ کردار ہی ہے جو آپ کو وہاں قائم رکھتا ہے ۔

knowledge یعنی علم ۔رسمی تعلیم کی بجائے علم سرمایہ ہے کامیاب لوگ یہ سیکھتے ہیں کہ کس طرح سیکھنا ہے اور پھر وہ سیکھتے ہی رہتے ہیں وہ غیر معمولی علم کی دولت کے حامل ہوتے ہیں۔

you یعنی آپ اپنی زندگی سے زیادہ سے زیادہ وصول کرنے کے لیے آپ کو وہ سب دینا پڑے گا جو آپ کے پاس ہے اور یہ ہے آپ کا اپنا پوری، سپردگی اور یقین کامل کے ساتھ کوئی بھی بددلی سے کی گئی کوشش کامیاب ہو ہی نہیں سکتی ۔

ساتویں غلط فہمی یورپ اورت امریکہمیں کامیابی کے مواقع زیادہ ہیں

ایک اور عام غلط فہمی یہ ہے کہ ترقی یافتہا قوام کو کامیابی حاصل کرنے اور اپنی زندگیوں کی منصوبہ بندی کرنے کے بہتر مواقع حاصل ہوتے ہیں دلیل یہ دی جاتیہے کہ پاکستان جیسے ملک میں کامیابی کا حصول نہایت مشکل ہے یہاں ایک طرف تو مواقع میسر نہیں اور دوسری طرف راہ میں بہت سی مشکلات ہیں میرے دوست ہمارا، ملک بھی کامیابی کی ایسی داستانوں سے بھرا پڑا ہے فرق صرف یہ ہے کہ شعور اور ریسرچ کے مواقع کی کمی کی بناء پر ہم انہیں جانتے نہیں ہیں میں کم از کم تین ایسے کاروباری افراد سے واقف ہوں جو حقیقتا خاک سے ابھرے اور آج بیس سال سے بھی کم مدت میں وہ بزنس ٹائکون کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

یہ کامیابی کے بارے میں پائی جانے والی عام غلط فہمیاں تھیں اس طرح کی اور بھی بہت سی غلط فہمیاں ہیں یا ہوں گی سیکھنے کی بڑی

بات یہ ہے کہ یقینی کامیابی حاصل کرنے کے لیے جو کچھ درکار رہوتا ہے وہ تمام مہارتیں، صلاحتیں اور ذرائع ہمارے اندر ہی پوشیدہ ہوتے ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ ذرائع دریافت کریں اور پھر انہیں اپنی حتمی کامیابی کی تشکیل وتکمیل کے لیے استعمال کریں۔

میرے میرے عزیز ایک دفعہ آپ نے یہ کتاب پڑھ لی تو آپ جان جائیں گے کہ حقیقی کامیابی حاصل کرنے کے لیے درکار ہر چیز ہمارے اندر کی گہرائی میں موجود ہے خدا کبھی بھی ناانصافی نہیں کرتا ہم اس کی مخلوق ہیں وہ ہم سے محبت کرتا ہے اس نے ہمیں بہت سی توانائیوں سے نوازا ہے اور ہم اس کا احساس تک نہیں کرتے ہم ناشکرے لوگ ہیں ہم زندگی میں جو کچھ بننا چاہتے ہیں وہ بننے کے لیے ہما اس کی عطا کردہ صلاحتیں استعمال کرنے کے بجائے ہر وقت اللہ تعالی کو معاشرے کو اپنے ملک کو اپنے ماں اور باپ کو اپنے خاندان کو ان تمام مادی اشیاء کے لیے کوستے رہتے ہیں جو ہمارے پاس نہیں ہوتیں ہم کبھی اپنے اندر جھانکنے کی کوشش نہیں کرتے کیونکہ یہ کام بے حد تکلیف دہ ہے لہذا سب سے آسان کام ہمارے لیے دنیا کو الزام دینا ہے ان تمام غلطیوں پر جو ہم نے خود ہی اپنے ساتھ کی ہوتی ہیں ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ آج ہم جو کچھ بھی ہیں اس کی وجہ ہم خود اور صرف ہم ہی نہیں ہم اپنے آپ کو اس چیز کے لیے ختم کر رہے ہوتے ہیں جس کے متعلق ہم جانتے تک نہیں ہم نے اپنے رب آپ کو کمزور کر رکھا ہے ہم چیزوں کو سطحی طور پر دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں ہم اپنے اندر ۵ جھانک کر اللہ تعالی کی عطا کردہ ان صلاحیتوں کو در یا فتکر کے استعمال کرنا ہی نہیں چاہتے جو ہماری کوششوں کی منتظر ہیں اور محض کسی معجزے کے منتظر رہتے ہیں اور وہ جنہوں نے صلاحیتوں کو دریافت کر کے اپنے فائدے کے لیئے استعمال کیا انہیں ہم خوش قسمت کہہ دیتے ہیں۔

مائی ڈیئر دنیا کے تمام کامیاب افراد خوش قسمت نہیں ہیں انہوں نے اپنی قسمت کو یا جسے میں تقدیر کہتا ہوں تخلیق کیا ہے ہم میں سے کوئی بھی ان صلاحیتوں کو استعمال کر کے اپنے مقدر کا خود مالک بنسکتا ہے اور خوش قسمت قرار پاسکتا ہے یہ کتاب ان تمام صلاحیتیوں اور وسائل کے بارے میں ہے جو کامیابیکے حصول کے لیے لازمی ہیں لیکن جن کا ہمیں احساس نہیں ہوتا کہ یہ ہماری دسترس میں ہیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کتاب کے اختتامتک آپ قائل ہو چکے ہوں گے کہ حتمئی کامیابی کے حصول کے لیے درکار وسائل اور توانائیاں ہمارے اندر موجود ہیں۔

حصہ اول کامیابی کیسے ممکن ہے

کامیابی کا پہلا اصول

اپنی زندگی کی ذمی داری قبول کیجئے

تمام کامیابی افراد میں ایک مشترک خصوصیت جو میں نوٹ کی ہے وہ ان کا موجودہ حالت سے نفرت کرنا اور اپنی زندگی کی ذمہ داری کو قبول کرنا حالات ماحول اور لوگوں کو الزان دینے کے بجائے لوگ ہمیشہ اپنے جھانکتے ہیں جو کچھ ان کے ساتھ ہو چکا ہوتا ہے اس کے لیئے وہ دوسروں کو کو بھی الزام نہیں دیتیوہ واضح طور پر اس بات سے آگاہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنا معیار زندگی بدل سکتے ہیں کامیاب افراد زندگی کے

بارے میں ایک بالکل مختلف نظریہ رکھتے ہیں وہ قدرتاً طاقتور ہوتے ہیں اپنی زندگیوں کا تعین خود کرتے ہیں اور اسے دوسروں کی خواہش یا اختیار پر نہیں چھوڑتے ذمہ داری کیا ہے۔

لفظ responsibility اصل میں کیا ہے اگر ہم اس لفظ کو بغور دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ لفظ ذمہ داری دو لفظوں ردعمل اور اہلیت سے مل کر بنا ہے یعنی ردعمل کی اہلیت ہم اپنے اردگرد کے ماحول پر کس ردعمل کا اظہار کرتے ہیں ہم زندگی اور اشیاء کو کس طرح لیتے ہیں آپ کس طرح کے ردعمل کا اظہار کریں گے اگر

آپ کچھ گنوا بیٹھیں ۔

آپ ناکامی کا شکار ہو جائیں۔

کوئی آپ کو تھپڑ مار دے۔

کوئی آپ کو گالی دے۔

آپ کی نوکری چھوٹ جائے ۔ایسی کسی خاص صورت حال میں آپ کا ردعمل ہی آپ کی کامیابی یا ناکامی کا تعین کرتا ہے کامیاب لوگ اپنی زندگیوں کے لیے دنیا کو الزام نہی دیتے انھیں اس بات کا واضح طور پر علم ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگیاں بدل سکتے ہیں وہ اپنی زندگیوں کے بارے میں مکمل طور پر جواب دہ ہوتے ہیں میرے شخصی تعمیر و ترقی سیمینارز میں بہت سے لوگوں نے اپنے غلط کاموں کا اعتراف کیا اور اپنے ذاتی رویوں پر زرمندگی کا اظہار کیا پہلا سوال جو میں عام طور پر ان سے کیا کرتا تھا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ان کا فوری جواب یہ ہوتا تھا کہ میں ایسا کرنا چاہتا تھا لیکن مجھے کسی مثلاً اشیاء حالت یا کسی شخص نے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا اور اب مجھے اس بات کا افسوس ہے۔

انسان حلات کی پیداوار نہیں بلکہ حالات انسان کی پیداوار ہیں ۔

چند سال پہلے ایک نوجوان منیجر مجھے ملنے آیا جو توانائیوں سے بھرپور اور اعلی تعلیم یافتہ تھا ایک اعلی غیر ملکی ڈگری کا حامل، بہترین تربیت یافتہ خاندانی پس منظر، گفتگو کی اعلی صلاحیت، شاندار اور سمارٹ شخصیت رکھنے کے باوجود پچھلے پانچ سالوں میں وہ آٹھ بار وہ نوکری سے نکالا جا چکا تھا پھر اس نے ایک کاروبار کا آغاز کیا لیکن اپنے ڈیلر ملازموں گاہکوں کے ساتھ پیدا ہونے والے چند مسائل کی بنا پر اس نے کاروبار بہت جلد بند کر دیا چونتیس برس کا ہو چکنے کے باوجود ابھی تک اس کے پہاس کوئی مستقل پیشہ یا نوکری نہ تھی چنانچہ وہ سیٹ نہ ہو سکا وہ بے حد مایوس تھا اور بہتری کی تلاش میں ملک چھوڑ جانا چاہتا تھا اس کی بیوی سخت پریشان اور جذباتی تناؤ کا شکار ہو چکی تھی اس کی غمناک روداد سننے کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کے خیال کیا مسئلہ ہے جس لمحے میں نے اس سے یہ سوال پوچھا اس نے ہر ایک چیز کو الزام دینا اور برا بھلا کہنا شروع کر دیا جو بھی اس کے بس میں تھی اس نے ملک اور معاشرے کو بے ایمان ہونے پر اپنے باپ کو اس کی مدد نہ کرنے پر پرانے افسروں کو کرپٹ ہونے پر اور اپنے بیوی بچوں کو اسے محبت کرنے کے بجائے اس کے پیسے سے پیار کرنے پر برا بھلا کہا اس کے غصے اور پریشانی کو باہر نکلنے میں تقریباً بیس منٹ لگے اس سے پہلے سیشن کے اختتام پر مجھے تقریباً یہ یقین ہو چکا تھا کہ اصل مسئلہ جس کا وہ سامنا کر رہا ہے اس کا غصہ اور زندگی کی ذمہ داری کو قبول نہ کر سکنے کی صلاحیت تھی میں نے اسے کہا کہ وہ تھوڑی سی تحقیق کرے اور ان

تمام واقعات میں مشترک تجربات کا پتہ چلانے کی کوشش کرے تین ہفتوں کے بعد چوتھے سیشن میں اس نے نہایت بددلی سے یہ تسلیم کیا کہ یہ تمام واقعات اس کی صاف گوئی کی عادت کا نتیجہ ہوسکتے ہیں وہ اپنے غصے کو اپنی صاد گوئی کہہ رہا تھا جب کبھی بھی اپنے افسر یا ان ساتھیوں کے ساتھ اس کی بحث ہوتی تو اسے اختلاف برداشت نہیں ہوتا تھا اکثر اوقات کسی مسئلے پر اس کا نقطہ نظر کسی حد تک صحیح ہوتا تھا لیکن جس طریقے سے وہ ردعمل یا رائیکا اظہار کرتا تھا وہ بہت تکلیف دہ تھا بعدازاں اسنے تسلیم کیا کہ وہ کسی بھی بات کے جواب میں نہ سننے کا عادی نہیں ہے ٹھیک ہے میں نے اس سے کہا یہی مسئلہ ہے تمھیں اختیار ہے کہ تم اپنی ڈگری پر قائم رہو یا اپنے رویے کو بدل کر اپنی زندگی بدل ڈالو اس نے زندگی کے بارے میں اپنی ذمہ داری قبول کرنا منتخب کی ااور اور پہلے ہی مہینے میں اسے اس کی مرضی کی نوکری مل گئی اور تب سے وہ بہتری کی طرف گامزن ہے ۔حالات کیا ہیں

انتھونی رانبز جدوجہد سے لکھ پتی بن کر کومیابی حاصل کرنے کی تربیت دینے والا رہنما اور مصنف جب ہائی سکول میں تھا تو اس کی ماں نے اسے گھر چھوڑ دینے کے لیے کہا اس بات نے ہمیشہ کے لیے اس کی زندگی کو بدل دیا غربت اور بے کسی کی حالت میں زندگی بسر کرنے کا تا عمر اپنی ماں کو الزام دینے کے بجائے اس نے فوری اپنی زندگی کا بوجھ خود اٹھانے کا فیصلہ کیا اگرچہ اس کے پاس کسی قسم کے مالی وسائل نہ تھے اس نے سمیت کیا کچھ نہیں پڑھ ڈالا اور آخر کار وہ کامیابی کی سمت رہنمائی کرنے لگا اب وہ کئی ملکوں کے صدر سمیت بہت سے نامور افراد کا ذاتی مشیر اور کئی کمپنیوں کا مالک ہے رسمی تعلیم میں وہ ابھی تک ہائی سکول میں گریجویٹ ہے لیکن اس کے الفاظ ہیں کہ نتائج کے لحاظ سے پی ایچ ڈی ہوں ۔ابراھیم لنکن کے ہپاس سکول جانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے تھے قسمت کو کوسنے کی بجائے اسنے ہمسایوں سے کتابیں ادھار لے کر پڑھنا شروع کر دیں بدلے میں وہ چھوٹے موٹے کام کر دیا کرتا جیسا کہ لان کی گھاس کاٹنا ان کی گاڑیاں دھودینا وغیرہ وہ قانون کا امتحان پاس کر کے ولیک بن گیا اور آخر کار امریکہ کا صدر منتخب ہوا ۔

عظیم آدمی کے بغیر کامیابیاں حاصل نہیں کی جاسکتیں اور آدمی تب ہی عظیم بنتے ہیں جب وہ ایسا بننے کا تہیہ کر لیں۔

تقریبا پندرہ برس پہلے پرائمری سکول کے استاد نے طلبائسے سوال کیا کہ وہ زندگی میں کیا بننا پسند کریں گے طلباء نے اپنی اپنی پسند سے آگاہ کیا مثلا ڈاکٹر ،انجینئر ،وکیل کاروباری آدمی وغیرہ جماعت میں ایک بہت غریب نیگرولڑکا تھا جس کا باپ نہ تھا اور اس کی ماں کو ایک معمولی نوکری کے ذریعے ایک بڑے خناداں کو پالنا پڑتا تھا کلاس میں جب اس کی باری آئی تو ہر ایک نظر اس پر تھی گھبراہٹ میں اس نے سوچا کہ اسے کوئی بڑی بات کہنی چاہیئے تاکہ دوسروے بچوں کو اس پر ہنسنے کا موقع نہ مل سکے چنانچہ اس نے کہا میں امریکہ کا صدر بننا پسند کرونگا کلاسمیں ایک بلند قہقہ گونجا کیونکہ سب جانتے تھے کہ وہ کتنا غریب ہے لڑکا روتا ہوا گھر آیا اور ماں کو ساری کہانی سانئ اس نے اپنی ماں سے پوچھا کیا ہم اتنے غریب ہیں کہ دنیا ہم پر ہنستی ہی رہے گی ۔

کیا ہم ہمیشہ اسی طرح رہیں گے ؟

کیا غریب خواب دیکھنے کے بھی حقدار نہیں ہوتے ؟

ماں نے جواب دیا میرے بیٹے یہ تم پر منحصر ہے یا کوئی تم اپنی زندگی کی ذمی داری قبول کرو اور وہ بن جاؤں جو تم نے ان کو بتایا ہے یا زندگی

میں بار باراس شرمندگیکا سامنا کرنے کے لیے تیار رہواس چھوٹی سی بات نےلڑنے کی زندگی بدل کرر کھ دی اس نے فیصلہ کیا کی جواس نے اپنی کلاس کو بتایا ہے بن کر دکھائے گا اور آج وہ لڑکا امریکی کانگریس کا کم عمر ترین اٹھائیس سالہ ممبر ہے بی بی سی کو ایک حالیہانٹرویو میں اس نے بتایا کہ مجھے اس مقام تک پہنچنے میں پندرہ سال لگے ہیں لیکن اصل میں میری زندگی اسی دن بدل گئی تھی جس دن میں نے زندگی کے بارے میں اپنی ذمہ داری سنبھال لی تھی اور حالات معاشرے اور اپنی ماں کو برا بھلا کہنا بند کر دیا تھا ۔

جس دن آپ اپنی مکمل ذمہ داری سمجھ لیں جس دن آپ بہانے بنانا صفائیاں دینا ،چھوڑ دیں اسی دن بلندی کے سفر کا آغاز ہو جاتا ہے۔

کینٹکی فرائیڈ چکن کے کولونل سینڈرز نے ۹۹ ڈالر ماہانہ سوشل سیکورٹی الاونس پر زندگیبسر کرنے کا انکار کر دیا ریٹائرمنٹ کے وقت ہم میں سے بہت سے لوگ زندگی کے حاصل پر مطمئن ہوتے ہیں لیکن اس نے ایسا نہ کیا اس کے پاس کچھ نہ تھا لیکن اسے خیال آیا کہ اس کے پاس مرغی پکانے کی ترکیب نئی ہےجسے لوگ پسند کریں گےلیکن اپنی اس بہترین ترکیب کے ساتھ وہ کیا کرے ریستوران کھولنے کے لیے پیسہ درکار تھا جو کہ اس کے پاس نہیں تھا آخر کار اس نے امریکہ کہ ایک ساحلی سیدوسرے ساحل تک ایک ایسے لمبے سفر کا آغاز کیا اس نے سوچا کہ وہ راستے میں آنے والے ہر ریستوران کے مالک کو مرغی پکانے کی یہ ترکیب بیچنے کی کوشش کرے گا پھر بے شمار ناکامیوں کے بعد اسے ایک ایسا آدمی ملا جس نے اس ک اس ترکیب کو پسند کیا تب اس نے فیصلہ کیا کہ وی ترکیب بیچنے کے بجائے منافع میں حصہ دار بنے گا اس طرح اس نے کینٹکی میں اپنے پہلے ریستوران کا آغاز کیا اور اب پوری دنیا میں کے ایف سی کی ہزاروں شاخیں موجود ہیں۔

ایک بڑی انشورنش کمپنی کے جنرل مینجر نے اپنے ایک زیر تربیت آدمی کی کہانی بیان کی جو کسی وجہ سے میرے ذہن میں رہ گئی ہیں تقریبا بیس سال پہلے جنرل مینجر جو اس وقت سپر وائزر تھا جون کے گرم مہینے میں بذریعہ بس ملتان جارہا تھا زیر تربیت آدمی جس کی تنخواہ صرف سو روپے تھی بھی اس بس سے گھر جارہا تھا وہ آدمی مسلسل کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا اور مکمل طور پر کھویا ہوا تھا سپروائزر نے کئی بار اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نوجوان بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا تین گھنٹے بعد بس ساہیوال کے سٹیشن پر رکی نوجوان ایک لفظ کہے بغیر بس سے نیچے اتر گیا سپروائزر نے اسے پوچھا کہ وہ یہاں جارہا ہے مگر اس نے جواب نہ دیا سپروائزر اس کے پیچھے بھاگا جھپٹ کر اسے پکڑا اچھی طرح جھنجھوڑا اور پھر پوچھا مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے اس نے کہا میں نوکری چھوڑ رہا ہوں سپروائزر نے دریافت کیا کہ وہ کیا کرے گا جتنی تمہاری تعلیمی قابلیت ہے میٹرک یا ایف اے اس میں تم اس سے بہتر کام نہیں کر سکتے چھ سال میں تم بھی ایک سپروائزر بنجاؤ گے نوجوان لڑکے نے سپروائزر کی طرف دیکھا اور کہا اگر زندگیء مجھے یہی کچھ دے سکتی ہے تو یہ مجھے نہیں چاہیئے اور پھر وہ غائب ہو گیا۔

میں نے بہت پہلے یہ سیکھا تھا کہ مجھے پوری طرح خود پر انحصار کرنا ہو گا کیونکہ میرا مستقبل خود میرے اپنے ہاتھوں میں ہے ۔

چند سالوں بعد وہ نوجوان ایک صنعت کار کے طور پر ابھرا دس سال بعد جب جنرل مینجر مجھے یہ کہانی سنا رہا تھا وہ نوجوان آدمی جانا پہنچانا بزنس ٹائیکون بن چکا اور ایک گروپ آف کمپنیز کا مالک تھا جنرل مینجر نے تسلیم کیا کہ جس وقت اس نوجوان نے نوکری چھوڑی تھی وہ خود بھی اپنے کام سے مطمئن نہ تھا لیکن وہ ہمیشہ یہ سوچا کرتا تھا کہ اس کے لیے یہی سب سے اچھا کام ہے اس مین کچھ اور کام کرنے کی ہمت ہی نہ تھی اسی احساس سے اسے آگے بڑھنے کی بجائے اسی پر سمجھوتہ کرنے پر مجبور کر دیا جو اسے زندگی سے مل رہا تھا اس نے کہا آپ نے دیکا یہی

وجہ ہے کہ آج پندرہ سال بعد میں بمشکل جی ایم کے عہدے پر پہنچا ہون تمام زندگی میں ناخوش اور غیر مطمئن رہا میں ہمیشہ سوچتا رہا کہ میں اس سے کہین زیادہ کا حقدار ہوں مگر میں اس کے خود بخود ملنے کا انتظار کرتا رہا لیکن ایسا کبھی نہ ہوا اب ہم نے ایک سبق سیکھا ہے یہ خود بخود کبھی بھی نہیں ہوتا ایسا صرف ان کے ساتھ ہوتا ہے جو کبھی اپنی موجودہ حالت پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ کچھ کر گزرنے کا تہیہ کر لیتے ہین َ اپنی روش پر قائم رہنے والا آدمی تقدیر پر بھروسہ کرتا ہے جبکہ کچھ کر گزرنے والا آدمی موقع کی تلاش میں ہوتا ہے ۔

اکثر ہم زندگی کے متعلق اپنی ذمہ داری قبول ہی نہیں کرتے اور اسے دوسروں کی مرضی پر چھوڑ کر انہیں الزام دیتے ہین دے کر خوشی محسوس کرتے ہیں ہم اپنے آپ کو مکمل سمجھ کر اور ناخوش اور غیر ،مطمئن ہوتے ہیں خود ترسی کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں اس طرح وہ اپنے آپ کو کمزور کر دیتے ہیں۔

جتنی جلدی آپ اپنی زندگی کی ذمی داری قبول کریں گے اتنی جلدی آپ اپنی زندگی میں کامیابی پائیں گے ۔ (فائز سیال)

انتخاب کی صلاحیت

میرے دوستو اگر کوئی شخص آپ کو ایسا کام کرنے کے لیے کہے جو آپ کو پسند نہیں تو اس کا الزام ،اسے دینا چاہیئے یہ آپ کا فیصلہ ہونا چاہیئے آپ ہمیشہ اپنی ذاتی رائے استعمال کریں آپ کے مستقبل کا انحصار اس بات پر نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ زندگی میں کیا ہوتا ہے بلکہ آپ کے مستقبل کے انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کے ساتھ زندگی میں کیا ہونے والا ہے آپ اپنے ساتھ ہونے والے واقعے پع کس رد عمل کا اظہار کرتے ہیں کوئی شخص آپ کو کچھ کرنے پر اکسا تا ہے لیکن جوابا مثبت یا منفی ردعمل آپ ہی کا ہوگا میں اپنی ریسرچ کے دوران جیل میں قتل کے ایک سزا یافتہ مجرم سے ملا جسے پھانسی دی جانے والی تھی میں نے اس شخص سے پوچھا تم نے کیا کیا ہے اس نے کہا میں نے اس شخص کو قتل کر ڈالا جس نے مجھے گالی دی تھی میں نے دریافت کیا تمہیں کیسا محسوس ہوتا ہے اس نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے کیا اس سلسلے میں کسی کو الزام نہیں دیتا اور یہ کہ اس نے طیش کی عالم میں ایسا کیا اور پھر اس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ ٹھیک ہے اس شخص نے مجھے گالی دی تھی لیکن اسے قتل کرنا تو میرا فعل تھا اسے جان سے نہ مارنا بھی تو میرا انتخاب ہوسکتا تھا میں نے اس کی ستائش کی کہ کم از کم وہ حقیقت کو تسلیم تو کر رہا ہے

اور اپنے آپ کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھہرا رہا ہے۔

کامیابہ کہیں بھی بڑے پیمانے پر آپ سے ذمی داری قبول کرنے کا تقاضہ کرتی ہے حتمی تجزبے میں تماما کامیاب لوگوں کی مشترک خوبی ذمہ داری قبول کرنے کی صلاحیت ہی ہوتی تھی۔

مائیکرو سافٹ کے بل گیسٹ کے ایف سی کولون ہارٹ لینڈ سینڈرز انتھونی رابنز کمپنیز کے انتھونی رابن اور وال مارٹ کے سام زوالٹن جیسے تمام کامیاب افراد نے زندگی کی ذمہ داری کو قبول کیا انھوں نے اپنے حالات سے سمجھوتہ کرنے سے انکار کر دیا انھین یقین تھا کہ ان کہ

پاس جو کچھ ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کے حقدار ہیں اور دنیا میں صرف ایک ہی ایسا شخص ہے جو انھیں وہ سب کچھ جس کی انھیں خواہش ہے دلاسکتا ہے اور وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ وہ خود ہیں ان سب میں دو باتیں مشترک تھیں انھیں یقین تھا کہ۔

ا۔ زندگی اس سے کہیں بہتر انداز میں بسر ہوسکتی ہے اپنی موجودہ حالت سے نفرت

۲۔ کوئی اور نہیں بلکہ صرف وہ خود ہی اپنی موجودہ حالت کو بدل سکتا ہے ۔ اپنی زندگی کی ذمہ داری کو سمجھنا ۔

۳۔ تقدیر کوئی اتفاقاً ملنے والی چیز کا نام نہیں بلکہ یہ آپ کے انتخاب کا نام ہے یہ ایسی چیز نہیں جس کا انتظار کیا جائے بلکہ یہ حاصل کرنے والی شے ہے ۔

اکثر اوقات وہ لوگ جو اپنی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر اپنا اختیار کھو بیٹھے ہیں مجھ سے مختلف نکات پر بحث کرتے ہیں اس سلسلے میں زیادہ تر وہ ماحول خاندان معاشرے کو الزام دیتے ہوئے جواز فراہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اکثر شکایات مندرجہ ذیل انداز کی ہوتی ہیں ۔

میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن مجھ سے رہا نہیں گیا ۔

میں اپنا وزن کم کرنا چاہتا ہوں لیکن کھانا اتنا مزیدار تھا کہ میں انکار نہ کرسکا ۔

آپ جو کچھ بتاتے ہیں میں اس پر پورا عمل کرنا چاہتا ہوں لیکن دوسرے لوگوں کو میں کیسے بدل سکتا ہوں۔

کچھ بھی نہیں ہوسکتا جب تک آپ کا سارا معاشرہ نہ بدلیں میں سماجی اور اخلاقی روایات کے خلاف کس طرح کچھ کرسکتا ہوں۔

اس قسم کی باتوں پر میں پوچھتا ہوں ایک انسان جانور سے کس طرح مختلف ہے میرا خیال ہے کہ سب سے بڑا فرق انتخاب کی صلاحیت کا ہے اگر بدی کا وجود نہ ہوتو نیکی کا معیار کیا ہوا گر رات نہ ہوتو دن کی تعریف کیسے ہو موت کا ہونا ہی زندگی کی اہمیت کا احساس دلانا ہے گالی کا بدلہ اس لیے نہ لینا کہ آپ میں ہمت نہیں اس بات سے مختلف ہے کہ تمام اختیار رکھتے ہوئے بھی آپ گالی دینے والے کو معاف کردیں جو ٹی وی پروگرام بچوں کو نہیں دیکھنے چاہیئں ان سے انھیں روکنے کے لیے ڈش انٹینا پھینک دینا یا ٹی وی کا تالا لگا دینا ایک الگ بات ہے جبکہ بچے اپنی مرضی سے انھیں دیکھنا پسند نہ کریں یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ ان کے لیے درست بات نہیں ہے ایک بالکل ہی دوسری بات ہے پس جب تک ہم زندگی کے بارے میں اپنی ذمہ داری نہیں قبول کریں گے اور وہ منتخب نہیں کریں گے جو ہمیں کرنا چاہیئے کچھ بھی بہتر نہیں ہوگا آپ نے دیکھا کہ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ آج جو کچھ بھی ہیں اس کی وجہ ہم خود ہی ہیں اور اگر چاہیں تو اسے بدل سکیں گے اکثر اوقات میں لوگوں کو قسم کی باتیں کرتے سنتا ہوں۔

آہ ۔ کاش میرا باپ امیر آدمی ہوتا اس نے کبھی سخت محنت کی ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ میں آج تک سیٹ نہیں ہوسکا ۔

آپ جانتے ہی ہیں میرے تمام مصائب کی ذمیداری میری ماں ہے اسے دوسری شادی نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ اچھا بل گیٹس کولونل ہارٹ لینڈ سینڈرز ابراھیم لنکن اور انتھونی رابنز نے تو ایسا نہیں کیا حالانکہ وہ بھی اپنی زندگیوں میں ایسی تمام بدقسمتوں کا شکار رہے تھے ہم سب کے پاس یہ وقت ہے اپنے طرز زندگی کے انتخاب میں ہم کسی دوسرے کے محتاج نہیں اب آگے بڑھنے سے پہلے اپنے ذہن صاف کرلیں اور اپنی زندگی کی ذمہ داری قبول کریں جب تک آپ زندگی کے فیصلے دوسروں پر چھوڑنے کی بجائے خود نہیں کریں گے کچھ بھی نہیں بدلے

گا ۔

اہم نتائج اور کرنے والے کام

۱۔ ناکامی کی بنیادی وجہ اپنی زندگی کی ذمہ داری کو قبول نہ کرنا ہے ۔

۲۔ آج آپ کی زندگی، بری بھلی جیسی بھی ہے یہ سب کچھ آپ کے انتخاب کی وجہ سے ہے اس کی ذمی داری قبول کریں ۔

۳۔ جب تک آپ اپنی موجودہ حالت کو چیلنج نہیں کریں گے کچھ بھی نہیں بدلے گا ۔

۴۔ اپنے آپ کو بتائیں کہ بہترین پر آپ کا حق ہے ۔

۵۔ الزام تراشی اور شکایات کرنا بند کر دیجئے ۔

۶۔ ایک ہی جیسے حالات اور واقعات سے لوگ مختلف نتائج نکالتے ہیں ایسا اس لیے کہ ایک ہی جیسے حالات اور واقعات میں لوگوں کا ردعمل مختلف ہوتا ہے اپنے آپ کو یاد دلائیں کہ کسی بھی واقعے یا صورت حال میں آپ اپنی خواہش اور شعور کے ساتھ ردعمل کا اظہار کریں گے ردعمل کا یہ انتخاب آپ کی زندگی پر بڑا گہرا اثر ڈالے گا ۔

یہ یقین کرنا شروع کر دیں کہ صرف ایک ہی شخص آپ کی زندگی کو بدل سکتا ہے اور وہ آپ خود ہیں ۔

اپنے پیشے، صحت ،خوشی، وقت ،احسانات ،اعمال ،ردعمل، ماضی، حال، مستقبل، تمناؤں، خواہشات ،اور کام وغیرہ کی ذمی داری قبول کیجئے

کامیابی کا دوسرا اصول

اپنی ذات کی حقیقت کو پہنچانیئے

کام کے دوران ایک ماہ کے اندر میں سینکڑوں لوگوں سے ملتا رہا ان میں سے زیادہ تر لوگ زندگی میں حاصل ہونے والی کامیابیوں یا دوسرے الفاظ میں اپنی زندگی میں جو کچھ وہ اب تک حاصل کر سکتے تھے سے ناخوش تھے اکثریت کے پاس اس سلسلے میں کسی نہ کسی پر الزام لگانے کا بہانہ موجود تھا ان میں سے کسی سے اگر پوچھا جاتا کہ وہ اپنی زندگیمیں کیا کرنا چاہتے تھے تو جواب کچھ ایسا ہوتا کی یہ تو ہمیں نہین پتہ شروع شروع میں یہ جواب مجھے حیران کر دیتا لیکن اب اس جواب کی تکرار سے ایسا نہیں ہوتا آپ جہاں جانا چاہتے تھے اور جہاں آپ آج کھڑے ہیں ان میں فرق ہی کامیابی ہے یہ فرق بتائے گا کہ کہ آپ کامیاب ہیں یا نہیںلیکن دوسری طرف اگر آپ جانتے ہی نہیں ہیں کہ آپ کہاں جانا چاہتے تھے یا کیا بننا چاہتے تھے یا یہ کہ آپ اپنی زندگی میں کیا حاصل کرنا چاہتے تھے تب کیا سے حاصل نہ کرنیکی شکایت کا جواز

باقی رہتا ہے ۔

اپنی حقیقت پانے کے لیے دل وجان سے کوشش کیجئے

گذشتہ برس کی جانے والی ہماری ایک ریسرچ کے مطابق ۹۳ فیصد لوگ جو اپنی زندگی میں کیے گئے اہم ذاتی فیصلوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں انھیں اپنی ترجیحات کا علم ہی نہ تھا یا دوسرے الفاظ، میں یہ کہ وہ اپنی زندگی میں چاہتے کیا تھیوہ تسلیم کرتے تھے کہ ان کہ فیصلوں پر سماجی رجحانات اور ہم مرتبہ افراد کی طرف سے دباؤ کا اثر ہوتا تھا یا یہ کہ ان کی خواہشات ان ہر واضح نہ تھیں بعد ازاں جب ان پر انکشاف ہوتا ہے کہ ان کے فیصلوں کی بنیاد ان کی اپنی ہی ذاتی ترجیحات نہ تھیں تو وہ پریشانی، ناخوشی اور پچھتاووں کا شکار ہو جاتے ہیں ۔میں کوئی بھی ہوں لیکن میں میں ہی ہوں میں میں ہی رہنا پسند کرتا ہوں اور مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ مجھے کوئی اور بنا دے ۔

مجھے اس نکتے کی وضاحت کرنے دیں میں ایک شخص سے ملا جس کی عمر تقریبا پچاس برس کی تھی وہ ایک پرائیویٹ سکول میں گذشتہ بیس سال سے کام کرر ہا تھا اور آفس مینیجر بن چکا تھا جب وہ پہلی بار مجھ سے ملا اس وقت اس کی تنخواہ پندرہ ہزار تھی وہ اپنی نوکری سے بالکل مطمئن تھا اور سکولوں کا مالک اس کی بہت عزت کرتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے سکول نے ساتھ ساتھ ترقی کی ہے کم بیش ایک سال بعد وہ میرے ایک سیمینارز میں آیا اس کی حالت اتنی قابل رحم تھی کہ میں اسے پہچان ہی نہ سکا اس نے بتایا کہ وہ اپنی نئی نوکری کی وجہ سے بے حد پریشان ہے جو اس نے تقریبا چھ ماہ پہلے شروع کی تھی اس نے ملازمت بدلنے کا فیصلہ محض تنخواہ تقریبا پانچ ہزار روپے کے اضافے کی خاطر کیا تھا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ملازمت اس لیے ندلی کی تھی کہ اس کی بیوی اور بچے پچھلے سکول سے ملنے والی تنخواہ سے خوش نہ تھے پھر مزید پوچھ گچھ کے بعد اس نے مجھے یہ بھی بتایا کہ نیئیما لک سے اسے کچھ شکایات تھیں کہ وہ ۔

۱۔ بدزبان ہے ۔

۲۔ میری عزت نہیں کرتا

۳۔ کام کو سراہتا نہیں ہے

۴۔ بد دیانت ہے اور اپنے ماتحتوں سے بھی غیر اخلاقی رویے کی توقع کرتا ہے اس نے کہا کہ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ورنہ میں خود کشی کرلوں گا اس کی پریشانی اور ناخوشی کی وجہ میری سمجھ مین آچکی تھی لیکن پھر بھی میں نے اسے ایک چھوٹا سا کام کرنے کے لیے کہا میں نے اس سے کہا کہ رات کہ وقت تنہائی مین ایک کاغذ پر ان چیزوں کی فہرست تیار کرے جنھیں وہ بہت اہمیت دیتا ہے اس کام کو آسان بنانے کے لیے میں نے اسے کچھ مثالیں دیں مثلا شہرت ، پیسہ ، آزادی ، محبت ، دوست ، عزت، پہنچان ، خوبصورتی ۔اور طاقت اور انعامات وغیرہ اس کا فوری ردعمل یہ تھا میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں میں نے اسے سمجھایا کہ وہ ان سب کو بھول جائے اور دوبارہ اس وقت ان کی فہرست بنائے جب وہ ذہنی طور پر سکون اور تنہا ہو چند دن کے بعد جب وہ دوبارہ ایک فہرست لئے میرے پاس آیا تو میں نے اسے کہا کہ وہ

ان میں سے پانچ چیزوں کا انتخاب کرے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ اہم ہوں جب اس نے یہ کرلیا اور مجھےفہرست دکھائی تو اس کے انتخاب پر مجھے کوئی حیرت نہ ہوئی اس پر تبصرہ کیے بغیر میں نے بار بار اس کی تصحیح چاہی اور آخر کار میں مان گیا کہ وہ جن چیزوں کے بارے مین بات کررہا ہے وہ اپنے لیے ان کی اہمیت سے اچھی طلگرح آگاہ ہے آیئے اب دیکھتے ہیں کہ اس نے ن اقدار کو اپنے لیے سب سے زیادہ اہم قرار دیا تھا۔

۱۔ عزت

۲۔ شناخت

۳۔ ستائش

۴۔ اطاعت خداوندی

۵۔دیانت داری

میرا خیال ہے کہ اب تک آپ مسئلے کی تہ تک پہنچ چکے ہوں گے آپ نے دیکھا کہ یہ مسئلہ تھا کہ اگر اس شخص کو ابتادء میں اس بات کا علم ہو جاتا کہ اس کے نزدیک کن معاملات کی اہمیت سب سے زیادہ ہے تو وہ کبھی بھی محض تنخواہمیں معمولی اضافے کی خاطر اپنی ملازمت تبدیل نہ کرتا وہ اس امت کا جائزہ لیتے ہوئے اس بات کا فیصلہ کرسکتا تھا کہ آیا نئ نوکری اس کی پانچا ہم ترین اقدار کے تقاضے پورے کرسکتی ہے یا نہیں ہم کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے اگر ہمارا کام یا زندگی ہماری اہم اقدار کے تقاضوں کو پورا نہ کرتی ہو ۔

ناخوشی اپنی ضروریات سے لاعلم ہونے اور پھر ان کے حصول لے لیئے اپنے آپ کو ختم کرتے رہنے کا نام ہے میں نے یہ عمل اپنے ساتھ ہوتے ہوئے بھی دیکھا ہے تیس برس کی عمر میں میں پاکستان کی ایک بڑی اکاؤنٹنگ اینڈ کنسلٹنگ فرم میں پارٹمنز اور ڈائریکٹر کے طور پر کام کرتے ہوئے مشاورتی پیشے کی بلندیوں پر تھا ایک بے حد آرام دہ زندگی کی تمام تر آسائشوں اور تعیّشات کے ساتھ جن میں ایک بہت بڑا دفتر کمپنی کی طرف سے سے آراستہ بی ایم ڈبلیو کار چھ اعداد پر مشتمل ماہانہ تنخواہ کے علاوہ کیا کچھ اس میں شامل نہ تھا میرے پاس بہت سا پیسہ اور شہرت تھے جسے میں آج مصنوعی زندگی کہتا ہوں لیکن کیا آپ یقین کرسکتے ہیں کہ میں افسردہ تھا اور وزن میرا بڑھا ہوا تھا غرضیکہ پریشان ، ناخوش اور مکمل طور پر سکون سے محروم تھا یہی وہ وقت تھا جب میں نے خوشی سے بھرپور زندگی کا راز معلوم کرنا شروع کیا جب میں پہلی بار یہ کوشش کی تو اس پر یقین نہ سکا میرے نزدیک اہم ترین اقدار میں پیسہ شامل نہ تھا تاہم ان میں انفرادیت اچھا انسان ہونا صحت اور عزت سر فہرست تھیں میں نے یہ محسوس کی کہ اگر میں اپنی زندگی کی نئے سرے سے تخلیق چاہتا ہوں جس میں سکون خوشی تکمیل کا احساس سب سے بہتر ہونا موجود ہو تو مجھے یہ نوکری چھوڑنی ہوگی جو میری زندگی کی اہم ترین اقدار کے تقاضے پورے نہیں کررہی جب میں نے کمپنی میں اپنے فیصلے کا اعلان کیا تو کسی کو یقین نہ آیا انہوں نے سوچا کہ میں شاید پاگل ہوگیا ہوں انہوں نے مجھے دگنی تنخواہ بے شمار دوسرے فوائد کی پیشکشکی لیکن میں ایک سادہ سی وجہ کی بناء پر اپنے انکار پر قائم رہا کہ یہ کام میری قائم کردہ اہم اقدار کے تقاضے پورے نہین کرتا چنانچہ میں نے وہ کام چھوڑ دیا میں نے سب کچھ نئے سرے سے شورع کیا اور آخر کار ایک ایسا کام تلاش کرلیا جو میری اہم ترین قدر انفرادیت کے تقاضے پورے

کرتا تھا ایک موسیقار کو سر سازی ایک فنکار کو تصویر کشی اور ایک شاعر کو شاعری کرنی چاہیئے اگر وہ اپنی زندگی میں دائمی سکون چاہتا ہیئے۔
میں نے اس چیز کی وقت دیکھی ہے اپنی نئی زندگی کے آغاز میں جب میری کمائی اپنی گزر بسر کے لیے بھی ناکافی تھی ہر روز جس وقت میں افراد کے کسی گراپ کے لیے بلا معاوضہ گفتگو یا سیمینارز منعقد کر رہا ہوتا یا کسی شخص کے معیار زندگی میں بہتری کے لیے اس کی تربیت کرتا رتب ہی میں خوش اور مطمئن ہوتا تھا یہ قوت کی اہے آپ اس پر یقین نہیں کر سکتے جب تک آپ کو خود اس کا تجربہ نہ ہو ۔
ایک اور سچی کہانی سنیئے برسات کے موسم میں ایک دن لاہور کے ایک گرلز کالج کے قریب سے گزر رہا تھا میں نیا یک لڑکی کو ایک کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا جونہی وہ لڑکی بیٹھی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے ہوئے لڑکے نے گاڑی کا تھروٹل دبایا ٹائر چرچرائے اور اس کے ساتھ ہی گندے پانی کی ایک لہر قریب ہی سڑک پار کرنے والی چندلڑکیوں پر بوچھاڑ کی صورت میں پڑ میں نے گاڑی روکی اس لڑکی سیا پنا تعارف کروایا اور اس سے درخواستکی کہ مجھے فون کرے یہ کوئی معمولی بات نہ تھی اور اس کے باعث مجھ پر کیا کچھ گزری اس کا ذکر یہاں بے محل ہے بہر حال لڑکی نے مجھے ایک دو روز فون کیا میں نے اس سے اس لڑکے کےء بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ میرا منگیتر تھا اور بہت جلد ان کی شادی ہونے والی تھی میں نے اسے اپنے کام کی نوعیت سے آگاہ کیا اور کہا کہ میں ایک ریسرچ کر رہا ہوں اور اس کی معلومات بھی اس میں شامل کرنا پسند کروں گا وہ رضامند ہوگئیمیں نے اسے پانچ اشیاء کے بارے میں مختصر لکھنے کے لیے کہا جن کی اہمیت اس کے نزدیک سب سے زیادہ ہے اگلے دن اس نے اپنی فہرست کے ساتھ دوبارہ فون کیا اس میں سب سے اہم چیز تھی عزت میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اسے یقین ہے کہ اس کے نزدیک عزت کی اہمیت سب سے زیادہ ہے جواب ہاں میں تھا میں نے محض دوبارہ چیک کرنے کے لیے دہرایا گویا تمہارا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص خواہ کتنا ہی دولت من د ،سمارٹ تعلیم یافتہ اور محبت کرنے والا کیوں نہ ہوا گر وہ تمہاری عزت نہیں کرتا تو تم اس سے ہرگز شادی نہیں کرونگی اس کا جواب ایک بڑی ہاں کی صورت میں تھا تب میں نے اس سے سارا واقعہ بیان کی میں نے کہا کہ کیرے مشاہدے کے مطابق تمہارے منگیتر کے نزدیک عورتوں کی کوئی عزت نہیں ہے اگر ہوتی تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتا جو کچھ اس نے اس دن کیا تھا مثلا لڑکیوں پر پانی کی بوچھاڑ پھیکنا اور اس پر اخلاقا بھی معذرت نہ کرنا میں نے اس لڑکی سے کہا ک وہ اس تصدیق کرے اور اگار یہ سچ ثابت ہو تو مجھے بتائیے آپ کسی ایسے شخص کو غلام نہیں بنا سکتے جو یہ جانتا ہو کہ وہ کون ہے چند مہینوں کے بعد لڑکی نے شکریہ ادا کرنے کے لیے فون کیا اور کہا کہ اس نے نوجوان سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ لڑکا اپنی ماں، بہنوں، بھابھی وغیرہ کی عزت نہی کرتا تھا اور اس کا سارا گھرانہ مردانہ برتری رکھنے والی ذہنیت کا شکار تھا آپ نے مشاہدے کیا کہ جب تک ہمیں معلوم نہ ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور ہمیں اس کا بھرپور یقین نہ ہو ہمیشہ اس بات کا خدشہ موجود رہتا ہے کہ کہیں ہم غلط ترجیحات پر فیصلے نہ کر بیٹھیں اگر لڑکی یہ جانتی کہ اس کے نزدیک عزت کی اتنی اہمیت ہے کہ زندگی اس کے بغیر بے معنی ہے تو وہ کسی رشتے یا بندھنمیں بندھنے سے پہلے ہی یہ فیصلہ کر لیتی ۔ مضبوط زندگیاں انقلابی مقاصد سے تحریک پاتی ہیں ۔
میں ایک بے حد ذہین نوجوان کو جانتا ہوں جس نے لاہور کے ایک بڑے نامور بزنس سکول سے ایم ۔بی اے مکمل کی اور پاکستان میں ایک بین الاقوامی کمپنی کا آغاز کیا بعد میں اسے اپنی سچی اقدار مثلا محبت، خدمت ایمانداری اور خدا سے تعلق کے بارے میں علم ہوا تو اس نئ اور

انوکھی دریافت نے زندگی کے بارے میں اس کی ترجیحات کو ہی بدل کر رکھ دیا اس نے مختلف قسم کا لباس پہننا شروع کر دیا اور بہت سے ایسے کام کرنے سے انکار کر دیا جو پہلے اسے اپنی ملازمت کے دوران کرنے پڑتے تھییوں اسے اپنی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑا اس نے دوسری ملازمتوں کے لیے لیے کوشش شروع کر دی اور آخر کار یہ نتیجہ نکالا کہ کاروباری دنیا میں کوئی ملازمت بھی زندگی کے بارے میں اس کی تحقیق اقدار کے تقاضے پورے نہیں کرتی وہ جان گیا کہ وہ کاروبار یدنیا کے لیے غیر موزوں ہے ٹھیک ہے اگر یہ لڑکا پہلے ہی یہ بات جان لیتا تو آپ کا کیا خیال ہے وہ ایم ۔بی اے پر خرچ ہونے والا بہت سارو پیہ اور اپنی زندگی کے کم از کم دو سال بچا نہیں سکتا تھا ۔

مہربانی فرما کر کی آپ مجھے بتائیں گی کہ یہاں سے کس راستے پر جانا چاہیئے اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم کہاں پہنچنا چاہتی ہو بلی نے کہا مجھے اس کی پرواہ نہیں کی کہاں ایلس نے کہا تب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کس رستے سے جا رہئی ہو بلی نے کہا ۔(ایلس ونڈر لوئس کیرول) یہ بات سمجھنا اتنا آسان ہے کہ اگر تمام وسائل مثلا پیسہ، وقت ،اور ایک گاڑی میسر ہونے کے باوجود آپ اپنی سمت سے آگاہ نہیں ہیں تو خواہ آپ کتنا ہی سفر کرتے رہیں آُپ کہیں بھی پہنچ نہیں سکیں گیمثال کے طور پر بادلوں سے ڈھکے ایک سہانے دن آپ کا لانگڈ رائیور پہ جانے کو جی چاہتا ہے لیکن آپ یہ طے نہیں کرتے کہ کہاں جائیں آپ جی ٹی روڈ پر اسلام آباد کے لیے دفر آغاز کرتے ہیں گوجرانوالہ کے قریب آپ کا ایک دوست آپ سے ملتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ کہاں کا ارادہ ہے اپنی منزل کا تعین بنہ ہونے کی بناء پر آپ کیتے ہیں کہیں ن بھی نہیں محض کچھا چھا وقت گزارنے کا ارادہ ہے اب فرض کر لیجئے کہ وہ سیالکوٹ جا رہا ہے آپ کی بات سن کر وہ کہتا ہے آؤ سیالکوٹ چلتے ہیں آپ اس کے ہمراہ جانے کا فیصلہ کر لیتے ہیں سیالکوٹ میں آپ اپنے ایک اور مشترکہ دوست سے ملتے ہیں شاید فیصل آباد جا رہا ہے سیالکوٹ میں جانے کا فیصلہ کرتے ہیں اس وقت تک آپ اپنے تمام وسائل خرچ کر چکے ہوتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ آپ کتنا سفر کر چکے ہیں آپ کبھی بھی اسلام آباد نہیں ن پہنچ سکتے کیونکہ آپ کو اس بارے میں یقینی طور پر علم ہی نہیں یہ کہ آپ کہاں جانا چاہتے ہیں آپ جان گئے کہ جب تک آپ کو وسائل کی صورت میں آپ کو کیا کچھ درکار ہے ایک اور مثال لیجئے اگر کپڑوں کے سلسلے میں آپ کی کوئی خاص پسند نہیں ہے اور آپ ایک دکان پر چلے جاتے ہیں تو کیا ہو گا جی ہاں پریشانی آپ بہت سا وقتبر باد کریں گے اور اگر کچھ خرادا بھی تو بعد میں اپنی خریداری سے غیر مطمئن ہوں گے آپ کسی بھی دکان کے سامنے رک جائیں گے اور کوئی بھی چیز بلکہ ہر چیز پر رکھیں گے مثلا قمیض ،جاگنگ سوٹ ،زلوار قمیض، ٹی شرٹ ،پولو شرٹ ۔تقریبات میں ن پہننے والے اور تمام کپڑے جینز ،پینٹ ،کوٹ یہاں تک کہ بے شمات ڈیزائنوں رنگوں اور ناپ میں کیا کچھ نہیں جو ہم دیکھ ڈالیں ن گے اور آخر کار جب کسی چیز کے متعلق فیصلہ کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ یہ فیصلہ کسی اور کی وجہ سے ہو جس نے آپ کو بتایا ہو کہ یہ چیز آپ پر جچتی ہے یا یہ کہ آج کل اسی کا فیشن ہے لیکن لیکن آپ کو یہ علم ہو کہ آپ سٹون واش کی ہلکے نیلے رنگ کی ڈھیلی ڈھالی جینز اور ترجیحا درآمد شدہ مگر روزمرہ پہننے والی ڈھیلی گہرے نیلے رنگ کی شرٹ کا جوڑا چاہیئے تو خریداری کہیں آسان ،کم پریشان کن اور زیادہ اطمینان بخش ثابت ہوگی جی ہاں ایسا ہی ہو گا میرے دوستو اگر آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ اپنی زندگی سے یا زندگی مین کیا چاہتے ہیں تو یہ دنیا آپ کو اپنے ہی انداز میں چلائے گی اور استعمال کرے گی یہ زندگی آپ کی ہے اور یہ معلوم کرنا بھی سو فیصد آپ کی ذمہداری ہے کہ آپ حقیقت میں کون ہیں اور آپ کی زندگی کا مقصد کیا ہے ۔

ہمیں ن یہ ضرور جان لینا چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو اللہ تعالی نے خاص منفرد صلاحیت، قابلیت اہلیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اسے دریافت کرنا ہمارا فرض ہے اور ہمیں کسی دوسرے کے مقصد کے پیچھے بھاگنا نہیں چاہیئے میں ایسے بہت سے پریشان حال لوگوں سے واقف ہوں جو وہ کچھ بن گئے جو وہ بننا نہیں چاہتے تھے مثال کہ طور پر ڈاکٹر ،انجینئرز، ملازم پیشہ اکائنٹس ۔۔۔کیوں کیونکہ اس نے یہ سوچا ہے کہ لوگ وہ کچھ بن جاتے ہیں جو وہ کبھی بھی بننا نہیں چاہتے تھے اور کسی دوسرے کی کی وجہ سے کچھ بن کر کوئی کتنا خوش رہ سکتا ہے ہر پیشہ یا کام ایک کے لیے اچھا نہیں ہوتا اگر کوئی دوسرا ایک پیشے میں بے رح دکمال حاصل کر لیتا ہے تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ آپ بھی وہی مقام حاصل کرلیں گے خواہ آپ بھی اتنی ہی زیادہ محنت کریں جتنی دوسرے شخص نے کی تھی۔ اپنی حدود کو پہطا نو اپنی صلاحیتوں کو پرکھو تو زندگی میں تمہاری کامیابی یقینی ہے ۔ (علامہ اقبال)

آپ ایک منفرد شخصیت ہیں جسے زندگی کے ایک مخصوص مقصد کے لیے تخلیق کیا گیا ہے یہ صرف آپ ہی معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ خاص مقصد کیا ہے اس دنیا میں بسنے والا کوئی اور شخص آپ کو یہ نہیں بتا سکتا یا سے نہیں بتانا چاہیئے یاد رکھیں کہ اللہ تعالی نے آپ کو کسی خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اس مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اس مقصد حیات کو تلاش کرنا اللہ تعالی کی طرف سے آپ پر فرض ہے ۔

اس خاص مقصد کو ڈھونڈیئے جس کے لیے آپ کو بنایا گیا ہے جب تک آپ اسے نہیں ڈھونڈتے خوش رہنے یا کامیاب ہونے کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی وہ تمام لوگ جنھوں نے زندگی میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں وہی تھے جنھوں نے اس خاص مقصد کو پالیا جو خدا نے انھیں اس خاص مقصد کے حصول کے لیے عطا کی تھیں ۔

جب کوئی خواب تم پر ظاہر ہو جائے اس کے لیے اسی وقت کام کا آغاز خدا اور قدرت کی طرف سے تم پر فرض ہو جاتا ہے ۔ (سٹیورٹ) امید ہے کہ میں اب تک آپر مقصد کی اہمیت پوری طرح واضح کرنے میں کامیاب ہو چکا ہوں اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اس مقصد کو صحیح معنوں میں کس طرح تلاش کیا جائے اس غرض کے لیے میں آپ کو ایک مشق فراہم کرتا ہوں جو آپ کے اس بہت خاص مقصد آپ کے ذاتی مقصد حیات کو تلاش کرنے میں آپ کی مددگار ثابت ہوگی۔ پہلا قدم یہ ہے کہ آپ اپنے لیے ایسے وقت اور جگہ کا انتخاب کرین جو آٗپ

کی مرضی کا ہو لیکن اس وقت جب آپ مکمل طور پر فارغ پرسکون اور تنہائیوں اور پھر اس وقت آپ اپنے آپ سے مندرجہ ذیل چند اہم سوالات کریں ،،میری ضروریات اوراقداد کیا ہیں۔

،،،میری خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں ۔

کیا مجھے مقبولیت عزت مدتحفظ یا محبت چاہیئے۔

کیا میں کامرانی، انعام ،شناخت، آزادی، خاندان یا صحت کو اہم سمجھتا ہوں َ

کونسی چیز صحیح معنؤں میں مجھے تحریک دیتی ہے ۔

دوسروں کو جاننے سے پہلے اپنے آپ کو جانیئے اپنی اقدار ذاتی کو جانچنے کے لیے مندرجہ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جواب

دینے کی

کوشش کیجئے ۔ ایک بامقصد زندگی کے لیے کیا کچھ ضروری ہے

اس کا جواب آپ کو آپ کی بطور انسان انتہائی بنیادی اقدار اور ضروریات سے آگاہ کردے گا چند اقدار کی فہرست درج ذیل ہے ۔

☆آزادی	☆طمانت	☆شخصی خوبیوں کی پہنچان
☆مہم جوئی	☆مزاح	☆سیکھنے کی اہلیت
☆اختیارات	☆خوبصورتی	☆اعتماد
☆عزت	☆محبت ☆	☆مالی استحکام
☆صحت	☆جرات	☆خدمات
☆تحفظ	☆گھرانہ	☆ستائش
☆ایمانداری	☆آزمائش	☆سب سے بہتر بننا
☆تفریح	☆خدا کا تصور	☆خودمختاری

اپنی تمام اقدارات کی یہاں فہرست بنائیے۔

کامیابی کا دوسرا اصول	اپنی ذات کی حقیقت کو پہنچایئے
اقدار	اقدار
------------------------	------------------------
------------------------	------------------------
------------------------	------------------------

ایک بار آپ اپنی ساری اقدار کی فہرست بنالیں پھر ان میں سے پانچ اہم ترین اقدار کو منتخب کرلیں اگر آپ کو اس انتخاب میں مشکل پیش آئے تو نیچے دی گئی عبارت کو ہر قدر سے ملائیں ۔ زندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے بغیر بے معنی ہے ۔

یہ عبارت اہم ترین اقدار کو منتخب کرنے میں سہولت دے گی اگر یہ جملہ معنی دے تو اسے اپنی ایک اہم ترین قدرے کے طور پر چن لیں ورنہ چھوڑ دیں یہ پانچ اہم ترین اقدار آپ کے کردار کا بنیادی عکس ہیں اب ان اقدار کی فہرست بنالیں ۔

نمبر شمار	میری پانچ اہم ترین اقدار
ا۔	------------------------
۲۔	------------------------
۳۔	------------------------

جہاں تک مجھے علم ہے سب سے لمبا اور طویل سفر ذات کی تلاش کا سفر ہے ۔(فائز سیال)

ایک بار جب آپ اپنی اہم ترین اقدار کو آخری شکل دے دیں تب انھیں ان کی اہمیت کئے لحاظ سے ایک سے پانچ تک ترتیب دیں جب آپ یہ گزریں تو آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ زندگی میں آپ کے کیئے گئے فیصلوں میں ان اقدار نے اہم ترین کردار ادا کیا ہے اور ابھی تک آپ کی زندگی پر ان کا اثر ہے پس اپنی بلند ترین اقدار کو جاننے اور ان کی بنیاد پر اپنی خواہشات کی تعمیر سئے وقت ملتی ہے نہ کہ غیر شعوری طور پر ان کی جانب کھچے چلے جانے سے یہ جانے بغیر کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے عظیم دماغوں کے پاس مقاصد ہوتے ہیں جبکہ دوسروں کے پاس محض خواہشات ۔ (واشنگٹن ارونگ)

مقصد حیات کی تلاش

ایک دفعہ جب آپ اپنی اقدار کو اہمیت کے لحاظ سے ترتیب دے لیں تو اگلا کام ان پانچ اہم ترین اقدار کو استعمال کرتے ہوئے مقصد حیات کی عبارت کی تشکیل ہے دنیا میں کامیاب افراد وہ نہیں تھے جنھوں نے اپنے مقصد حیات کو سمجھے بغیر دوسروں کو نقل کیا بلکہ وہ تھے جن کی زندگی کے اپنے منفرد مقاصد تھے۔

مقصد حیات کی عبارت کی تشکیل کے لیے درج ذیل جملے استعمال کریں اس کا آغاز میں سے ہونا چاہیئے ۔

اس میں آپ کی تمام پانم اہم اقدار شامل ہونی چائیں ۔

اسے افعال اور اقدار کی اصطلاحات میں واضح ہونا چاہیئے نہ کہ انعامات اور رویوں کی اصطلاحات میں میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں فرض کیجیئے کہ آپ کی پانچ اہم ترین اقدار ہیں انفرادیت قائم کرنا ،محبت ،مزاح ،ستائش ،صلہ ان پانچ اقدار کے ذریعے کئی عبارتیں بن سکتی ہیں مثلا میر یہ زندگی کا مقصد مزاح اور محبت کے ذریعے لوگوں کی زندگی بدلنا ہے جس کے صلے میں مجھے بھی ستائش اور انعام سے نوازا جائے یا میری زندگی کا مقصد معذور افراد کو محبت دے کر ان کی زندگی بدلنا اور اپنے مزاح کے ذریعے ان کی مسکراہٹیں واپس لوٹانا تا کہ اس طرح میں اپنے لیے ستائش اور انعام حاصل کر دوں یہ صرف دو مثالیں ہیں اور کئی بھی طریقے ہو سکتے ہیں جن میں انہی پانچ اقدار کو استعمال کرتے ہوئے کوئی بھی شخص مقصد حیات کی عبارت تحریر کر سکتا ہے دونوں مثالوں میں پانچوں اقدار تحریر میں شامل ہیں ۔

ایک بار جب آپ یہ کر چکیں تو اپنے مقصد کی تحریر کو پرکھنے کے لیے اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں کیا میری زندگی کے مقصد کی بنیاد میری منتخب کردہ اقدار پر ہے ۔کیا یہ عبارت میرے احسانات کی بھرپور ترجمانی کرتی ہے ۔

اگر آپ کے مقصد کی عبارت جو آپ نے لکھی اوپر لکھی ہے اوپر دیئے گئے سوالوں کو پورا نہیں کرتی تو اس وقت نئے سرے سے لکھتے رہیئے جب تک یہ ان سوالوں پر پوری نہ اترے جتنا مختصر اور مثبت انداز میں آپ اپنا مقصد بیان کریں گے اور پھر اس مقصد کو ممکن بنانے کے لیئے درکار وسائل کو ڈھونڈنے کے لیے اپنے دماغ کو جس قدر سرگرم کریں اتنا ہی آپ اس کے حصول کے نزدیک ہو جائیں گے اپنی من

پسند زندگی گزارنے کے لیے ئی جاننا ضروری ہے کہ دراصل ہم چاہتے کیا ہیں ۔

ہم اپنے حالات بوتے اور اپنے افعال کاٹتے ہیں ہم اپنے افعال بوتے اور اپنی عادات کاٹتے ہیں ہم اپنی عادات بوتے اور اپنا کردار کاٹتے ہیں ہم اپنا کردار بوتے اور اپنا مقدر کاٹتے ہیں ۔ (نامعلوم)

اہم نتائج اور کرنے والے کام

دوسروں کو جاننے سے پہلے آپ اپنے کو جانیئے کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کون ہیں اور آپ کو کس لیے پیدا کیا گیا ہے ۔

زندگی کے آفاقی مقصد کو جانیئے اور یہ کہ زندگی کے اس مقصد میں آپ اپنا کتنا حصہ ڈال سکتے ہیں ۔

دوسروں کی نقل کبھی مت کیجئے یقین کریں آپ بہت خاص شخصیت ہیں اور کوئی دوسرا آپ جیسا نہیں ہے ۔

جب آپ کوئی اور بننے کی کوشش کریں گے جو حقیقتا آپ نہیں ہیں تو آپ کبھی کامیاب نہیں سکیں گے اپنی خواہشوں ،ضرورتوں ،اقدار ،ا توانائیوں اور کمزوریوں وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اصل کو پہنچانیئے ۔

اپنی پانچ اہم ترین اقدار اور خود کو متحرک کرنے والی اقدار کا پتہ چلاہیئے یہ اقدار یہ جاننے میں آپ کی مدد کرین کہ آپ کو کس لیے بنایا گیا ہے ۔مقصد حیات کی عبارت کی تشکیل میں اپنی پانچ اقدار کو شامل کیجئے ۔

کامیابی کا تیسرا اصول

ایک روشن خواب دیکھئے

اگر آپ صبح دفتر جاتے وقت لوگوں سے دریافت کریں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں تو اکثریتا آپ کو ایسا جواب دے گی جس سے معلوم ہوگا کہ وہ ایک ایسی جگہ جا رہے ہیں جسے وہ بالکل پسند نہیں کرتے آپ کو اس قسم کے جواب ملیں گے میں کام پر جا رہا ہوں کام پر جانے کے سوا میں اور کیا کر سکتا ہوں وہی پرانی روٹین کی نوکری وغیرہ وغیرہ سارا دن یہ لوگ بار بار اپنی گھڑیوں کی طرف دیکھتے رہتے ہیں اور دن ختم ہونے کے لیے منٹ اور گھنٹے گنتے ہیں چار بجے تک یہ لوگ کچھ نہ کچھ کرنے کے باوجود اپنے آپ کو تھکا ہوا محسوس کرتے ہیں ذہنی طور پر تو یہ لوگ پہلے ہی تھک چکے ہوتے ہیں لہذا واپسی کی تیاری میں اپنی چیزیں سمیٹنے لگتے ہیں اصل کام میں ان کا اشتیاق یہ ضرور بتاتا ہے کہ وہ یقیناً وہ کسی ایسی جگہ جا رہے ہیں جو ان کے کام سے زیادہ بہتر ہے اگر آپ انہیں پوچھیں تو زیادہ تر لوگ آپ کو بتائیں گے کہ وہ گھر جا رہے ہیں اور ٹی وی یا فلم دیکھنے کے سوا شام کو ان کا کوئی خاص پروگرام نہیں ہے ۔

عام کام اور زندگی کے کام میں فرق

اپنی ریسرچ کے دوران مجھے پتہ چلا کہ وہ تمام لوگ جنھوں نے اپنی زندگی میں زبردست کامیابی حاصل کی ۔

روزانہ اوسطا چودہ گھنٹے کام کرتے ہیں۔

گذشتہ بیس تیس سالوں سے وہ مسلسل اسی طرح کام کررہے ہیں ۔

عام دنوں میں حتی کہ بیمار بھی ہوں تو وہ بھی کام سے چھٹی کا تصور تک نہیں کرتے ۔

صبح سویرے اٹھتے اور اپنے کام کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں ۔

دفاتر میں جلدی جاتے اور دیر تک رکتے ہیں ۔

راتوں کو دیر تک کام کرتے ہیں اور تھکتے نہیں ۔

کام کی زیادتی کی کبھی شکایت نہیں کرتے ۔

اتنی جلدی بیمار بھی نہیں پڑتے ۔

ریٹائرمنٹ کے بعد بھی کام جاری رکھتے ہیں

کام کرنے کے لیے زندہ رہتے ہیں ۔

اپنے کام سے اتنا پیار کرتے ہیں خواہ اس سے انھیں کچھ بھی نہ ملے پھر بھی وہ اسے کرنے کو تیار ہوں ۔

اس وقت یہ سب میرے لیے بہت ہی انوکھی اور دلچسپ دریافت تھی ایک بہت ہی عام سا سوال یہ تھا کہ کوئی دن میں اسے اتنے گھنٹے کیسے کام کرسکتا ہے اور وہ کتنے سالوں سے ایسا ہی کررہا ہے کبھی بیمار بھی نہیں ہوا نہ اس نے کبھی کسی سے شکایت کی ہے اس وقت اس بات پر اعتبار کرنا مجھے ذرا مشکل سا لگا لیکن اب نہیں دیکھئے لفظ کام یا جاب کے معانی جو عام طور پر ہم لیتے ہیں کہ ایک ایسا ردعمل جو بہت مشکل اور محنت طلب ہے جس کو کرنے میں آپ خوشی کا تصور کرہی نہیں سکتے اسی طرح کے ملتے جلتے بہت سے الفاظ ہیں جو ہم کام کے بارے میں سنتے رہتے ہیں مثلا مزدوری تھکاوٹ، ملازمت۔اور نجانے کیا کیا اگر آپ اپنے کام کو بطور کام لیں گے تو آپ چند ہی گھنٹوں میں تھکنے پر خود بخود مجبور ہوجائیں گے ۔ جہاں مستقبل کی پیشکش بنی ہوتی وہاں لوگ تباہ ہوجاتے ہیں۔کامیاب لوگ صرف کام ہی کرتے ہیں بلکہ وہ ایسے کام کرتے ہیں جسے میں زندگی کا کام کہتا ہوں وہ لوگ اپنے کام سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ انہیں وقت کا احساس ہی نہیں ہوتا ان کی زندگی کا کام ہی ان کا اصل جذبہ اور مقصد بن جاتا ہے وہ صبح سویرے ہی اٹھ جاتے اور رات دیر تک کام کرتے رہتے ہیں وہ اس لیئے نہیں سوتے کہ وہ تھک گئے ہیں بلکہ اس لئے کہ انہیں مزید کام کرنا ہے اور کرتے چلے جانا ہے ان کا یہی جنون انہیں اتنی بھرپور توانائی دیتا ہے کہ وہ وقت کا احساس تک بھول جاتے ہیں یہی توانائیاں نہیں صبح جلدی اٹھا دیتی ہے اور رات گئے تک کام کے داران توانا رکھتی ہے جسکے وقت ایک سستی کا احساس جو آپ کو سکول یا آفس جانے کے لیے بستر سے اٹھنے نہیں دیتا اسی لیے ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اپنے کام کو بوجھ کی

طرح لیتے اور اور یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے وہ کام زبردستی ٹھونس دیا گیا ہے لہذا ان کا دل اور روح ان کے کام میں شامل ہو ہی نہین پاتے ۔

باغ اور جنگل میں فرق

اپنے آپ سے دریافت کیجئے کہ ایسا کچھ ہے جو آپ میں اتنا جذبہ پیدا کردے ۔

آپ وقت کا احساس تک کھو بیٹھیں ،

یہ جذبہ آپ کو صبح سویرے بستر سے اٹھائے اور آدھی رات تک توانائی سے بھرپور رکھے ۔

آپ اس کام سے اتنی زیادہ محبت کرتے ہوں کہ اسے بلا معاوضہ کرنے پر بھی تیار ہوں ۔

آپ کا جواب کیا ہے کیا آپ زندگی میں ایسا کچھ ہے کہ تینوں سوالوں کا جواب ایک چھوٹی ہاں کی صورت میں ہو اگر ہاں تو آپ صحیح راستے پر ہیں اگر نہیں تو میں اسے نسبتا آسان بنانے کے لیے ایک اگلا سوال پوچھتا ہوں ۔

ایک باغ اور جنگل میں کیا فرق ہے

کہیے کیسا ہے ہے نا دلچسپ سوال آیئے فرق تلاش کرتے ہیں ۔

باغ باقعدہ منصوبہ بندی سے تیار کیا جاتا ہے جبکہ جنگل نہیں ۔

باغ کا مالک فیصلہ کرتا کہ کیا اگنا چاہیئے اور کیا نہیں وہ اپنی پسند کے بیج بوتا ہے جبکہ جنگل میں جڑی بوٹیاں اور پودے خود بخود اگتے ہیں یا ان بیجوں سے جو لوگ پھینکتے ہیں ۔

مالک اپنے باغ کی آبیاری اور نشونما کے لیے فکر کرتا اور اپنے پودوں کو مختلف بیماریوں اور شدید موسمی حالات سے بچانے کے لیے ان کی حفاظت کرتا ہے لیکن جنگل کے لیے پریشان ہونے والا کوئی نہیں ہوتا ۔

میرے دوست جب تک ہم فیصلہ نہیں کریں گے کہ ہم زندگی کو کیسا دیکھنا پسند کرتے ہیں اور اپنی زندگی کا بیج بوتے پھر اس کی نشونما نہیں کرتے پانی نہیں دیتے اس کی حفاظت نہیں کرتے تب تک ہماری زندگیاں جنگل کی طرح بدنظمی اور بے ترتیبی شکار ہونے پر مجبور اور اپنے ماحول سے مغلوب رہیں گی ۔

میں نے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کامیابی کا پہلا جز وخواب دیکھنے کی عمر میں ایک بڑے خواب کا خواب دیکھنا ہے ۔ (جان ایلنا بپل مین)

ہماری زندگی کا بیج دراصل ہمار زندگی کا مقصد اور جزبہ ہے ذرا غور کیجئے آپ اپنے باغ میں ایک بیج بوتے ہیں صبح صبح یہ دیکھنے کے لیے انھیں گے کہ کیا ٹھیک ٹھاک ہے تمام بیرونی خطرات سے آپ اس کی حفاظت کریں گے اور اگر قدرتی آفت آئی تو آپ اس کی حفاظت کے لیے

دوڑیں گے بالکل اسی طرح وہ طاقت جو آپ کو صبح اٹھاتی اور آدھی رات تک جگائے رکھتی ہے صرد آپ کے جذبے ہی سے پیدا ہوتی ہے اگر یہ ہمارے پاس نہ ہوتو ہم کس لیے صبح صبح اٹھیں اور پھر دیر تک جاگتے رہیں بیج اگنے کی اس مثال نے مجھے ایک کہانی یاد دل دی جو میں نے کہیں پڑھی تھی اپنے جذبے کا تعاقب کریں کامیابی آپ کا تعاقب کرے گی۔

ایک زرخیز زمین میں دو دو بیج ساتھ پڑے تھے ان میں سے ایک کہتا تھا کہ وہ مٹی مین اپنی جڑوں کو گہرا اور مزید پھیلا کرا گنا چاہتا ہیا اور جب ایک بار وہ مضبوطھو جائے گا تو اپنی کونپلوں کو زمین کے اوپر دھکیل دے گا پھر وہ سورج، بارشوں اور آنسھی کا سامنا کرے گا چونکہ تمام آزمائشوں کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھا لہذا وہ اگ گیا دوسرا بیجا گنے سے بہت خوفزدہ تھا اس نے سوچا کہ اگر وہ اپنی جڑوں کو سطح زمین سے نیچے بھیجے گا تو سکتا ہے کہ اسے مزید تھکان ہو اور وہ مزید مشکلات کے گھیرے میں آجائے اور پھر یہ ممکن ہے کہ جب وہ اپنی کونپلوں کو اوپر دھکیلے تو وہاں پر سورج ، بارش اور تمام دوسری سختیوں کا سامنا کرنا پڑے چنانچہ وہ فیصلہ کرتا ہے کہ جب تک حالات سازگار ہوتے وہ انتظار کرے گا اور انہیں اگے گا ۔

پہلا بیج ایک پودے کی صورت میں اگ جاتا ہے جبکہ دوسرا بیج محفوظ حالات کے لیے انتظار کرتا رہتا ہے انتظار کے دوران ایک پرندہ کھانے کی تلاش میں آتا ہے اور اسے کھا جاتا ہے ۔

ہماری زندگیوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے جو بھی اگنے کے لیے اچھے حالات کیتلاش میں ایک طویل انتظار کرتا ہے بالکل بیج ہی کی طرح زندگی اسے نگل لیتی ہے اور پہلے کی جانب دیکھئے اس نے خطرہ مول لیا اور وہ ایک مضبوط پودیکی صورت اختیار کر گیا۔

خواب طاقت

میں آپ کو ایک سچی کہانی سناتا ہوں یہہ چیزوں کے خواب دیکھنے کے نظریے کی وضاحت کرے گی کسی ہائی سکول کی ایک جماعت میں استادنیطلباء کو ایک مضمون لکھنے کے لیے کہا کہ وہ بڑے ہو کر کیا بننا اور کیا کرنا چاہتے ہیں کلاس کا ایک لڑکا جو ایک بے حد غریب خاندان سے تعلق رکھتا تھا اس کا باپ دوسوا ایکٹر رقبے پر مشتمل گھوڑوں کے فارم پر بطور ٹریز کام کرتا تھا فارم کی چاردیواری کے ساتھ چار ہزار مربع فٹ پر مشتمل ایک بڑا گھر تھا اس رات جب اس نے سوچا کہ وہ بڑا ہو کر کیا بنے گا تو اس نے اتنے ہی بڑے فارم کا مالک بننے کا خواب دیکھا جتنے بڑے فارم پر اس کا باپ کام کرتا تھا وہ اپنے خواب میں اتنا غرق ہو گیا کہ اس نے دوسوا ایکٹر رقبے کے فارم کی تصویر ہی بناڈالی جو کہ نہ صرف اس کے تحیلاتی فارم کی عمارت اصطبل اور گھڑ سواری کے راستوں کی نشاندہی بلکہ اس نے تو ایک چار ہزار مربع فٹ کے گھر کا تفصیلی نقشہ بھی بناڈالا جو اس جے تخیلاتی فارم پر ہی واقع ہے ۔

اگر میں کسی خواب کی تعبیر چاہیئے تو ہمیں کوئی خواب دیکھنا ہوگا ۔ (ڈینس ۔ای۔ویٹلی)

رات گئے تک وہ اپنے منصوبے پر کام کرتا رہا اس نے اپنے دل و جان کو اس میں سمو دیا اور اگلے دن سے اسے اپنی داستاد کے حوالے کر دیا چند دن کے بعد اسے اپنا مضمون واپس ملا مضمون کے سامنے صفحے پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ایف مطلب فیل اس نوٹ کے ساتھ موجود تھا

گلاس ختم ہونے کے بعد مجھے ملیں ۔

بے چارے لڑکے کے لیے یہ ایک بہت شدید جھٹکا تھالڑ کا گلاس کے بعد استاد سے ملنے گیااور پوچھا ٹیچر مجھے ایف کیوں کر دی گیا ہے استاد نے جواب دیا تمہارے جیسے غریب لڑکے کے لیے یہا ایک حقیقی خواب ہے تمہارے پاس پیسہ اور وسائل نہیں ہیں تم پس ایک پس منظر رکھنے والے خاندان سے آئے ہو گھوڑوں کے فارم کا مالک بننے کے لیے بہت سارو پیہ درکار رہوتا ہے کوئی ایسا طریقہ نہیں ہیکہ کبھی تم حقیقیتا ایسا کر سکو پھر استاد نے مزید کہا چونکہ ایس احمسوس ہوتا ہے کہ اس نے اس منصوبے پر سخت محنت کی ہے لہذا اگر وی کسی زیادہ حقیقی خواب کے منصوبے پر دوبارہ محنت کرے تو وہ اس کا گریڈ تبدیل کرنے کے بارے میں دوبارہ غور کرے گی ۔

لڑکا روتا ہوا گھر آ گیا اور اس نے اپنے باپ کو ساری کہانی سنائی اس نے باپ سے پوچھا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے اس کے باپ نے جواب دیا بیٹا یہ تمہاری زندگی ہے اس کے متعلق تمہیں خود اپنا ذہن تیار کرنا ہے البتہ اس بارے مین تمہیں اپنا ذہن خود تیار کرنا ہے تمہیں بہت زیادہ غور فکر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تمہاری زندگی کا ایک بہت اہم فیصلہ ہے اس سارے واقعے پر لڑکے نے بہت گہرائی سے غور کیا اور آخر کار ایسا فیصلہ کیا جو ہم میں سے زیادہ تر لوگ نہیں کر سکتے ۔ہمیں سوچی نہ جا سکنے والی چیزوں کے متعلق سوچنے کی جرات کرنی چاہیئے ۔

اگلے ہفتے لڑکے نے مضمون میں کسی قسم کی تبدیلی کیے بغیر استاد کو واپس کر دیا اور سامنے والے صفحے پر لکھا ٹیطر میں نے اپنے خواب ک قائم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے آپ ایف قائم رکھ سکتی ہیں کئی سالوں کے بعد ایک سکول ٹیچر کلاس کو ایک ہفتے کے تعلیمی دورے پر ایک فارم پر کیمپ لگانے کے لیے لے کر گئی فورم دوسوا یکٹر اور ایک خوبصورت رہائشی عمارت پر مشتمل تھا جب استاد اور جماعت واپس جا رہے تھے فارم کے مینجر نے کہا میڈم فارم کے مالک آپ اور آپ کی کلاس سے ملنا پسند کریں گے مالک باہر آیا اور خوشگوار گفتگو کے بعد اس نے ٹیچر سے پوچھا کہ کیا انہوں نے اسے پہنچانا ہے ٹیچر اسے پہنچان نہ سکی تھی تن اس نے کہا میں وہی لڑکا ہوں جسے آپ نے فیلاس لیے گریڈ دیا تھا کہ اس کا خواب غیر حقیقی تھا آپ نے دیکھا کہ آپ نے ایف برقرار رکھا اور میں اپنا خواب جی رہا ہوں میں اس فارم کا مالک ہوں ۔

اس سے قطعی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنا تیز دوڑتے ہیں آپ اپنی منزل پر کبھی بھی نہیں پہنچ سکتے اگر آپ اس سے آگاہ نہیں ہیا یک دن رگبی کا کھیل جیتنے کے بعد کھلاڑی جم براؤن میدان سے باہر آ رہا تھا کہ ایک چھوٹے سے افلاس زدہ لڑکے نے آٹو گراف کے لیے اس ے روکا جم براؤن نے اس پر نظر ڈالی اور تحقیر آمیز لہجے میں کہا بچے تم بڑے ہو کر کیا بننا پسند کرو گے لڑکے نے شرماتے ہوئے کہا کہ وہ اس کی طرح کھلاڑی بننا چاہے گا جم براؤن اس جواب پر ہنسا اور کہا کہ بڑا کھلاڑی بننا آسان نہیں ہے خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ وہ جسمانی طور پر بہت کمزور بھی ہے لیکن اس بات نے لڑکے کو مایوس نی کیا اس پہر بڑا کھلاڑی بننے کا جنون طاری رہا آپ جانتے ہیں وہ لڑکا کون تھا اہاں وہ او ۔جے سمپسن تھا ۔۔۔ یہ ہوتی ہے خواب اور جذبے کی طاقت کے ایف سی کے کولونل سینڈرز نے ننا وے امریکی ڈالرز کے سوشل سیکورٹی چیک کی طرف دیکھتے ہوئے کوئی بڑا کام کر دکھانے کے متعلق خواب دیکھا اور آج اس کا خواب ہم سب کے سامنے ایک حقیقت کی صورتمیں موجود ہے ۔مستقبل کی تخلیق کے لیے خواب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہیآج کی تصوراتی دنیا کل ایک مجسم حقیقت ۔• (وکٹر گو)

اسی طرح قائداعظم ،مدر ٹریسا ،عبدالستار ایدھی ،ابراھیم لنکن ۔جارج واشنگٹن ،ونسٹن ، چرچل ،بلگیٹس ،تھامس ایڈیشن ،روزا پارک

۔ایلوس۔ پریسلے، مسٹر ہونڈا، مسٹر میکڈ ونڈز، سام زوالٹن فیڈ سمت، جاوید طارق خان، حاجی بشیر احمد اور خورشید صوفی نے کچھ مختلف کر دکھانے کا خواب دیکھا تھا اور دنیا ان پر ہنستی تھی یہ صرف چند ایک مثالیں ہیں اسی طرح کی ہزاروں دوسری ہوں گی ایک چیز جوان سب بے حد کامیاب افراد میں مشترک ہے اور وہ ہے ان کا جذبہ ان کا خواب، جنہوں نے ناممکن کا خواب دیکھنے کا حوصلہ کیا اور خرکار اسے ممکن کر دکھایا اونچی چھلانگ لگاؤ لمبی چھلانگ لگاؤ تمہاری منزل آسمان ہے تمہارا مقصد ستارہ ہے ۔

میرے دوستو اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ دنیا کی تمام بڑی دریافتیں ناممکن دکھائی دیتی تھیں لیکن ان کے لیے نہیں جوان کے خواب دیکھتے تھے آپ کی اصل صلاحیتوں کو بے نقاب کرنے والا راز یہی جنون زبردست خواب ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ لوگ خواب دیکھنے سے اتنا ڈرتے کیوں ہیں حالانکہ ان پر خرچ کچھ بھی نہیں ہوتا لیکن حاصل بہت کچھ ہوتا ہے اگر آپ اکتا چکے ہیں زندگی میں توانائی کھو چکے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی زندگی میں کوئی خاص کام باقی نہیں رہ گیا اور اگر آپ پر زبردست خواب اور اس کے حصول کا جنون ہو تو پھر اس کی طاقت دیکھیے میرا تجربہ بتاتا ہے کہ جب لوگ اپنے پسندیدہ کاموں کے لیے وقت وقف کرنا شروع کرتے ہین تو عجیب وغریب باتیں ہونے لگتی ہیں وہ زیادہ جوان صحت مند، چاق و چوبند، زندہ دل، زیادہ متحرک اور زیادہ سخت ہو جاتے ہیں وہ اپنے ماحول کے لیے توانا کھلے دل و دماغ والے محبت اور تفریح سے بھرپور ثابت ہونے لگتے ہیں وہ تمام توانائی جو وہ اپنے جذبے اور مقصد کو پانے سے حاصل کرتے ہیں ان کے کام کرنے کی جگہ سمیت ان کی زندگی کے دوسرے گوشوں پر بہت اثر انداز ہوتی ہے ۔

خواب دیکھنے کے داران اپنے تخیل کو آزاد چھوڑ دیں صرف تصور کریں اگر مگر میں مت الجھیں، خوابوں کی کوئی سرحدیں نہیں ہوتیں، رکاوٹیں وہی ہوں گی آپ اپنے دماغ میں پیدا کریں گے جو آپ کرنا چاہتے ہیں اسے ہو بہو اسی طرح دیکھیں یہاں تک کہ اسے پورا کر دکھانے کے لیے درکار وسائل کے بارے میں بھی پریشان نہ ہوں سطحی سوچ رکھنے والوں سے دور ہو کر بالکل تنہا ہو جائیں پھر اپنے اصل جذبے کا کھوج لگائیں اور اپنے خواب کو سامنے رکھیں َ

لوگ کہتے ہیں کہ تنظیمیں چلانے کے لیے ہمیں محض منتظمین کی نہیں رہنماؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ منتظیما ور رہنماؤں میں بڑا فرق خواب دیکھنے کی اہلیت کا ہے منتظمین خواب نہیں دیکھتے وہ کسی اور کے خواب کو پورا کرنیت کے لیے ان کے احکامات پر عمل کرتے ہیں خواب رہنما دیکھتے ہیں مستقبل ان کا ہوتا ہے جو اپنے خوابوں کی خوبصورتی پر یقین رکھتے ہیں ۔ (ایلیز روز ویلٹ)

ہمیں ایک بچے کی طرح خواب دیکھنے چاہیئں جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے ہیں ہم خواب دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں ہمارے استاد، والدین اور ایسے لوگ جو منفی سوچ رکھتے ہیں ہمارے خواب دیکھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور یاد رکھیے اگر کوئی خواب نہ ہو تو حقیقت بھی ممکن نہیں ہوتی ہر حقیقت کا آغاز ایک جواب سے ہوتا ہے میں آپ کی کسی پسند کی لڑکی سے آپ کی شادی کا خواب دیکھنے کی بات کر رہا ہوں یہ ایک خواب تو ہو سکتا ہے مگر اس کے سہانے زندگی گزار دی جا سکتی میں ایک سچے خواب کے متعلق بات کر رہا ہوں جو آپ کے مقصد حیات کی تائید کرے میں زندگی کے کسی ایسے خواب جذبے اور جنون جکی بات کر رہا ہوں جو کچھ ایسا کر جائے کہ آپ کا نام اس کی بدولت زندہ جاوید ہو جائے۔

مقصد حیات کی تلاش

کوئی ایسی چیز ڈھونڈیئے جس سے آپ بہت زیادہ محبت کرتے ہوں کسی وجہ سے محبت کرنے سے آپ کبھی نہیں جھکتے عظیم الشان کامیابیاں حاصل کرنے والے لوگ کبھی یہ نہیں کہتے کہ وہ کام پر جا رہے ہیں وہ محبت کرنے جاتے ہیں کام نہیں کام نہیں ہر روز وہ اپنے کی سمت قدم بہ قدم بڑھ رہے ہوتے ہیں ان کا کام ہی ان کی زندگی ہوتا ہے وہ روزانہ کم از کم چودہ گھنٹے کام کرتے ہیں ہم یہ سے کتنے لوگ دعوی کر سکتے ہیں کہ وہ روزانہ اتنے گھنٹے کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں اپنے اردگرد کامیابی کی کم ہی کہانیاں دکھائی دیتی ہیں ہم میں سے کوئی بھی اتنے طویل عرصے کے لیے اتنے زیادہ گھنٹوں تک کوئی ایسا کام نہیں کو سکتا جب تک وہی کام ہماری زندگی نہ ہو اور ہم اس کے شیدائی نہ ہوں غور و فکر علم سے زیادہ اہم ہے ۔(البرٹ آئن سٹائن)

میں نے اپنے کام کی طاقت دیکھی ہے اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے پچھلے ایک عشرے سے ایک ایک بھی چھٹی کیے بغیر میں روزانہ اتنے ہی زیادہ گھنٹوں تک کام کرتا رہا ہوں حتی کہ اپنی سالانہ چھٹیوں میں بھی اپھنے اسی جذبے کی تسکین کے لیے کوئی نہ کوئی تحقیقی کام یا تعلیمی دارہ شامل کر لیتا ہوں اپنے مشن کی جانب اٹھنے والے روزانہ کے ایک یا دو قدموں سے مجھے توانائی ملتی ہے اب یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اپنے جذبے کی تسکین کے لیے جب تک میں روزانہ کچھ کر نہ لوں میں خوش نہیں رہ سکتا میں اپنے آپ کو کھوکھلا اداس اور تھکا ہوا محسوس کرتا ہوں یہی وجہ ہے کہ ہر روز اور سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں اپنے اسی جذبے کی خاطر میں کچھ نہ کچھ ضرور کرتا ہوں اور اسی سے مجھے توانائی حاصل ہوتی ہے۔

تمام عظیم کارناموں کے لیے منفرد سوچ رکھنے والے درکار ہوتے ہیں ۔

اب مجھے یقین ہے کہ آپ سب اپنی زندگی کا مقصد یا یہی جذبہ تلاش کرنے کے لیے تیار ہیں آغاز سے پہلے اپنے آپ سے چند سوالات کیجئے اگر ناکامی کا کوئی تصور ہی نہ ہو تو ایسی صورت میں آپ کیا کام کریں گے۔

اگر آپ کے پاس ہر قسم کے وسائل ہوتے تو آپ نے اس دنیا میں اپنا نام چھوڑنے کے لیے کیا کیا ہوتا ہے۔

اگر اچانک امیر ہو جائیں مثلاً آپ کوئی لاٹری یا پرائز بانڈ جیت جائیں یا عدالتسے کوئی مقدمہ جیتنے کے لیے نتیجے میں لاکھوں کے مالک نم جائیں وغیرہ تو کیا آپ کل نئے کام پر جائیں گے کہ اسی پیشے سے منسلک رہیں گے۔

اگر آپ بااختیار ہوں اور اپنی مرضی کا کاروبار شروع کرنے کے لیے آپ کے پاس ہر چیز ہو تو آپ اپنے آپ سے عہد کریں گے ۔

جب آپ خواب دیکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو آپ زندگی سے محروم ہو جاتے ہیں ۔ (مالکم ایس فوربز)

ان سوالات کے جوابات آپ کے مقصد حیات کی تلاش میں آپ کی مدد کریں گے اگلا قدم اپنی اہم اقدار کے بارے میں لکھنا ہے جنہیں پچھلے باب میں دریافت کر لیا گیا ہے وہ کام جو آپ کو بے حد پسند ہیں ۔

اگر آپ کی پسندیدہ اقدار میں سے سب سے پہلے انفرادیت پیدا کرنا ہے تو ان تمام کاموں کی فہرست بنالیں کو اپنی تسکین کے لیے آپ کرنا

پسند کریں گے یاد رکھیے کہ لوگوں کی زندگیوں میں تبدیلی اور انفرادیت پیدا کرنے کے بے شمار طریقے اپنے لیے آپ مندرجہ ذیل کا مسیکھ سکتے ہیں مثلا ۔

۱، بیمار افراد کی دیکھ بھال ،

۲،شادیوں کو ٹوٹنے سے بچانا ،

۳۔معذور بچوں کے ساتھ کام کرنا ،

۴،کینسر کے مریضوں کے لیے کام کرنا

۵۔لوگوں کی کھانے کی عادات میں تبدیلی پیدا کرنا

۶۔لوگوں کی آمدنی بڑھانے کی صلاحیت میں اضافہ کرنا

۷۔کمپنیوں کی کارکردگی میں اضافے کے لیے ان کی مدد کرنا

۸۔بہتر اور محفوظ ذرائع آمروفت مہیا کرنا ۔

۹۔دبلا اور صحت مند ہونے کے لیے لوگوں کی مدد کرنا ،

۱۰۔اچھا دکھائی دینے میں لوگوں کی مدد کرنا ۔

۱۱۔آرام دہ لباس مہیا کرنا اور کوئی بھی دوسرا کام

اس طرح کے سینکڑوں کاموں کا حوالہ دیا جا سکتا ہے حتی کہ ہر کام کے ساتھ کئی اور طرح کے کام بھی ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر آپ شادیوں کو ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہیں تو آپ مشاورتی ادارے، سیمینارز، کتابوں کی تیصنیف واشاعت اور میرج بیورو کے ذریعے یہ کام کر سکتے ہیں کسی شخص کو اس ک اپنی سوچ کہ وہ اسی کا حقدار ہے کی بنا پر شہرت، پہنچان یا ترقی نہیں مل سکتی البتہ کوئی دوسرا ایسا سوچے تو ہو سکتا ہے۔اب آپ کا کام یہ ہے کہ اپنی پانچ اہم ترین اقدار کے تحت انجام دیںے جانے والے کاموں کی فہرست بنا ئیں آپ نے دیکھا اوپر دی گئی فہرست میں بیان کیے گیے ہر کام میں کوئی نہ کوئی پیشہ چھپا ہوا ہے مثال کے طور پر

۱۔فزیشن؛ماہر نفسیات دانتوں کا ڈاکٹر یا ماہر امراض قلب

۲۔میرج کونسلر،

۳۔معذور بچوں کے ساتھ کام کرنا،

۴۔کینسر کے مریضوں کے کے لیے کام کرنا

۵۔ریستوران ہوٹل یا کھانے کا کاروبار کرنا،

۶۔بانڈرز اور سٹاک کے سلسلے میں مشاورت اور رہنمائی،

۷۔کاروباری مشاورت مہیا کرنا والا،

۸۔ذرائع آمدوفت کے شعبے میں مختلف کام اور پرزوں کی فراہمی کا کاروبار کرنا،

۹۔غذائی ماہر

۱۰۔مشاطہ یعنی ماہر آرائش حسن،

۱۱۔فیشن ڈیزائنرز،بوتیک کا مالک یا لباس بنانے والا

اب آپ کو یہ کرنا ہے کہ پانچ اہم ترین اقدار کے تحت آپ جن کاموں کو انجام دینا پسند کرتے ہیں نیچے دیئے گئے جدول کے مطابق ان کی فہرست بنائیں ۔

اہم اقدار میرے پسندیدہ کام

۱۔ ----- --

۲------ ---

ایک بار جب آپ نے طے کرلیا کہ کون کون سے ایسے کام آپ کو پسند ہیں جو آپ کی پانچ اہم ترین اقدار کے تقاضے پورے کرتے ہیں تو اگلا کام آپ کی زندگی کے مقصد کی عبارت کی تشکیل ہے ۔

مقصد حیات کی عبارت ہمارے لیئے ہے زندگی کے مشن کی عبارت دوسروں کے لیے ہے اس دنیا میں کامیابی کے حصول کے لیے دوسروں کی ضروریات کو مدنظر رکھنا اور انہیں پورا کرنا لازمی ہے ہمارے مشن میں اس امر کی وضاحت ضرور ہونی چاہیئے کہ ہماری کوششوں ،مصنوعات اور خدمات سے لوگ کیا فائدے حاصل کریں گے مثال کے طور پر ایک ڈاکٹر کو لکھنا چاہیئے میری زندگی کا مشن صحت منداور خوشگوار زندگی گزارنے میں لوگوں کی مدد کرنا ہے اور اگر آپ فیشن ڈیزائنگ پسند کرتے ہیں تو آپ کو لکھنا چاہیئےمیری زندگی کا مشن ہے کہ لوگ میری وجہ سے اچھا لباس پہن کر خوبصورت دکھائی دیں یقین جانیئے لوگوں کو صحت مند یا خوبصورت بنانا،دولت کھاتا ہے کامیاب افراد سے پوچھیں آپ جان جائیں ن گے کہ میرا کیا مطلب ہے وہ تمام لوگ جنہوں نے اپنی زندگیوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں وہی تھے جنہوں نے اچھے کام آرام دہ سستے ذرائع آمدوفت اچھی صحت کے لیے توجہ اچھے تعلقات اچھے اور آرام دہ لباس اچھے، سستے یا تیزی سے تیار ہونے والے کھانے سارا سال اچھی قیمتوں پر معیاری غذا کی فراہمی وغیرہ کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں میں بہتری پیدا کرنے کے لیے ان کی مدد کی یہی وجہ ہے کہ میکڈ وملڈ ز اور سامزن والٹن وہ بنے جو وہ ہیں اور بل گیٹس دنیا کا امیر ترین آدمی بنا ۔

بہت نیچے تعمیر کی جنہوں نے ستاروں سے نیچے تعمیر کی۔روپیہ کمانا کبھی زندگی کا مشن نہیں ہوسکتا پیسہ بنانا بذات خود اس کا مقصد نہیں بلکہ یہ تو مشن کے دوران حاصل ہونے والی ذیلی پیداوار ہے اگر آپ کی خدمات کا مقصد لوگوں کے خوابوں کے مطابق ان کی زندگیاں گزارنے میں ان کی مدد کرنا ہے یا ذاتی اور پیشہ وارانہ معیار زندگی میں اضافہ کرنا ہے تو دولتمند ہونا آپ کا مقدر ہے زندگی کے مشن کی عبارت تحریر کرنے سے پہلے رہنمائی کے لیے چند ایک سطریں ذہن میں رکھیئے۔

اس کا آغاز یوں ہونا چاہیئے میری زندگی کا مشن ہے کہ -----------

دوسرے افراد کی ضروریات اور قدار مدنظر ہونی چاہیئے ۔

اس میں وضاحت ہونی چاہیئے کہ آپ کس طرح لوگوں کی خدمت کریں گے (یعنی لوگوں کی مدد کرنا)

آپ جن اقدار کو اہمیت دیتے ہیں اس عبارت میں ان کی تائید ضرور کرنی چاہیئے مثال کے طور پر اگر آپ کی اقدار میں سے ایک تبدیلی پیدا کرنا یا زندگی بدلنا ہے اور آپ کسی ایسی کمپنی میں کام کرتے ہیں جہاں اس سلسلے میں کرنے کو کچھ نہیں ہے تو آپ خود کو غیر مطمئن محسوس کریں گے جیسا کہ میں اپنے آپ کو پہلی ملازمت میں کرتا تھا زندگی کے متعلق یہ ایک دلچسپ بات ہے اگر آپ بہترین کے علاوہ کچھ بھی قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں تو آپ اکثر اسے حاصل کر ہی لیتے ہیں ۔ (ڈبلیو سومرسٹ ماغم)

یاد رکھیئے جب تک ایمانداری سے آپ کو یہ یقین نہ ہو کہ آپ لوگوں کو ایک قابل قدر شے یا خدمت مہیا کر رہے ہیں پائیدار کامیابی کا حصول ناممکن ہے جب آپ ایک بار تیار ہو جائیں تو پھر ذیل میں زندگی کے مشن کی عبارت تحریر کریں ۔

میری زندگی کے مشن کی عبارت میری زندگی کا مشن ہے کہ

اسے اچھی طرح لکھنے اور بہتر بنانے کے لیے آپ جتنا ضروری سمجھیں وقت لیں ایک بار جب اسے مکمل صورت دے لیں تو اگلے مرحلے کی طرف بڑھیں اپنی پانچ اہم ترین اقدار میں سے اپنی ہر ایک اور ان سے متعلقہ اپنے پسندیدہ کام کے ساتھ وہ طریقے تحریر کریں جن کے ذریعے آپ پیسے کمائیں فرض کیجیئے کہ آپ شادیاں ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ اگر آپ کو یہ کام پسند ہے تو آپ پیسہ کس طرح کمائیں گے آہیئے وہ مختلف طریقہ یا تکنیکیں جن کے ذریعے اس مخصوص کام میں روپیہ کمایا جائے گا ۔

☆ مشاورتی پیشے کا آغاز

☆ تقریر اور سیمینارز کا انعقاد

☆ کتب تحریر کرنا اور چھاپنا

☆ اخبارات میں مضامین لکھنا

نئے شادی جوڑوں کو شادی سے پہلے یا بعد میں رہنمائی فراہم کرنے کے لیے مختلف شادی دفاتر کے ساتھ مل کر کام کرنا یا نیا دفتر کھولنا وغیرہ وغیرہ کی آپ اس کام کو سمجھ گئے ہیں کچھ وقت نکالیئے اور اگلے صفحے پر دیئے گئے طریقے کے مطابق یہ کام کیجئے ۔

کامیابی کا تیسرا اصول ایک روشن خواب دیکھیئے

اہم اقدار	میرے پسندیدہ کام	پیسہ کمانے کے طریقے
ا۔ -----------------------------------		
۲۔ -----------------------------------		
۳۔ -----------------------------------		

اہم نتائج اور کرنے والے کام

کیا کوئی کام ایسا ہے جس سے آپ اتنی محبت کرتے ہوں کہ اس کے دوران آپ وقت کا احساس تک کھو بیٹھیں اور اسے بلا معاوضہ کرنے کو بھی تیار ہوں وہ کام یعنی زندگی کا کام دریافت کریں آپ کوئی بھی ایسا کام کرتے ہوئے کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے جس کام کے لیے آپ بنائے ہی نہیں گئے ۔ اپنے لیئے کام یا پیشے کے انتخاب کا فیصلہ کبھی دوسروں پر مت چھوڑیں کسی دوسرے کی مانند بننے کے لیے کام کرتے ہوئے کوئی کس طرح خوش رہ سکتا ہے ۔

☆کسی خواب، کسی تصور کسی جذبے سے خالی زندگیاں اتنی پر جوش نہیں ہو سکتین کہ کچھ حاصل کر لیں جو آپ کو صبح سویرے جگا دے اور رات دیر گئے تک مصروف رکھے وہ آپ کا جذبہ ہی ہے ۔

☆اپنی پانچویں اہم ترین اقدار کے ساتھ ان تمام کاموں کی فہرست بنایئے اہم اقدار انجام دینا آپ پسند کریں گے ۔

☆اپنی ذاتی زندگی کے مشن کی عبارت تحریر کر لیں تو پیشے کی وضاحت کریں یعنی یہ کہ اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا پسند کریں گے۔

☆اسے انجام دینے کے لیے تمام اقدار اور اپنے پسندیدہ متعلقہ کاموں کے تاتھ روپیہ کمانے کے مختلف طریقے بھی تحریر کیجئے ۔

کامیابی کا چوتھا اصول

مثبت سوچ اور عقائد کی تعمیر کیجئے

آپ نے اپنی زندگی کی ذمہ داری کو قبول کیا ہے اور اپنی زندگی کا مقصد تلاش کیا ہے اور مستقبل کا خاکہ تشکیل دیا ہے کیا اب آپ کامیابی کی جانب سفر کے آغاز کے لیے تیار ہیں نہیں بالکل بھی نہیں جب تک آپ مثبت انداز میں سوچنا اور اپنے عقائد کو پختہ کرنا جو زندگی کے بارے میں آپ کے نقطہ نظر کی تائید کرتے ہوں نہیں نہیں سیکھ لیں گے آپ کبھی بھی کامیابی عمل میں نہیں لا سکیں گے۔

ایک چیز جو میں نے تمام کامیاب افراد میں نوٹ کی ہے کہ وہ جنون کی حد تک پر امید ہوتے ہیں وہ ہمیشہ اپنے دماغ کے دائیں حصے کو استعمال کرنے میں دلچسپی لیتے ہیں اس کی مزید وضاحت کے لیے بہتر ہے کہ آپ ایک چھوٹی سی مشق کریں تو آپ جان جائیں گے کہ میرا مطلب کیا ہے مشق یہ ہے ۔

جب آپ ذہنی طور پر تیار ہوں ابھی فورا نہیں صفحہ دوسری طرف الٹائیے اور پانچ سینڈز تک اگلے صفحکو دیکھنے کے بعد مجھے بتائیے کہ آپ نے کیا دیکھا ہے کیا آپ یہ کام سمجھ گئے ہیں گے ۔

کیا آپ تیار ہیں ۔

اگر تیار ہیں تو صفحہ الٹائیے۔ ہم وہی ہیں جو ہم سوچتے ہیں اور جو کچھ ہم بن چکے ہیں اپنی سوچوں سے ہی ہم اپنی دنیا بناتے ہیں
اگر آپ لوگوں کی اکثریت جو تقریبا ۸۰ فیصد ہے کی مانند ہیں جو آپ کا جواب ہوگا ۔

☆ کالا نقطہ

☆ دھبہ

☆ سوراخ

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں آپ کو ایک دوسرا رخ بھی دکھاتا ہوں سفید خالی جگہ کے بارے میں کیا خیال ہے کیا سفید جگہ آپ نے دیکھی ہے ہاں آپ شرط لگالیں سفید جگہ کے مقابلے کا کیا سائز ہے یہ اس کا ایک بہت چھوٹا حصہ ہے لیکن پھر بھی ہم نقطے کو پہلے دیکھتے ہیں جبکہ ہم میں سے کئی لوگ سفید جگی کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیتے ہیں ایسا کیوں ہے جواب کچھ ایسا ہوتا ہے ۔

مثبت سوچ کی طاقت

ہمارے خالق نے ہمیں دماغ کے دو حصوں سے نوازا ہے یعنی دایاں اور بایاں دماغ کا بایاں حصہ منطقی ،تنقیدی، تجزیاتی اور قدر شناس ہوتا ہے جب آپ کسی مسئلے کا پورے طور پر احاطہ کرتے ہوئے یا تخیلاتی انداز میں سوچتے ہیں تو یہ دماغ کے دائیں حصے کا کام ہے ساغ کا دایاں حصہ رہنمائی کرنے ولا مسائل حل کرنے والا اور ترکیبی انداز اپنانے والا ہوتا ہے جب آپ کسی تخلیق پر مائل ہوتے ہیں تو دماغ کا دایاں حصہ کام کرنے لگتا ہے جب آپ اپنے تخیل کو کام لوتے ہیں تو تو اپنے دماغ کے دائیں حصے کو مصروف کرتے اور بائیں حصے کا کام ہے لیکن اگر خالی تنقید کرنے کی بجائے آپ مسئلے کا حل ڈھونڈنے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو پھر یہ دماغ کے دائیں حصے کا کام ہے ۔

ہم اپنی سوچ سے ہی خود کو بلند کرتے ہیں اور اپنی اسی سوچ سے ہم منزل تک پہنچتے ہیں ۔

آپ کو ایسے کئی لوگ ملتے ہوں گے جو آپ کو بتائیں گے کہ حالات کتنے خراب ہیں لیکن اگر آپ ان کا حل پوچھیں گے تو اکثر کے پاس اس کا جواب نہیں ہوگا دماغ کے بائیں حصے سے سوچنے والوں کی یہ ایک خاص مثال ہے میں یہ نہیں کہہ رہا کہ دماغ کے بائیں حصے سے کی ضرورت ہی نہیں ہے یقیناً اس کا اپنا استعمال ہے ہمارے خالق نے کوئی چیز بھی بیکار نہیں پیدا کی اپنے دماغ کے دائیں حصے کا زیادہ آزادنہ اور بے حد استعمال کیجئے کیونکہ سبھی تخلیقی صلاحتیں ،مسائل کے حل نئے خیالات ،اور تبدیلیاں یہیں سے پھوٹتی ہیں اس خیال کو ایک سچی کہانی واضح کرے گی جو میں نے کہیں پڑھی تھی میں سوچتا ہوں اس لیے میں ہوں ، (رینے ڈیسکارٹس)

ٹورنٹو کے ایک چھوٹے سے قصبے سے ایک رات ایک طوفانی بگولا گزرا جس سے درجنوں لوگ مارے گئے اور لاکھوں ڈالر کا مالی نقصاب ہوا اس سے اگلی رات ہوئے ایک آدمی نے گھر واپس جاتے ہوئے تباہی کے سارے منظر دیکھے ہر سمت ٹوٹے ہوئے گھر اور الٹہ وہئی گاڑیاں پڑی تھیں اسے اس ساری تباہی کو دیکھ کر بہت دکھ ہوا لیکن اس نے سوچا ک وہ افسو سکے سوا کچھ نہیں کر سکتا اسی رات ایک دوسرا آدمی بھی جو

ایک اشتہار ہی کمپنی میں سینئر مینیجر تھا اسی شاہراہ سے گزرا وہ نقصان کا جائزہ لینے کے لیے رکا اسے بھی بہتے دکھ پہنچا اس کی سوچ مختلف تھی اس نے سوچا کہ اسے متاثر افراد کے لیے کچھ کرنا چاہیئے اور پھر اس نے تہیہ کرلیا کہ وہ طوفان کی وجہ سے تکلیف اٹھانے والے افراد کی مدد ضرور کرے گا۔

آپ کو کہا جائے کہ آپ نے ۳ دن کے اندر صرف ۳ گھنٹوں میں ۳ لاکھ ڈالر اکٹھے کرنے اور انھیں طوفان سے متاثرہ افراد میں تقسیم کرنا ہے تو آپ کیا کریں گے کمرے میں ایسی کاموشی چھاگئی کہ سوئی گونے کی آواز بھیسنی جاسکتی تھی آخر کار کسی نے کہا کیا آپ پاگل ہوگئے ہیں ہم تو اس طرح کا کوئی بھی کام نہیں کرسکتے۔

اس نے جواب دیا کہ اس نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کر سکتے ہیں یا نہیں اس نے تو یہ کہا ہے کہ اسے کرنا ہے کمرے میں دوبارہ خاموشی چھاگئی تب اس نے چارٹ کی ایک طرف لکھا کہ ہم کیوں نہیں کر سکتے اور دوسری طرف لکھا ہے کہ ہم کیسے کر سکتے ہیں یہ لکھنے کے بعد اس نے کہا کہ وہ بحث پر کہ وہ کیوں نہیں کر سکتے ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کریں گے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں البتہ وہ ذہن میں آنے والے ہر نئے خیال کو لکھتے جائیں گے اس نے مزید کہا ک وہ اس وقت تک کمرے سے باہر نہیں جائیں گے جب تک وہ مسئلے کا حل تلاش نہ کرلیں ایک بار پھر خاموشی چھاگئی۔

آدمی ذہن جو سوچتا اور یقین کرلیتا ہے وہی کچھ وہ حاصل کرسکتا ہے ۔ (نیولین ھل)

جب اس نے سب لوگوں کو دماغ کے دائیں حصے کو استعمال کرنے پر مجبور کردیا تو تھوڑی سی خاموشی کے بعد کسی نے کہا کہ وہ پورے کینڈا میں ایک ریڈیو شو کر سکتے ہیں اسنے آئیڈیے کو سراہا اور اسے لکھ لیا فورا بعد کسی نے کہا کہ وہ فورا بعد وہ پورے کینڈا میں ایسا نہین کرسکیں گے کیونکہ ان کے پاس پورے ملک میں ریڈیو سٹیشن نہیں ہیں یہ ایک جائز اعتراض تھا کیونکہ اس کمپنی کے پاس پورے کینڈا میں ندو تینز یڈیو سٹیشن تھے اس نے کہا چونکہ مختلف ریڈیو سٹیشنوں کے درمیان باہمی مقابلہ سارہتا ہے اس لیے وہ کبھی اکٹھے کام کرنے پر رضامند نہ ہوں گے لیکن انھیں کچھ ایسا کرنا چاہیئے کہ وہ اکٹھے ہوجائیں کسی نے تجویز کیا کہ انھین کینڈا کی کسی بڑی شخصیت کو مدعو کرنا چاہیئے کہ وہ پروگرام کی میزبانی کرے چنانچہ تھوڑی بحث کے بعد پروگرام کو حتمی شکل دے دی گئی انھوں نے پورے کینڈا میں ریڈیو شو کیا اور وہ تین دن میں تین گھنٹوں میں تین لاکھ ڈالر جمع کرنے میں کامیاب ہوگئے ۔

آپ نے دیکھا یہ ہے کہ دماغ کے دائیں حصے کی طاقت گر آپ طر کرلیں کہ کسی کام کے مسئلے میں آپ نے نہ نہیں سننی تو پھر یہ تقریبا طر شدہ امر ہے آپ اپنا مقصد حاصل کرلیں گے ۔

خیالات اہمیت رکھتے ہیں

میں نے یہ حقیقت جان لی ہے کہ ہمارے خیالات وجود رکھتے ہیں
وہ جسموں ،سانسوں اور پروں سے آراستہ ہیں
اور یہ کہ ہم انہیں دنیا میں اچھے یا برے اثرات سے معمور
کرنے کے لیے بھیجتے ہیں ۔
اور یہ کہ جسے ہم اپنی مخفی فکر گردانتے ہیں
وہ زمین کے بعید ترین مقام کی طرف پرواز کرتے ہین
یہ اپنے پیچھے رحمتوں یا زحمتوں کو چھوڑے جاتی ہیں
جیسے اس کے بھاگنے پر اس کے پیچھے پگڈنڈیاں رہ جائیں
ہم خیال دریال اپنا مستقبل تعمیر کرتے ہین
یہ ا پنے بغیر کہ یہ عمل خیر کے لیے ہے یا شر کے لیے ہے کہ
تشکیل کائنات کے ابتدائی مرحلوں سے لے کر اب تک
خیال قسمت کا ہی دوسرا نام ہے
پس اپنا مقدر چن لو اور پھر انتظار کرو
یہ تمہارے لیے محبت کے بدلے محبت اور نفرت کے بدلے نفرت لائے گا (ہیزی وین ڈائیک)

میامی فلوریڈ میں رہنے والے ایک شادی شدہ جوڑے نے ٹریننگ پروگرامز کی پیشکش کرنے والی اپنی ایک چھوٹی سی فرم کا ابھی آغاز ہی کیا تھا کہ انہیں سان ڈی ایگو کیلیفورنیا سے ایک تعلیمی کانفرنس کا کتابچہ موصول ہوا اس کا مطالعہ کرنے پر انھیں پتہ چلا کہ اس بزنس سے متعلقہ ہر شخص وہاں جائے گا وہ بھی وہاں جانا چاہتے تھے لیکن ابھی کاروبار نیا تھا اس لیے ان کی مالی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ اس، مطالعاتی دورے پر جاسکتے عورت نہ سننے پر تیار نہ تھی اس نے مختلف ذرائع آزمانے کا فیصلہ کیا ۔

آدمی کی زندگی وہی کچھ ہے جو اس کی سوچیں اسے بنا دیتی ہیں ۔(فارسز آرلیس)

سب سے پہلے اس نے سان ڈی ایگو میں کانفرنس کے رابطہ کاروں سے بات کی اور ان پر واضح کیا کہ وہ جوڑا وہاں کیوں آنا چاہتا ہے اور پھر انھیں کہا کہ انہیں کانفرنس کے وعدہ داخلے اعزازی طور پر مہیا کیے جائیں اس عورت نے انھیں اپنی صورت حال سے آگاہ کیا قائل کیا اور آ کر کاران سے داخلوں کے لیے ہاں کروالی اگلا مرحلہ میامی سے سان ڈی ایگو تک دو ہوائی ٹکٹوں کے انتظام کا تھا اس نے مختلف ہوائی کمپنیوں سے رابطہ کرنا شروع کیا آخر ایک ہوائی کمپنی میں اس کا رابطہ ایک ایسی لڑکی سے ہوا جو اس ایئر لائن کے پریذیڈنٹ کی سیکریٹری تھے

اس نے لڑکی کو بتایا کہ اسے کیا چاہے لڑکی نے اس بات پر پریذیڈنٹ سے کروادی چنانچہ اس عورت نے پریذیڈنٹ کو ساری صورت حال بتائی کہ کیا وہ انہیں میامی سے سان ڈی ایگو کے دو واپسی ٹکٹ عطیے کے طور پر دے سکتے ہیں یقین کریں کہ اسے مل وہ گئے صرد یہی نہیں بلکہ پریذیڈنٹ نے اس عورت کا شکریہ ادا کیا جس نے اسے اپنی مدد کرنے کا موقع فراہم کیا اگر آپ کوشش کریں گے تو خدا کی مدد کرے گا اور آپ سوچیں کہ آپ کر سکتے ہیں ۔ (اینا ڈیلینی پیل)

اگلا کام رہائش کا انتظام تھا اس نے ہالیسے ان کے ہیڈ کوارٹرز سے رابطہ کیا وہاں اس کی ایک شخص سے بات ہوئی جسے اس نے ساری کہانی دوبارہ بیان کی اور پھر اس سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا طریقہ کار ہوسکتا ہے کہ وہ تین راتوں کے قیام کے لیے ان کی مدد کر سکے اس آدمی نے جو انچارج تھا پوچھا کہ اگر ان کی قیام گاہ اس جگہ سے جہاں کانفرنس منعقد ہونے والی تھی ۳۵ میل دور ہو تو کیا کام چل جائے گا عورت نے فورا ہاں کہہ دی چنانچہ وہ بک کر دیئے گئے اب انہیں۔

☆ کانفرنس میں داخلے کے مفت اجازت نامے

ہوائی سفر کے مفت واپسی ٹکٹ اور ہوٹل کی مفت رہائش حاصل تھی۔

ہاں میں کرسکتا ہوں

اگر تم ہارنے کا سوچو گے تو ہار جاؤ گے

اگر تم سوچو گے تو تم میں فیصلہ نہین ہے تو حوصلہ نہ پاؤ گے

اگر تم خواہش رکھتے ہوئے بھی یہہ سوچو کہ جیت نہین سکتے

تو امکان یہی ہے کہ تم جیت نہ سکو گے

اگر تم گنوانے کا سوچو گے تو گنوادو گے

وہ کچھو کچھ ہم دنیا میں حاصل کرتے ہیں

کامرانی کی ابتدا انسان کی آرزو سے ہوتی ہے

یہ سب کچھ تو انسانی ذہن پر منحصر ہوتا ہے

اگر سوچتے ہو کہ تم اعلی وارفع ہو تو تم ہو

تمہیں بلند ہونے کے لیے سوچ کو بلند رکھنا ہوگا

پہلے تمہیں اپنی ذات پر یقین کامل حاصل کرنا ہوگا

پھر تم انعام پا سکو گے

زندگی کی بازی ہمیشہ

قومی ترتیزی شخص ہی نہین جیتتا

بلکہ جلد یابدیر وہی شخص جیتتا ہے

جو سوچتا ہے کہ وہ ایسا کرسکتا ہے

اب مسئلہ تھا کہ وہ روزانہ اپنے ہوٹل سے کانفرنس کی منعقد جگہ تک کیسے سفر کریں تو اس نے کاریں کرائے پر دینے والی ایک مقامی کمپنی جس کا نام اب مین بھول گیا ہوں سے رابطہ انھیں ساری کہانی سنائی اور دریافت کیا کہ وہ اس کی اس مسئلے میں مدد کریں گے انھوں نے کہا کہ ہاں وہ کریں گے یہ سب کچھ اس عورت نے صرف ایک دن میں کیا ۔

وہ کانفرنس میں شریک ہوئے اور انھیں معلوم ہوا کہ وہاں کھانے بہت مہنگے تھے اس نے پھر کوشش کرنے کا فیصلہ کیا جنرل اسمبلیز کے ایک سیشن میں وی کھڑہ ہوگئی اور اس نے ساری کہانی ایک بار پھر سنائی اور حاضرین سے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی انھیں کھانے پر ساتھ لے جائے گا کیا آپ مانیں گے کہ تقریبا پچاس افراد نے انھیں کھانے پر ساتھ لے جانے کے لیے ہاتھ کھڑے کر دیئے ۔

آدمی وہی کچھ بنتا ہے جو وہ سارا دن سوچتا ہے۔ (رالف والڈو ایمرسن)

انھوں نے کانفرنس میں بے حد شاندار وقر گزرا اور اپنی جرات مندانہ کہانی کی بدولت بہت سے نئے دوست بنالئے سڑ ڈن ڈن جب وہ واپس آئے تو انھوں نے ایک بہت اچھے پروگرام کا آغاز کیا جسے بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی اور ان کمپنی کافی ترقی کر گئی لیکن یاد رہے کہ اس سارے کام کا آغاز مثبت انداز میں سوچنے اور کسی بھی مسئلے میں انکار کا لفظ قبول نہ کرنے سے ہوا تھا مثبت سوچ کے آغاز کا سب سے پہلا اصول یہی ہے ۔

یہ ذہن ہی ہے جو برائی سے اچھائی بناتا ہے یہی ہے جو مصیبت یا خوشی لاتا اور امیر یا غریب بناتا ہے ۔ (ایڈورڈ سپینسر)

ہماری منفی سوچیں ہمیں کبھی بھی اپنی صلاحتیں دریافت کرنے دیتیں وقتیں جو اللہ تعالی نے ہمار ینسل ۔عقائد، جنس اور کسی بھی سماجی اقتصادی حالت کے قطع نظر ہم میں سے ہر ایک کو عطا کی ہیں میں بہت سے ایسے لوگوں سے ملتا ہوں نجو اتنے پست ذاتی تصورات رکھتے ہیں کہ کوی سوچ کہ یہ زندہ کیسے ہیں آپ انھین کچھ کرنے کے لیے کہیں تو وہ کہیں گے نہیں نہیں میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں کرسکوں گا یا میرا نہیں خیال کہ ایسا کرنا ممکن ہے میں ہمیشہ انھیں بتاتا ہوں کہ کچھ بھی ممکننہیں ہے جب تک سب سے پہلے انھیں اس بات کا یقین نہ ہوگا ۔

ذہن کی زبان سیکھنا

اب دیکھتے ہیں مثبت سوچ کا دوسرا اصول نفسیات کا ایک مسلمہ اصول ہے جو یہ بتاتا ہے کہ شعور کی کہی ہوئی ہر بات کے جواب میں لاشعور ہاں کیوں کہتا ہے ہر بار جب آپ شعوری طور پر یہ کہے ہیں کہ مجھ میں کس چیز کی کمی ہے تو آپ کا لاشعور کہے گا ہاں ٹھیک کہہ رہے ہیں اور نتیجتا آپ خود بخود اسی سمت میں چل پڑیں گے لیکن یاد رکھیے آپ کے لاشعور کی رہنمائی آپ کا شعور کرتا ہے شعور کسی چیز کا انتخاب کرتا ہے اور لاشعور اس کے پیچھے چل پڑتا ہے کامیاب لوگ اس قسم کی باتیں کبھی نہیں کہتے کہ ۔

☆میں یہ نہیں کرسکتا

☆میرا خیال ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے

☆کیا آپ کو یقین ہے کہ میں ایسا کرلوں گا

☆میں ایک ناکام شخص ہوں ۔

وہ جانتے ہیں کہ جتنی بار وہ ایسا کہیں گے ان کا لاشعور انھیں بالکل ویسا بنا دے گا یعنی ایک ناکام شخص کامیاب افراد اپنے بارے میں بہت بلند خیالات رکھتے ہیں انھیں یقین ہوتا ہے کہ وہ ہر شخص کام کرسکتا ہے آپ انھیں کوئی کام بتائیں وہ جواب میں کبھی نہ نہیں کریں گے وہ اپنے ذہن کی تربیت ایسے الفاظ کے مسلسل استعمال کرتے ہیں۔

☆ہاں مین یہ کام کرسکتا ہوں

☆میں ہر کام کرسکتا ہوں

☆کوئی مسئلہ نہیں ہے

☆بس یہی کرنا ہے

☆یہ تو کوئی بڑا کام نہیں ہے

یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ذات کی تعمیر کرتے ہیں اگر آپ اپنے آپ کو ایک ناکام شخص کے طور پر دیکھتے یا سوچتے ہیں ایسا آدمی جو کوئی کام کام بھی اچھے طریقے سے نہین کرسکتا تو آپ وہی کچھ بن جائیں گے چنانچہ کامیابی کے سفر کا آغاز کرنے سے پہلے تہیہ کر لیں کہ آپ کو بلندی پر رکھیں گے پستی میں نہیں اگر آپ اپنے آپ کو کمتر سمجھیں گے تو لوگ آپ کو کمتر بنا دیں گے۔

کامیابی کی لغت سیکھنا

مثبت سوچ کا تیسرا اصول الفاظ کے انتخاب اوران کے استعمال کے بارے میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن سے اگر پوچھا جائے آپ کا کیا حال ہے بددلی سے کہیں گے میں ٹھیک ہوں یا بس گزر رہی ہے اب یہ کیا ہے یاد رکھیے ہر بار جب آپ کہتے ہیں میں ٹھیک ہوں تو آپ اپنے لاشعور کو یہ پیغام بھیجتے ہیں نکہ زندگی بس ٹھیک ہے یہ اچھی یا اس اس سے بہتر ہوسکتی تھی کامیاب لوگ الفاظ کے معاملے میں بہت محتاط ہوتے ہیں وہ اپنے احساسات کو بیان کرنے کے لیے جامع اور مثبت الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ یہ نہیں کہتے زندگی اچھی ٹھیک گزر رہی ہے وہ کہیں گے زبردست گزر رہی ہے ۔

☆شاندار گزر رہی ہے۔

☆مزے میں گزر رہی ہے۔

☆بہت عمدہ گزر رہی ہے۔

اب ان جملوں کو اس طرح کہیں جس طرح انھیں ن کہنا چاہیئے تو پھر میرا مطلب جان جائیں گے ان جملوں کی ادائیگی کے وقت لہجہ اور جسمانی حرکات صحیح رکھیں ۔میں ز ۔۔۔۔بر۔۔بر۔۔دستھو ن۔۔۔۔۔۔

میں شان ۔۔۔۔۔۔۔۔دار۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔۔۔

فرق ملاحظ کیجئے جس لمحے آپ ایسا کہتے ہیں تو آپ اپنے لاشعور کو یہ پیغام بھیجتے ہیں نکہ آپ زبردست محسوس کر رہے ہین اور لاشعور تو آپ کا خادم ہے اس کا کام ہے آپ کو ہی محسوس کرائے جو آپ محسوس کرنا چاہتے ہیں چنانچہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے یہ آپ کو یہ محسوس کرائے گا کہ واقعی آپ زبردست ہیں۔

کامیابی کی لغت سیکھیئے اپنے بارے میں اپنے احساسات بیان کرتے ہوئے اپنے گرد و نواح کے لوگوں کے بارے میں آپ کے خیال میں آپ کیا ہیں اور آپ کے خیال میں آپ کیا کچھ کر سکتے ہیں ان سب کے بارے مین بیان کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیشہ مثبت الفاظ استعمال کیجئے کیا آپ ان تمام منفی اور کمزور کرنے والے الفاظ کی فہرست بنانے کے لیے تیار ہیں جو آپ استعمال کرتے ہیں مثال کے طور پر ٹھیک اچھا ناراض، پریشان، افسردہ، تنہا، بیزار اور پھر انھیں مثبت بڑے اور شاندار الفاظ مثلاً زبردست بہت عمدہ، شاندار دلچسپ اور بھرپور وغیرہ وغیرہ سے بدل ڈالیں۔خواہ آپ سوچیں کہ آپ کر سکتے ہیں یا سوچیں کہ نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔آپ صحیح کہہ رہے ہیں ۔(ھنری فورڈ)

اگر آپ تیار ہیں تو احساسات کو بیان کرنے والے وہ تمام منفی الفاظ جو آپ استعمال کرتے ہیں کی فہرست بنا کر انھیں بدل ڈالیے

منفی الفاظ	مثبت الفاظ
------------	------------------------------
------------	------------------------------
------------	------------------------------

اپنی ایک نئی تصوراتی تصویر بنائیں اور اسے دن میں کئی بار دیکھیں نہیں کا لفظ اپنی لغت سے باہر نکال پھینکیں اپنے آپ سے دن میں کئی بار پر جوش گفتگو کیجئے اپنے آپ کو بتایئے کہ آپ کتنے زبردست ہیں آئینے میں دیکھیں اور اپنا آپ کو بتائیں کہ آپ ہر کام کر سکتے ہیں اور آپ کسی سے کم نہیں ہیں آپ جو بننا چاہتے ہیں اس کی ایک تصوراتی تصویر بنا کر اسے اپنے لاشعور میں بھیج دیں چند ہفتوں میں آپ کے دماغ کا دایاں حصہ بائیں حصے کی ترتیب کر دے گا کہ وہ آپ کی نئی تصویر کو قبول کر لے شخصیت کی تعمیر راتوں رات نہیں ہوتی بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے ہم وہی ہوتے ہیں جو ہم بار بار کرتے ہیں۔ (ارسٹوٹل)

عقائد کی طاقت

مثبت سوچ رکھنا مثبے ذاتی تصور اپنانا اور اپنے محسوسات کو بیان کرنے کے لیے بڑے اور مثبت الفاظ کا استعمال ہی سب کچھ نہیں ہے مثبت سوچ تو آغاز ہے بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی آپ کے خیال میں کیا ہوگا اگر آپ کی سوچ تو مثبت ہو لیکن آپ کو اس پر یقین نہ ہو اچھا مجھے اس کی وضاحت کرنے دیں آپ دنیا کی بہت بڑی کوریئر کمپنیز میں سے ایک فیڈ ایکس کارپوریشن کے فیڈ سمتھ کی کہانی تو سنی ہوگی

امریکہ کے بڑے بزنس سکولوں میں سے ایک ہی تعلیم حاصل کرنے کے داران اس نے اپنی نصابی ضرورت کے تحت ایک دستاویزاتی کوریئر کمپنی کے امکان پر ایک تحقیقاتی مقالہ لکھا اس کے پروفیسر نے اسے گریڈ سی دیا کیونکہ اس کے خیال میں یہ تجویز قابل عمل نہ تھی اور یہ کہ جب ارجنٹ میل سروس اچھا خاصا کام کررہی ہے تو لوگ کسی کوریئر کمپنی کو دس گنا زیادہ ادائیگی نہیں کریں گے لیکن فیڈ سمتھ کو اپنے خیال پر پختی یقین تھا جس کسی کے ساتھ بھی اس نے اپنی تجویز کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا تو اسے جواب ملا کہ یہ نہیں ہوسکتا لیکن پھر بھی ان باتوں پر سے اپنی تجویز اس کا پختہ یقین متاثر نہ ہوا اسے یقین تھا کہ بہت جلد ترسیل کے لیے زیادہ ادائیگی کرنے پر رضا مند ہوں گے ایک دن اس نے کہا اپنے باپ سے کہا میں یہ کر کر دکھاؤں گا اور پھر آپ جانتے ہیں کیا ہوا جس دن اس نے کمپنی کا آغاز کیا اس کے گرد موجود ہر شخص نے اس سے کہا یہ نہیں چلے گی پہلے دن اس کے پاس صرف سات پیکٹ تھے ان سات میں سے چار کمپنی کی طرف سے دوسری کمپنیکو صرف اس کوریئر سروس کا عملی نظام چیک کرنے کے لیے بھیجے گئے تھے گرد نواح سے محض تین ڈلیوریز ا سے موصول ہوئیں اس کے بہت سے دوستوں نے اسے کہا ہائے فیڈ کیا حاک ہے تمہاری نئ کمپنی کیسی جا رہی ہے ہم نہ کہتے تھے یہ نہیں چلے گی ۔

کامیابی کے لیے ہمیں یقین ہونا چاہیئے کہ ہم کام کرسکتے ہیں ۔ (نامعلوم)

لیکن وہ صابر اور ثابت قدم تھا اپنی تجویز کے کامل ہونے کے متعلق اپنے ذہن میں کسی قسم کا شک وشبہ لائے بغیر اس نے کہا یہ چلے گی اور بہت سی ابتدائی ناکامیون کے بعد اب فیڈ ایکس کارپوریشن اپنیذاتی کارگوں جہازوں کے بہت بڑے بیڑے کے ساتھ دنیا کی سب سے بڑی کوریئر کمپنی ہے اسے یہاں تک کس نے پہنچایا ،

☆ اپنے کام پر اس کے یقین نے

☆ اپنی صلاحیتوں پر اس کے یقین نے

☆ اس کے اعتماد نے کہ سویرا ضرور ہوگا

مجھے یاد ہے ۱۹۹۷ء میں عوام کے لیے کئے گئے میرے پہلے سیمینارز میں رجسٹرڈ شرکاء کی تعداد صرف پچیس تھی وہاں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ کیا شرکاء کی اتنی کم تعداد کے ساتھ میں دوبارہ سیمینارز منعقد کرانے کا ارادہ رکھتا ہوں یہ میرا یقین تھا کہ ایسا ہوگا اور ایسا ہی ہوا اب ہمارے سیمینارز میں شرکاء کی اوسط تعداد بیس گنا بڑھ چکی ہے یہ کس طرح ممکن ہوا یقین کے ذریعے اتنے حوصلے شکن ردعمل میں اپنے آپ کو یہ کہہ کر قائل کرتے ہوئے اپنا ارادہ ترک کرسکتا تھا کہ پاکستانی اس قابل ہی نہیں ہیں ۔

آئیں ن میں آپ کو ایک کہانی سناتا ہوں جو مجھے میرے ایک پروگرام میں شریک ہونے والے ایک شخص نے سنائی ایک شیر خوار بچے کے پاؤں اوپر کی جانب مڑے ہوئے تھے جبکہ ایڑیوں کا رخ پیٹ کی سمت تھا ڈاکٹر نے کہا علاج کے ذریعے وہ معمول کے مطابق چلنے کے قابل تو ہوجائے گا لیکن کبھی صحیح طرح دوڑ نہیں سکے گا زندگی کے پہلے تین سالوں میں بچہ بہت سے آپریشنز سے گزرا اس کی ٹانگوں کو روزانہ مساج اور ورزش کروائی جاتی تھی سات برس کا ہو کر وہ چلنے لگا لیکن وہ نارمل طریقے سے نہیں چل سکتا تھا وہ بہت جلد تھکاوٹ محسوس کرنے لگتا اس کے ماں باپ نے اسے کبھی بھی نہ کہا کہ اس کی ٹانگیں کمزور ہیں چونکہ اسے کبھی بھی کسی نے بتایا نہ تھا لہذا اسے کبھی بھی معلوم نہ

ہوسکا کہ اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے وہ بچہ گلی میں بیٹھا بچوں کو کھیلتا دیکھ کر خوش ہوتا بعض اوقات وہ خود بھی ان کے ساتھ بھاگنے دوڑنے کی کوشش کرتا لیکن جلد ہی تھک جاتا بہر حال اس کے والدین نے کبھی اسے یہ بتایا کہ وہ دوسرے بچوں کی طرح دوڑنے کے قابل نہیں ہے

۔

ہماری زندگی وہی ہے جو ہماری سوچیں اسے بتاتی ہین ۔ (مارکس آریلس)

جب وہ ساتویں جماعت میں تھا تو اسے دفیصلہ کیا کہ وہ کھلے میدان میں کھیلنے والی ٹیم میں شامل ہوگا چنانچہ ٹلم کے دوسرے ارکان کے ساتھ روزانہ اسے بھی تربیت دی جاتی وہ دوسرے ارکان سے زیادہ سخت محنت کرتا کئی گھنٹوں تک پریکٹس کرتا شاید اسے معلوم ہو گیا تھا کہ دوسرے بچوں کے مقابلے میں اس کی قدرتی صلاحیتیں اتنی مضبوط نہیں ہیں اس نے دن میں کئی کئی گھنٹوں تک دوڑنا جاری رکھا حتی کہ تیز بکار کی حالت تک دوڑا اور ٹھیک رہا نتیجتا وہ ٹیم میں منتخب ہو گیا ٹیم کے لیے منتخب ہونے والے سات ارکان میں سے اس کا نمبر چھٹا تھا باقی چھ ارکان آٹھویں جماعت میں سے تھے ساتویں جماعت میں سے منتخب ہونے والا لڑکا تھا وہ کبھی نہ جان پایا کہ وہ سب کرنے کے قابہ نہ تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ اس میں کوئی کوئی معذوری ہے اور آخر کار اس نے کام دکھایا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ کر سکتا ہے۔

آپ کی زندگی کا یعین اس سے نہیں ہوتا کہ زندگی آپ کے ساتھکیا سلوک کرتی ہے بلکہ یہ زندگی کے ساتھ آپ کے ساتھ کیا گزرتی ہے بلکہ اس سے کہ آپ سے کس طرح لیتے ہیں ۔ ۰(جان ھومر ملر)

مائی ڈیئر ۔ آپ کو ارد گرد بے شمارت اور حوصلہ شکنی پھیلانے والے لوگ ملیں گے جو ہمیشہ آپ کو بتاتے رہیں گے کہ چھ کیھوں ممکن نہیں ہے مجھے ایسے لوگ یاد ہیں جو مجھ سے رابطہ کرتے اور کہتے فائز میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا یہ کام نہیں چلے گا اگلی بار یہ تعداد اس سے بھی کم ہو ھجائے گ ء میں اپنے بارے میں ان کی اتنی توجہ پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اپنی تجویز پر میرا قائم رہتا اور آخر کار کام چل نکلا۔

ہمارے یقین کی جڑیں بہت گہری ہوتی ہیں اور یہ ہمارے اعمال اور رویوں پر اثر انداز ہوتی ہیں آپ بظاہر ایک رویے کو دیکھتے ہیں لیکن یہ آتا کہاں سے ہے یہ بہت اندر ہمارے عقائد کے نظام سے نمودار ہوتا ہے ہم عقیدے اعمال پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں یہ نیچے دی گئی ایک مثال سے واضح ہوتا ہے ۔

فرض کیجئے آپ اپنے دوستوں کے ہمراہ ایک پارٹی پر جاتے ہیں ان میں سے ایک اچانک شراب نوشی شروع کیا کر دیتا ہے ایسی صورت حال میں ہر کوئی شراب نوشی کے باریمیں اپنے ذاتی عقائد کی بنا پر مختلف ردعمل اظہار کرے گا جیسا کہ۔

☆ ہوسکتا ہے کوئی اس کو مکمل طور پر اثر انداز کر دے

☆ کوئی غیر جانبدار رہے

☆ ہوسکتا ہے کہ کوئی اسے سمجھانے کی کوشش کرے کہ یہ بہت بری بات ہے۔

☆ ہوسکتا ہے کہ کوئی شراب پینے والے لڑکے کو گالیاں دینا شروع کر دے۔

☆ ہوسکتا ہے کہ کوئی اس کمرے ہی سے باہر نکل جائے وغیرہ وغیرہ ،

☆اب اس کے علاوہ بھی کئی دوسری ممکنات ہوسکتی ہیں ن۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ لوگوں نے کیوں مختلف ردعمل ظاہر کیے جواب ہے ان کا عقیدہ شراب نوشی کے بارے میں آپ کس حد تک اعتقاد رکھتے ہیں وہی اعتقاد آپ کے ردعمل اور عمل کو متعین کرے گا یہی ہے عقیدے کی طاقت ۔

ہم ویسے ہی ہیں جیسا ہم اپنے متعلق یقین رکھتے ہیں ۔ (بچن این کارڈوذر)

میری خدمات حاصل کرنے والے اداروں میں سے ایک کو سٹاف سے شکایت ہورہی تھی کہ وہ وقت کی پابندی نہیں کرتے کئی بار انہوں نے پابندی وقت کی اہمیت بیان کرنے کے لیے اجلاس بلائے سبھی یہ عہد کرتے ہیں کہ وہ ایسا ہی کریں گے لیکن چند ہی دنوں می صورت حال ویسی ہی خراب ہو جاتی سی ای او نے مجھ سے رابطہ کر کے مسئلہ بیان کیا اور میری رائے مانگی میں اسے ایک تجاویز دیں لیکن میری ہر تجویز کے بعد اس نے بتایا کہ اسے وہ پہلے ہی آزما چکا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا مجھے تجسس ہوا کہ پتہ چلاؤں آخر اتنی چھوٹی سی بات اتنا بڑا مسئلہ کیسے بن گئی میں نے لوگوں سے بات چیت کی اور بالا آخر معلوم ہوا کہ انھیں یقین ہے کہ جب تک پلامنٹ کے جی ایم سے ان کے ذاتی تعلقات بہت اچھے ہیں ان میں سے کسی کو کمپنی سے نکالا نہیں جائے گا انھوں نے مجھے بتایا کہ کمپنی پچیس سالوں میں کبھی کسی کو قواعط ضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر برطرف نہیں کیا ان میں ایک اور بات جس کا انہیں بھرپور یقین تھا کہ ای ۔او۔سی جی ایم کی رضامندی کے بغیر کسی خلاف کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائے گا اور جی ایم کبھی بھی ایسا ہونے نہیں دے گا یہی ایک سوچ اس ارادے کے پورے کلچر کو تباہ کر رہی تھی اور اس میں سی ۔او ای سے ملا اور اسے دو طریقے بتائیے پہلا ایک مسلسل اور مستقبل کوشش جو ان کے عقائد کو آئستہ آئستہ چند مہینوں میں تبدیل کردے اور دوسرا طریقہ فوری اور جارحانہ تھا اس نے دوسرا طریقہ اختیار کیا ۔

جیتنے کے لیے ہمیں سب سے پہلے ہمیں یقین ہونا چاہیئے کہ ہم جیت سکتے ہیں ۔ (مائیکل کورڈا ۹)

اگلے دن اس نے انتظامی عہدیداروں کے ساتھ ایک میٹنگ رکھی اور انھیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا اس نے اعلان کیا کہ اس بار وہ بہت سنجیدہ ہے اور اب قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کسی قیمت پر برداشت نہیں کرے گا اس نے انھیں اس موجودہ صورت حال کی اصلاح کے لیے پندرہ دن دیئے سولہویں دن وہ وقت مقررہ سے تیس منٹ پہلے دفتر پہنچا سوا نو بجے یعنی وقت مقررہ کے آغاز سے پندرہ منٹ بعد اس نے منیجر کا حاضری رجسٹر ڈمنگوایا رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تین منیجر ابھی تک دفتر نہیں پہنچے ایک گھنٹے بعد وہ پہنچے اس نے انھیں بلایا اور انھیں دروازے کا راستہ دکھایا یہ ان کے لیے ایک جھٹکا تھا فورا یہ خبر پھیل گئی جنرل منیجر سمیت ک ءلوگ اس تک پہنچے کہ وہ ان پر خاست کیے گئے لوگوں کو نوکری پر بحال کردے لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہا اس نے دن کے بعد انہیں اس قسم کا مسئلہ دوبارہ پیش نہیں آیا تاہم اس نے ان تینوں مینجر ز کو دو ماہ بعد بحال کر دیا اس وقت تک وہ سبق سیکھ چکے تھے۔

اب دراصل میں کیا ہوا اس نے لوگوں کے یقین کو بدلا جس نے فوری طور پر ان کے رویوں کو بدل ڈالا جب تک ہم اپنے عقائد کو نہیں بدل لیں گے ہمارے اعمال نہیں بدل سکتے۔

اگر آپ چڑیا گھر جاتے اور اس کو زنجیر کو دیکھتے ہیں جس سے ایک بڑے ہاتھی کو باندھا گیا تھا آپ حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ اتنا بڑا

ہاتھی اس زنجیر کو توڑ کیوں نہیں سکتا کیونکہ زنجیر اتنی مضبوط دکھائی نہیں دیتی جس سے ایک بڑا ہاتھی قابو میں رکھا جا سکے اکثر وقات آپ نے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ زنجیر محض ہاتھی کے ایک پاؤں سے بندھی ہے اور اس کا دوسرا سرا خالی ہے لیکن پھر بھی ہاتھی حرکت نہیں کرتا ایسا کیوں ہے اگر آپ تحقیق کریں تو آپ کو اس کا وہ جواب ملے گا جو یقین کی طاقت کو واضح کرتا دراصل ھم جو کچھ سوچتے ھیں وھی ھماں عقیدے بن جا تا ہے وہ دن میں کئی گھنٹوں تک زنجیر کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی کوشش کی شدت کم ہوتی جاتی ہے اور بالا آخر چند مہینوں کے بعد وہ کوشش ترک کر دیتا ہے اور پھر وہ کبھی دوبارہ کوشش نہیں کرتا کیونکہ وہ ایک یقین قائم کر لیتا ہے کہ جب کبھی بھی اس کے پاؤں کے گرد زنجیر ہوگی وہ ہل نہیں سکے گا کچھ عرصے کے بعد اس کا یقین بے حد پختہ ہو جاتا ہے اب جبکہ وہ ہل نہیں سکے گا کچھ عرصے کے بعد اس کا یقین بے حد پختہ ہو جاتا ہے اب جبکہ لمحوں میں زنجیر کسی ستون وغیرہ سے بھی بندھی نہیں ہوتی اور وہ بغیر کسی جدو جہد کے وہاں سے فرار ہو سکتا ہے مگر اپنے یقین کی بناء پر وہ ایسا نہیں کر کرتا۔

میرے دوستو ہم میں ہم سے زیادہ تر بالکل ہاتھی کے بچے کی مانند ہیں ہم نے اپنی زندگی میں چند اچھی چیزوں کو ضرور آزمایا ہوگا اگر اس وقت وہ کام نہ ہو سکا تو ہم نے کوئی یقین قائم کر لیا ہوگا اور کوششوں ترک کر دی ہوگی لیکن وہ عقائد جو ہم نے قائم کر لیے ہوتے ہیں اور ع جن کے ساتھ ہم زندگی بسر کرتے ہیں چکنا چور ہو جائیں اگر ہم ہو جائیں اگر ہم دوبارہ کوشش کریں جب تک ہم توانائیوں کو زائل کر دینے والے ان تمام عقائد کو بدل نہ دیں گے ہماری نیم دلانہ کوشیش کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔

بہت سے نوجوان جو کسی نوکری کے لیے انٹرویو دیتے ہیں اس یقین کے ساتھ ایسا کرتے ہیں کہ نوکری انھیں نہیں ملے گی کیونکہ ان کے پاس کوئی سفارش نہیں ہے تو میں انہیں یقین سے کہتا ہوں کہ ہاں انھیں کبھی نوکری نہیں ملے گی جب تک وہ اپنے اس عقیدے کو نہیں بدلیں گے عقائد میں طاقت ہوتی ہے کہ تخلیق کریں یا تباہ کر دیں عقائد ہی ممکن بناتے ہیں اگر آپ سوچتے ہیں کہ کہ آپ کر سکتے ہیں تو آپ کر لیں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ نہیں کر سکتے تو آپ کبھی بھی نہیں کر سکیں گے عقائد ہمارے تمام رویوں کو متعین کرتے ہیں آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کو یقین ہو کہ کوئی بدولت ہے تو کیا اس شخص کے ساتھ آپ کے تعلقات متاثر ہوں گے ہاں ضرور ہوں گے اس شخص کو پسند کرنے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ آپ اس کے بارے یں اپنے خیالات کو بدلیں ایک آفاقی سچ کی تبدیلی آپ کی زندگی کے سینکڑوں پہلوؤں کو بدل دے گی عقائد گزرنے ہوئے واقعات سے غلط نتائج اخذ کرنے سے بنتے ہیں ہمارے عقیدے ہمارے ماحول ارد گرد کے لوگوں اور ہمارے ارد گرد ہونے والے واقعات سے حاصل کردہ ہمارے اپنے نتائج سے تشکیل پاتے ہیں چونکہ انھیں سکھایا جاتا ہے اس انھیں یہ سیکھنا بھلانا بھی ممکن ہے اور یاد رکھئے عقائید کو بدلنے کے لیے کئی برس درکار نہیں ہوتے یہ تو لمحوں کا کام ہے۔

ہمارے عقائد ہمارا انتخاب

اب عمل کا وقت ہے اپنے آپ پوچھئے اور ان تمام حوصلہ شکن اور منفی عقائد کی فہرست بنائیے جن کے ساتھ آپ جی رہے ہیں اور پھر انھیں باری باری چیلنج کرتے جائیں اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ بغیر سفارش نوکری ملنا ناممکن ہے تو آپ اپنے اردگرد ایسے اچھے لوگوں کو کیوں نہیں تلاش کرتے جنھون نے اپنی خواہش کے مطابق نوکری حاصل کی بغیر کسی سفارش کے اگر آپ انھیں تلاش نہیں کرسکتے تو میرے پاس آیئے میں آپ کو ایسے سینکڑوں لوگوں ن سے ملوادوں گا اگر آپ سوچتے ہیں کہ آپ کے پاس کامیابی حاصل کرنے کے وسائل ناکافی ہیں تو ان لوگوں سے بات چیت کیجئے جنھوں نے صفر سے آغاز کرکے شاید کامیابی حاصل کی اگر آپ مٹاپے کا شکار ہیں اور اپنی کھانے کی عادات بدلنا چاہیتے ہیں تو پہلے اس بارے میں اپنے عقائد بدلیں ہسپتالوں میں جائیں اور دیکھیں کہ مٹاپے کے باعث کیسی کیسی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ چند لمحوں میں آپ کے عقائد بکھر کر رہ جائیں گے۔

عقیدہ بدلنے سے بیماری ٹھیک ہوجاتی ہے آنکھوں کا رنگ بدل جاتا ہے اور اسی طرح آپ کی نفسیات بھی اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ خوبصورت ہیں تو آپ خوبصورت عمل ہی کریں گے اور ویسے ہی بن جائیں گے اگر آپ کو یقین ہو کہ آپ اچھے نہیں ہیں تو یہیں پر ختم ہو جاتیہیں یعنی اچھے نہیں رہتے اگر آپ اپنے آپ کو ناکام تصور کرتے ہیں تو آپ وہی بن جائیں گے اور اگر آپ اس سے مختلف سوچتے ہیں تو آپ کامیاب ہوجائیں گے۔

کسی کے لیے جاندار کامیابی کا حصول ممکن ماسوائے ان کے جن میں اس یقین کی جرات ہو کہ وہ اپنے اندر حالات سے نمٹنے کی اعلی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ (بروس بارٹن)

میں بالکل صحیح ہوں میں یہ کرسکتا ہوں یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے میں یہ کرنے ہئی جارہا ہوں میرے پاس ہر وہ چیز کامیابی کے لیے ضروری ہے یہ حوصلہ افزاء عقائد ہیں آپ وہی بن جائیں گے جو آپ یقین رکھتے ہیں عقائد تو آپ کی نفسیات تک کو متاثر کرتے ہیں اگر آپ کا خیال ہے کہ آپ ایک ناکام آدمی ہیں اور اچھے نہیں ہیں تو آپ پژمردہ تھکے ہوئے اور ناکام شخص ہی دکھائی دیں گے دوسری طرف اگر آپ کی سوچ مثبت ہے تو آپ کی ظاہری حالت بہتر دکھائی دے گی آپ پراعتماد دکھائی دیں گے اور آپ کا پراعتماد چہرہ لوگوں کو بتائے گا کہ کہ مین کامران وکامیاب ہوں۔ میں اسے ممکن بنانے جارہا ہوں اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ کیا ہوجائے گا میں یہ کردکھاؤں گا یہ توانائیوں سے بھرپور ہے پھر دیکھئے یہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا دراصل ہم حوصلہ شکن عقائد کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں ہم مطالعی نہیں کرتے کہ ہمارے خیال میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہم بہتر ملازمت کے لیے کوشش نہیں کرتے ہم اس یقین کے ساتھ انٹرویو دینے جاتے ہیں کہ ہمیں یہ نوکری ملے گی اس لیے کہ ہم موزوں نہیں ہیں چنانچہ نوکری نہیں ملتی مجھے ایک درمیانے عہدے کا منیجر یاد ہے جسے ملازمت میں اچھی کارگردگی کی بنا پر نسبتا بڑے عہدے پر ترقی دے دی گئی لیکن اس کا خیال تھا کہ نئی نوکری کے تقاضے پورے کرنے کی صلاحیت نہیں ہے

چونکہ اسے یقین تھا کہ وہ اس ملازمت کے لیے موزوں چنانچہ وہ اسے زیادہ عرصے تک برقرار نہ رکھ سکا اور اسے برخاست کر دیا گیا۔

اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کی چند اہم نیم دلانہ کوششوں کے بعد آپ اپنے آپ ہی یہ یقین قائم کر لیتے ہین کہ شادی نہ چل سکے گی اور پھر آپ پوری نیک بنتی سے کوشش کرنا ترک کر دیتے ہیں یہاں تک جب آپ کوشش بھی کرتے ہیں تو ہر بار لڑائی ہو جاتی ہے تو آپکا عقیدہ یہ کہتا ہے کہ تمہیں کہا نہیں تھا کہ ئیہ شادی نہیں چل سکتی ۔

چند منٹ کے لیے ءاپنے ان عقائد کے بارے میں سوچیئے جن کے ساتھ آپ جی رہے ہیں ہم ان عظیم افراد کی طرح کیوں نہیں ہو سکتے جن کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں قائداعظم کے بارے میں سوچئے اگر وہ اتنا بڑا کارنامہ انجام دے سکتے تھے تو ہم کیوں نہیں اگر آپ ایک ناکام فرد بننا پسند کرتے ہیں تو یہ آپ کا انتخاب ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ کو ناکام فرد بننا پسند نہیں۔

کسی بھی کام میں اہم جزو کا یقین کے بغیر کوئی بھی کامیاب نتیجہ برآمد نہیں کر سکتا۔ (ولیم جیمز)

اپنے اندر جھانکیے وہ کون سے عقائد ہین جن سے آپ فوری طور پر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ کون سے عقائد ہیں جن سے آپ کو توانائی، محبت متحریک اور جذبہ ملتا ہے انھیں جانیئے اور اپنایئے نئے توانائی بخش تخلیق کرنے میں اپنی طاقت اور صلاحیت صرف کیجیئے اور اپنے تمام حوصلہ شکن عقائد کو ملیامیٹ کر دیجیئے اگر آپ یقین کر لیں کہ آپ مر جائیں گے تو آپ واقعی مر جائیں گے اگر آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ بیماری آپ کو مار ڈالے گی تو واقعی آپ مار دیئے جائیں گے یہاں تک کہ بہت سے ڈاکٹروں اس وقت تک آپ کو مار ڈالے گی تو واقعی آپ مار دیجئے جائیں گے یہاں تک کہ بہت سے ڈاکٹر اس وقت آپ کا آپریشن کرنے پر رضامند نہ ہوں گے جب تک آپ کو اپنے صحت یاب ہونے کا یقین نہ ہو کینسر کے مریضوں پر کی گئی ایک تحقیق سے پتہ چلا کہ کینسر کے وہ اسی فیصد مریض جنھوں نے یہ سوچا کہ وہ مر جائیں گے اور وہ ابتدائی چھ ماہ کے اندر ہی مر گئے اب یہ کس طرح ہوا بالکل یہ ان کی بیماری نہیں بلکہ یقین تھا جس نے انھیں مار ڈالا۔

لیکن یاد رکھیئے وہ لوگ جنھوں نے کامیابی حاصل کی انھیں اس کا یقین تھا ان سے بات کیجیئے میں ان سے گفتگو کی ہے وہ جانتے تھے کہ وہ کامیاب ہوں گے اپنی زندگی کو بدلنے کے لیے عقائد کو بدلیے کیسا آسان نسخہ ہے۔

اپنے پرانے، منفی رویوں کے متعلق جائزے سے اس کام کا آغاز کیجیئے اپنے آپ سے دریافت کیجیئے اس عقیدے کی میری زندگی میں کیا اہمیت ہے اس سے آپ کو پرانے عقائد سے چھٹکارا حاصل کرنے اور حوصلہ افزا عقائد تعمیر کرنے میں مدد ملے گی ایسے تجربات اور مواد اکٹھا کیجیئے ایسی کہانیاں جمع کریں جو اس عقیدے کی تائید یا اسے چیلنج کر سکتے ہیں اگر آپ کا یہ عقیدہ یہ ہے کہ سگریٹ نوشی اچھی عادت ہے تو آپ آسانی سے اس چیلنج کر سکتے ہیں کسی بھی ہسپتال کے امراض قلب یا امراض سینہ کے وارڈ میں جا کر اعداد و شمار اکٹھے کریں اور سگریٹ نوشوں کو اس عادت کی وجہ سے مرتے ہوئے دیکھیں اب اگر آپ تیار ہیں تو ایک اور آزمائش سے گزریں نیچے دیئے ہوئے خانے میں وہ تمام شکن عقائد تحریر کریں جو آپ کی کامیابی کی راہ میں حائل ہیں اور پھر انھیں ایک ایک کر کے چیلنج کرتے چلے جائیں ۔

اثاثہ

ذرا خود کو جانو اے میرے بچے
جو کچھ بڑے آدمی رکھتے ہیں وہ سب تمہارے پاس ہے
دو بازو ،دو ٹانگیں ،دو ہاتھ اور دو آنکھیں
اگر تم میں عقل اور برتنے کے لیے دماغ ہے
تو جان لو کہ ابتداء میں سب کے پاس یہی اثاثہ ہے
کرو آغاز سفر کہ کر سکتے ہو تم بھی

دنیا میں جتنے بھی عظیم اور دانشور لوگ تھے
اک جیسے حالات تھے اور انداز بھی ان کے
ان کا کھانا پینا ہو یا اوڑھنا بچھونا
تھا رخت سفر بھی اور اسباب بھی یکساں
وہ نڈر اور بہادر جانے جاتے تھے اور
تم بھی وہ سب کچھ رکھتے ہو جو ان کے پاس تھا
کامران ہو گے تم بھی اگر ہنر آزماؤ
عظیم تم بھی بنو گے اگر تم یہ چاہو
اثاثہ بہتریں ہے راہ جو بھی ڈھونڈ و
ٹانگیں اور بازو برتنے کے لائق دماغ کے ساتھ
جو انسان بھی دنیا میں بڑا ہونا چاہیئے
ہوتا ہے اتنا ہی اثا ثہ ابتدا میں

کرو سامنا کہ تمہی ہو رکاوٹ
تمہی کو ہے پانا مقام اپنا یہاں پر
خبر ہو یہ لازم کہ جانا کہاں ہے

علم کتنا ہے پانا اور سچائی کہاں ہے

عطا رب نے کی ہیں سبھی نعمتیں

کرتے ہو کیا تم اب تمہارا امتحاں ہے

روح ہیں تمہاری اگر اتنی ہے ہمت

اور فتح چاہتے ہو تو ارادہ کرو بس

ذرا خود کو جانو اے میرے میرے بچے

پیدا ہوتے ہی وہ سب کچھ ملا تھا تمہیں بھی

تو خود کو سنبھالو اور کہو ہاں مجھے اس پر دسترس

حوصلہ شکن عقائد	ان عقائد کو جھٹلانے والے شواہد اور اعداد و شمار
------------	------------------------------------
--------------	--------------------------------------

ایک بار جب آپ کرچکیں تو یہی مشق حوصلہ افزا اعتقادات کے ساتھ بھی دہرائیں ان تمام حوصلہ افزا اعتقادات کی فہرست بنائیں جو آپ کے خیال میں آپ کی زندگی بدل سکتے ہیں] ھران سے متعلقہ تجربات اور کہانیاں جو ان کی توثیق کر کے ان میں اضافہ کریں کو اکٹھے کرتے چلے جائیں ۔

حوصلہ افزا عقائد	ان عقائد کی تائید کرنے والے شواہد اور اعداد و شمار
----------	--
----------	--

اہم نتائج اور کرنے والے کام

☆جان لیجئے کہ اگر کامیابی اتنی آسان ہوتی کہ کوئی بھی اور ہر کوئی کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر کون اس کی خواہش کرتا ۔

☆یقین رکھیے کہ تاریک رات کے بعد اجلا سویرا ضرور ہوتا ہے ۔

☆آپ کی آنکھیں وہی کچھ دکھاتی اور کان وہی سنواتے ہیں جو آپ دیکھنا اور سننا چاہئیں ۔

☆جب آپ کھڑکی سے باہر جھانکتے ہیں تو یہ منحصر ہے کہ آپ کوڑے کرکٹ کا ڈھیر دیکھتے ہیں یا روشن یعنی زندگی میں آپ کیا دیکھتے ہیں یہ آپ کا انتخاب ہے ۔

☆ہر تباہی میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی بھلائی ضرور ہوتی ہے مثبت طریقے سے سوچنا سیکھئے ۔

☆اپنے دماغ کے دائیں حصے کو زیادہ تسلسل سے استعمال کیجئے یہ مسائل کا حل تلاش کرنے والا حصہ ہے جبکہ حصہ مسائل تلاش کرنا ہے

☆اپنے خوابوں کی تعبیر کے لیے اپنی ذات کی تعمیر کیجئے۔

☆دماغ کی زبان سیکھئے اور اپنے آپ کو کامیابی کے لیے تیار کیجئے ۔

☆کامیابی کی لغت سیکھئے اور بڑے اور مثبت الفاظ استعمال کیجئے۔

☆روزانہ اپنے ساتھ ایک پر جوش گفتگو کیجئے۔

☆جان لیجئے کہ آپ وہی کچھ مان سکتے ہیں جو آپ ماننا چاہتے ہیں ۔

☆اپنی ذات پر اپنے مشن پر اپنے خوابوں پر بھر پور یقین رکھیں اور اس یقین کو قائم رکھیں اس سے قطع نظر کہ دوسرے اس کے متعلق کیا سوچتے ہیں ۔

☆اپنے خوابوں کی تائید کے لیے مثبت اور طاقتور اعتقادات کی تعمیر کے لیے قائل کر دینے والی وجوہات تلاش کیجئے ۔

☆اپنے حوصلہ شکن عقائد کو حوصلہ افزاء عقائد سے بدل ڈالیں ۔

کامیابی کا پانچواں اصول

اپنے فیصلے خود کیجئے

کیا اب آپ چند عملی اقدامات کے لیے تیار ہیں کیا آپ خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے جنون کی حد تک جاسکتے ہیں یہی وقت ہے کہ اب آپ اپنے مستقبل کے خواب کو اس طرح چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کریں کہ اسے لقموں کی صورت میں آسانی سے چبا سکیں آپ کے مستقبل کا خواب یقیناً بے حد متاثر کن ہو گا لیکن کیا اس کی تعبیر ممکن جب کہ آپ اسی پر تکیہ کیے بیٹھے رہیں نہیں ہر گز نہیں ہم اس کی تعبیر چاہتے ہیں اور اسے حقیقت میں بدلنا چاہتے ہیں کئی بار آپ نے اپنی زندگی میں کطھ بننے یا کچھ دکھانے کا خواب دیکھا ہو گا اور پھر کچھ عرصے کے بعد آ]پ نے کسی سپر سٹور کی شلیف پر پڑے پایا ہو گا یا کسی اور نے وہ کام کر دکھایا ہو گا آپ میں اور دوسرے میں کیا فرق تھا آپ نے صرف سوچا اور دوسرے نے عملی قدم اٹھایا ٹھیک اسے اب دہرانا نہیں ہے میں بہت سے لوگوں کو پریشانی میں دیکھتا ہوں پاکستان میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق نوے فیصد لوگ پریشانی میں مبتلا ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ بھی اچھی طرح نباہ کر رہے ہیں ان کا کام نہیں بلکہ ان کی پریشانیاں انھیں مار ڈالتی ہیں اپنی پریشانیوں سے نمٹنے کے لیے وہ کوئی عملی قدم نہیں اٹھاتے اور پھر جس بات سے وہ ڈر

رہے ہوتے ہیں وہی حقیقت بن جاتی ہے میرا خیال ہے کہ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ کسی پریشانی کا واحد حل یہ ہے کہ آپ اس کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو جائیں تو پھر وہ آپ سے بھاگ جائے گی اگر آپ کو خدشہ ہے کہ آپ کو نوکری سے نکال دیا جائے گا تو اس سلسلے میں ایک ہی ام ہے جو آپ کر سکتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس لمحے کے لیے تیار کریں اپنے تجربات کو بڑھائیں نئی نئی چیزیں سیکھیئے تعلقات بڑھائیں اور انھیں استوار کریں مختلف کاروباری اجلاسوں میں جانا شروع کریں، پیسہ بچانا شروع کریں وغیرہ وغیرہ ۔

لوگوں کو کام سے زیادہ پریشنیاں اس لیے مار ڈالتی ہین کہ زیادہ تر لوگ کام سے زیادہ پریشان ہوتے ہیں ۔ ٭(رابرٹ فروسٹ)

اور آپ دیکھیں گے کہ جس لمحے آپ تیار ہو جائیں گے پریشانیاں غائب ہو جائے گی اور پھر جب آپ کو ہر طرف کی اجئے گا آپ ایک نئے اور بہتر مستقبل کے لیے تیار ہوں گے کالجکے دنوں میں آپ ریشان ہیں کہ آپ کو اپنی مرضی کی نوکری نہیں ملے گی تو آپ آنے والے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی تیاری شروع کر دیں اپنے مطلوبہ میدان میں کسی کی زیرنگرانی تربیتحاصل کرنا شروع کریں تحقیقی مقالات لکھیں اپنی تشہیر کے لیے اپنی تحریریں اخبارات میں بھجوائیں اچھے دوست بنائیں مختلف کاموں کے لیے اپنی خدمات بلا معاوضہ پیش کریں نوکری یا پیشئے کے لیے درکار مطلوبہ قابلیت جاننے کے لیے نوکریوں کے اشتہارات کا مطالعہ کریں پھر پھر وہ ہنر سیکھیں کہ ان کے پاس کیا کچھ ہے اور وہ کیسا لباس پہنتے ہیں قغیرہ وغیرہ سینکڑوں ایسے کام جو آپ اپنے آپ کو تیار کرنے کے لیے کر سکتے ہیں اور دو سال بعد جب آپ گریجویٹ ہوں گے آپ ایک نئی نوکری کے لیے بالکل تیار ہوں بگے ادارے آپ جیست شخص کی شمولیت کے دلی خواہش مند ہوں گے مثبت اقدامات ناکامی سے کامیابی پیدا کرتے ہیں پریشانی کا سامنا کرنے کے لیے قدم اٹھائیں تو وہ غائب ہو جائے گی ۔

منصوبہ بندی کرنا

اب آپ کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے کے لیے منصوبہ بندی کا وقت ہے اب آپ جانتے ہیں کہ آپ کون ہیں آپ کیا چاہتے ہیں اور آپ کا خواب کیا ہے انہی چیزوں کے ساتھ آپ منصوبہ بندی کر سکتے ہیں یہی وقت ہے کہ آپ کچھ طرکریں اپنی زندگی میں تبدیلی کے لیے کوب سے اقدام ابھی اور اسی وقت ضرور اٹھائیں گے محض خواب دیکھنے سے آپ اپنی زندگی نہیں بدل سکتے اس لیے کوئی منصوبہ بنا کر ٹھوس قدم اٹھانے کی ضرورت ہے اور پھر انھیں جاری رکھنے کی اور اگر آپ عملی کام کرنا چاہتے ہیں تو پھر ضروری ہے کہ آپ اپنے سے چند سوالات پوچھیں کہ۔

☆ آپ کیا کرنا پسند کریں گے ۔

☆ آپ کیا سیکھنا چاہیں گے۔

☆ آپ کہاں جانا پسند کریں گے۔

☆ آپ کس کمپنی کے لیے کام کرنا پسند کریں گے ،

☆ اپنے شریک زندگی کے ساتھ اچھے تعلقات قائم رکھنے کے لیے آپ کیا کریں گے۔

☆اپنی ذہنی جسمانی صلاحیت قائم رکھنے کے لیے آپ کیا کریں گے ۔

☆آپ کس چیز کا اور کتنے گھنٹوں کے لیے مطالعہ کریں گے وغیرہ وغیرہ آپ کو اپنے پیشے، کاروبار، ذاتی، بہتری، آمدن، سیکھنے کے عمل اور تعلقات جیسے اہم اہدف کی فہرست بنانی ہوگی کامیاب افراد کامیاب ہونے کے لیے اوسطا بیس سال تک جدوجہد کرتے ہیں اپنے خواب سے قریب ہونے کے لیے وہ روزانہ کچھ نہ کچھ کرتے ہیں اور کوئی عملہ قدم اٹھاتے ہیں تاہم ایک سال میں ہم کیا حاصل کر سکتے ہیں اس کا اندازہ ہم اصل سے بہت کم لگاتے ہیں دس سے پندرہ سال ہم پوری دنیا بدل سکتے ہیں۔

اگرچہ ہم صحیح سمت پر ہی کیوں نہ ہوں لیکن اگر ہم محض بیٹھ کر انتظار کریں تو کچل دیئے جائیں گے ۔ (فائزسیال)

اب وقت ہے ایسے خاص اہدف منصوبوں اور اقدامات کے تعین کا جو آپ کو آپ کے خواب کی سمت دھکیل دیں میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں فرض کریں آپ کا مقصد حیات یہ ہے کہ۔

میری زندگی کا مقصد زندگی گزارنے اور تعمیری تعلقات استوار کرنے میں لوگوں کی مدد کر کے ان کی زندگیبدلنا تا کہ اپنے اس کام کے نتیجے میں صلہ، ستائش اور محبت حاصل کر سکوں ۔اور آپ کی زندگی کے مقصد کو کچھ یوں بھی پڑھا جائے گا میری زندگی کا مقصد لوگوں کو ان کے قریبی رشتوں سے سچی خوشی حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا ہے۔ چنانچہ آپ کا منصوبہ اس طرح ہو سکتا ہے ۔

اقدار	کام جنہیں میں کرنا پسند کروں گا	روپیہ کمانے کے طریقے	ہدف
تبدیلی پیدا کرنا	لوگوں کے ساتھ ہر کام کرنا اور انھیں سننا لیکچر دینا	مشاورتی پریکٹس سیمینارز اور کتاب لکھنا	دو سال کے اندر اپنی ذاتی پریکٹس

اس صورت میں آپ کا روزانہ ہفتہ وار منصوبہ یہ ہوگا ۔

روزانہ ہفتہ وار کام

☆ہفتے میں رازانہ پیشہ وارانہ تحریریں پڑھنا ،

☆ ہفتے میں ایک بار ممتاز پریکیٹشنز کی زیرنگرانی کام کرنا ،

☆شام کے اوقات مین ایک ممتاز پریکٹشنز کی زیرنگرانی کام کرنا،

☆اپنے کلینک کو مالی استحام فراہم کرنے کے لیے اپنے جیب خرچ یا تنخواہ سے ماہانہ تین ہزار روپے کی بچت کرنا ،

پاکستان سائیکلوجیکل ایسوسی ایشن کا ممبر بننا

امریکن سائیکلوجیکل ایسوسی ایشن کی ممبرشپ کے لیے فارم بھیجنا ،

تین ماہ میں ایک بار پیشہ وارانہ مقالہ چھپوانا ،

ہر ماہ اخبارات کے لیے تحریر لکھنا ،

اپنے ذاتی کلینک کے، مقام کا تعین کرنے کے لیے ہر ماہ کسی بڑے علاقے کو منتخب کرنا اس کا دورہ کرنا اور وہاں جگہ کے کرائے وغیرہ معلوم کرنا ایک کلینک کے آغاز کے لیے ابتدائی خرچے کا تخمینہ لگانا ۔

کسی ایسے کمپیوٹر سافٹ ویئر کو شناخت کر کے اسے سیکھنا اور اس کی پریکٹس کرنا جو میرے مریضوں کے ریکارڈ اور ت میری ذاتی پریکٹس کے معاملات کا حساب کتاب لکھ سکے ،

اپنے نئے کام کو لوگوں میں متعارف کروانے کے لیے دستی اشتہارات کا ایک سلسلہ ڈیزائن کرنا اور اسے بنانا ،

تعلقات بڑھانا اور خاندانی مسائل کو جاننے کے لیے دوستوں اور ہمسائیوں کے ہاں جانے کا آغاز کرنا ،

پریکٹس کی جگہ کا انتخاب کرنا وغیرہ وغیرہ ،

خود بخود کچھ بھی نہیں ہوتا یہ سب کچھ تبھی ممکن العمل ہو گا جب ایک بار آپ یہ جان لیں کہ آپ نے اپنی ذاتی جدوجہد سے اسے اپنے لیے ممکن العمل بنانا ہے ، (بین سیٹن)

یہ کیسا لگتا ہے یہ مؤثر کن اور تحریک دینے والا ہے ایسا ہے کہ نہیں یہ منصوبہ آپ کو آپ کے مشن کی تیاری کے لیے مطلوبہ توانائی فراہم کرے گا اب آپ کی باری ہے نیچے کی نیچے دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق اسے اپنے لیے انجام دیں اس امر کو یقینی بنایئے کہ آپ کا مشن اور مقصد آپ کے اہداف پر پورا اترتا ہو وہ ہو بہو تو نہیں ہوں گے لیکن صرف اتنی تصدیق ضرور کر لیجیے کہ یہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہوں

اقدار	کام جو میں کرنا پسند کرتا ہوں	روپیہ کمانے کے طریقے	ہدف

۱۔ ---

۲۔ ---

تمام اقدار اپنے پسندیدہ کام روپیہ کمانے کے طریقے اور متعلقہ اہداف تحریر کرنے کے بعد ان تمام روزانہ ہفتہ وار کاموں مصرافیات کی فہرست بنائیں جو آپ اپنے مشن کی تکمیل کے لیے انجام دیں گے اگر آپ تیار ہیں تو اسے ابھی کر لیں ۔

روزانہ ہفتہ وار مصروفیات برائے قدر نمبر ۱ اور متعلقہ اہداف

۱، ---

۲، ---

روزانہ ہفتہ وار مصروفیات برائے قدر نمبر ۲ اور متعلقہ اہداف

۱۔ ---

۲۔ ---

روزانہ ہفتہ وار مصروفیات برائے قدر نمبر ۳ اور متعلقہ اہداف

ا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۲۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روزانہ ہفتہ وار مصروفیات برائے قدر نمبر ۴ اور متعلقہ اہداف

ا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روزانہ ہفتہ وار مصروفیات برائے قدر نمبر ۵ اور متعلقہ اہداف

ا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمل کرنے کا فیصلہ کیجیئے ۔

آپ کے پاس ایک شاندار ایک منصوبہ موجود ہے لیکن ضرورت اب اس پر عمل کرنے کی ہے بہت سے لوگ کام کل پر ٹال دیتے ہیں خوشی مقاصد کے حصول سے حاصل نہیں ہوتی یہ تو ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے ملتی ہے جو آپ حسول مقصد کے لیے انجام دیتے ہیں بہت سال پہلے میں اپنی زندگی کو بدلنے کے لیے کوئی فیصلہ کیا تھا آپ جانتے ہیں میں نے کیا کیا میں نے فیصلہ کہ میں کوئی ایک دن بھی ایسا خالی نہیں جانے دوں گا جس میں میں نے اپنے خواب کی ترمیر کے لیے کچھ کیا نہ ہو اور جیسے ہر وہ چیز ممکن ہونے لگی جو میں چاہتا تھا۔

آپ نے دیکھا ہم اپنے فیصلہ کرنے والے عضلات کو اتنا استعمال نہیں کرتے جس قدر کرنا چاہیئے اور ایسا نہ کرنے کی بناء پر وہ سست اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں ہم میں فیصلہ کرنے کی جرات ہی نہیں ہوتی وہ چھوٹے اور ف بڑے فیصلے اب کیجیئے جنھیں آپ سالوں سے ملتوی کرتے چلے آ رہے ہیں اپنے عضلات کو استعمال کرتے ہوئے چھوٹے اور بڑے ہر طرح کے فیصلے کرنے کی عادت اپنائیے اور اس سے حاصل ہونے والے اعتماد کو محسوس کیجیئے ،

مرنے کا طریقہ منتخب کرنا آپ کی پسند کے فیصے پر منحصر نہیں لیکن طرز زندگی کا انتخاب کرنا یقیناً آپ کا فیصلہ ہے ۔ (فائز سیال)

اس وقت سے لے کر اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر کوئی ایسا فیصلہ کیجیئے جو آپ کی زندگی بدل دے مثلاً صبح یا شام کی سیر کا آغاز روزانہ سونے سے پہلے مطالعہ کرنا حصول تعلیم کا نئے سرے سے آغاز یا اپنے ذاتی کاروبار کا آغاز یہ اب ہو گا ورنہ کبھی نہیں میرے سیمینارز کے نتیجے میں بدلنے والے لوگوں کی اکثریت انہی لوگوں پر مشتمل تھی جنھوں نے سیمینارز میں شرکت کرنے کے وقت سے اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنی زندگی کے بڑے فیصلے کیے اگر آپ نے یہ اڑتالیس گھنٹے ضائع کر دیئے ت ٦ و پھر یہ سب سے مشکل ہو جائے گا کیونکہ آپ کا سارا جوش درس پڑ جائے گا ۔

ابھی اسی وقت فیصلہ کیجیئے اپنے عضلات کو ع حرکت میں لائیے آپ کے عضلات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جائیں گے آپ کا اعتماد بڑھتا چلا جائے گا اور آپ کے وجود میں استحکام آئے گا آپ خود کو چوکنا محسوس کریں گے اور اگر آپ اپنے احساسات اور حسوں کو جگائے

رکھیں تو آپ جان جائیں گے کہ آپ کہ کے اندر کیا ہو رہا ہے آپ کو جسم میں ارتعاش سا محسوس ہوگا ۔

اپنے خوابوں پر کبھی سمجھوتہ نہ کریں اگر آپ ایسا کریں گے تو ہمیشہ کے لیے ایک ناخوشگوار زندگی بسر کریں گے فیصلہ کیجئے خواہ یہ ایک اچھی نوکری چھوڑنے کا ہی کیوں نہ ہو جو آپ کی خوابوں پر پوری نہین اترتی میں نے جب یہ فیصلہ کیا تھا ہر شخص نے مجھے کہا تھا کہ میں اپنی زندگی اور پیشے کو تباہ کر ڈالوں گا ہاں مجھے ابتدائی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن میں کامیاب لوٹا ان سب کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا جنھوں نے ایسے فیصلے کیے ایلوس پر یسلے ایک الیکٹریشن کے طور پر اپنی زندگی سے بالکل خوش نہ تھا وہ ایک گلوکار بننا چاہتا تھا ایک دن جب اس نے اپنی نوکری اور پیشہ چھوڑنے کا فیصلی کیا ہر کسی اسے کہا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے جب انھوں نے اسے بتایا کہ وہ سب لوگ جنھوں نے گائیکی میں اپنا مقام بنایا ہے وہ تھے جنھوں نے اس پیشے کو انتہائی نوعمری میں اختیار کر لیا تھا لیکن وہ اس بارے میں جذباتی تھا اس نے نوکری چھوڑ دی اور صرف پانچ سالوں میں اس نے کامیابی کو چھو لیا وہ جو بن گیا تھا ویسا کبھی نہیں بن سکتا تھا جب تک وہ اپنی پرانی نوکری اور پیشے کو چھوڑ دینے کا بڑا فیصلہ نہ کرتا ۔

انسانی وفاداری کو کوئی چیز روک نہیں سکتی یہ تو اپنے طے شدہ مقصد کو بھی جھنجھوڑ کے رکھ دیتی ہے ۔ (بینجمن ڈسرائیلی)

محبت قربانیاں مانگتی ہے اگر آپ اپنی مرضی کے پیشے اور نوکری کا انتخاب چاہتے ہیں تو تنخواہمیں کٹوتی برداشت کریں میں نے تنخواہمیں اسی فیصد کٹوتی برداشت کی تھی جی ہاں اسی فیصدف وہ تمام لوگ جو کامیابی حاصل کرتے ہیں اپنے جذبے کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں میں نے ایسے بھی لوگوں کو دیکھا ہے جو ساری عمر ایک ہی کمپنی میں ایک ہی نوکری انجام دیتے رہتے ہیں اور ساری زندگی بڑبڑاتے رہتے ہیں وہ تنخواہ میں کمی یا کم تر معیار زندگی قبول کرنے کے لیے نہیں ہوتے ایسی صورت میں کامیابی کی طرف کوئی راستہ نہیں جاتا اگر اپنی زندگی کے لیے آپ خود قربانی دینے کے لیے تیار نہیں ن ہیں تو دوسرا کون اس طرح کرے گا ہر طرح کے حیلے بہانوں سے باہر نکل آئیں ۔

اس قسم کے بہانے جیسا کہ ،

میری موجودہ تنخواہ کافی اچھی ہے تنخواہ میں کمی سے میرا گزارا نہیں ہوگا اگر آپ کریں گے تو مشکلات سے گزر کر آپ پھر کامیاب ہو جائیں گے اور اگر نہیں کریں گے تو ترقی کی عام رفتار کے ساتھ آگے بڑھیں گے یاد رکھیے جہاں خطرہ نہیں وہاں انعام نہیں ۔

میرے شریک زندگی کی خواہش ہے کہ میں ایسا ہی کروں جو چیز آپ کے پاس نہ ہو اسے آپ کبھی بھی دوسروں کو نہیں دے سکتے اگر ایک ملازمت سے آپ خود خوش نہیں تو آپ فیملی کو کیسے خوش رکھ سکتے ہیں ۔

کسی نئے کام کے آغاز کے لیے میری اب عمر نہیں رہی کولونل سینڈرز نے اپنی ریٹائیر منٹ کے بعد آغاز کیا تھا ۔

میرے پیشے میں پہلے ہی بہت زیادہ لوگ ہیں یاد رہے، جوش اور جذبے سے بھرپور افراد کے لیے ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے ۔

میرے کام میں ترقی کی گنجائش نہیں ہے اس سے قطع نظر کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں نمبرون کے لیے ہمیشہ جگہ موجود ہوتی ہے۔

میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا ہوں جنھوں نے اپنی نئی زندگی کے آغاز میں کئی گنا زیادہ کمتر درجہ قبول کر لیا صرف اس لیے کہ وہ ان مشن کی سمت میں صحیح تھا اور پھر جب وپ اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچے تو انھوں نے اتنی تیز رفتاری سے ترقی حاصل کی جو کوئی دوسرا تصور بھی نہیں کر

سکتا تھا کیوں اس لیے کہ انھیں اپنی مرضی کا کام جو مل گیا تھا وہ تین گنا زیادہ کام کرتے ہیں لیکن کبھی شکایت نہیں کرتے وہ جسمانی جذباتی ذہنی اور روحانی طور پر زیادہ خوش ہوتے ہیں ان کے قہقہے اور مسکراہٹیں لوٹ آتی ہیں وہ کام میں تفریح کا مزا محسوس کرتے ہیں ان کے تعلقات بہتر ہو جاتے ہیں یاد رکھیئے کہ آپ کبھی بھی کسی دوسرے کو وہ چیز نہیں دے سکتے جو آپ کے اپنے پاس نہ نہ ہو اس طرح جب آپ خود خوش نہ ہوں تو آپ کس طرح اپنی فیملیا ور شریک حیات کو خوش رکھ سکتے ہیں اور اسی بات میں زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔

زندگی اس چیز کا نام نہیں ہے کہ ہم کتنے سال جیتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ ان سالوں میں ہم نے کیا کیا ۔

وقت فیصلہ کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں اور انہیں اور اپنی زندگی کے بڑے فیصلوں کے لیے خاص دنوں کا انتظار کیوں کیا جائے مثال کے طور پر پیدائش کا دن، شادی کی سالگرہ، نئے سال کی رات وغیرہ اپنی زندگی کے ہر دن بنانے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ہمارتی زندگی کا ہر دن ہماری پیدائش کا دن، شادی کی سالگرہ کا دن اور نئے سال کا دن ہو سکتا ہے ہر روز صبح ہم بیدار ہوتے ہیں تو ایک نیا جنم لیتے ہیں اور جب سوتے ہیں تو مر جاتے ہیں ہر روز کچھ مثبت فیصلے کر کے اپنی زندگی کے ہر دن کو خاص دن بنائیے۔

ایک بڑا مثبت فیصلہ کیجئے یہ نہیں کہ میں کرانا چاہتا ہوں یہ کوئی بات نہیں ہوتی میں کرنا چاہتا ہوں آپ کرتے ہیں یا آپ نہیں کرتے زندگی اسی کا نام ہے اگر آپ ایک فیصلہ کر لیتے ہیں تو ایک راستہ پا لیں گے یا سے تخلیق کر لیں گے اپنی فیصلہ کن طاقت کو آپ صرف ایک طریقے سے مضبوط کر سکتے ہیں کہ اور زیادہ فیصلے کن طاقت کو آپ ایک طریقے سے مضبوط کر سکتے ہیں کہ اور زیادہ فیصلے کریں ابھی کچھ فیصلے کیجئے جو آپ کی زندگی بدل دیں اور اس ضمن میں ذیل کی سطروں سے رہنمائی حاصل کریں ۔

☆ فیصلہ کریں کہ آپ کی اچاہتے ہیں ۔

☆ ابھی بڑے اقدامات کریں ۔

☆ جائزہ لیں کہ کیا ہو سکتا ہے اور کیا نہیں ؟

کوئی ایک طریقہ کار سومند ثابت نہیں ہوتا تو کوئی دوسرا اختیار کر لیں یہاں تک کہ آپ وہ پا لیں جو آپ کی تمنا ہے ۔

اپنے گوشہ اور آرام سے باہر نکل آئیں

اگر آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ میں کسی چیز کی کمی ہے تو اپنی اسس سوچ کو اپنے دماغ سے نکال باہر پھینکیں آپ کے پاس ہر وہ چیز موجود ہے جو کامیابی کے لیے درکار ہوتی ہے ہمارا خالق کبھی ناانصافی نہیں کرتا صرف مسئلہ یہ ہے کہ اپنی ترقی کی راہ میں ہم خود ہی رکاوٹ کھڑی کرتے ہیں ہم سوچتے ہیں کہ دس گھنٹے کی نیند لازمی ہے ہمارا خیال ہے کہ زندہ رہنے کے لیے چار مرتبہ کھانا ضروری ہے اپنی سوچ کے مطابق ہم ایک دن میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ کام نہیں کر سکتے ہم لوگ ایئر کنڈیشنز اور ہیٹرز کے ساتھ ایک آرام دہ زندگی بسر کرنا سیکھ چکے ہیں ہمارے خیال میں کسی انسان کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ دس، پندرہ میل دوڑ سکے ہم موسم کے لحاظ سے ٹھنڈے یا گرم پانی سے نہانا سیکھ جاتے ہیں یہ سب ہماری خود ساختہ پابندیاں ہیں۔

وہ سب لوگ جو کامیاب ہوئے اور تا عمر کامیابی کا سفر جاری رکھا وہی تھے جنھوں نے اپنے معیار اور پیمانے خود وضع کیے وہ ہر روز اپنی توانائی اور ہمت میں اضافہ کرتے ہیں وہ اپنے جسموں، ذہنوں اور روحوں میں پنہاں تمام ممکنات پر نظر دوڑاتے ہیں اگر آپ آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو اپنے گوشہ آرام سے باہر نکل آئیں زندگی کے نئے افق کے لیے اپنی صلاحیت بڑھائیں اپنے آپ کو آزمائشوں سے دوچار کریں اور پھر اس کے وقت حافظہ ملاحظہ کریں جو ہمارے خالق نے ہمیں عطا کی ہے ہمارے اندر کسی بھی چیز کو حاصل کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے ہمارے جسم، ذہن، دل اور روح میں زیادہ لچک ہوتی ہے اور ہم اپنی کسی بھی طریقے سے تربیت کر سکتے ہیں ۔

ہماری توقعات ہوتی ہے ہی ہمارے نتائج کو متعین کرتی ہے ۔ (فائز سیال)

اگر میں آپ پر ابلتے ہوئے گرم پانی میں نہانے کے لیے کہوں تو کیا ہو آپ مجھے پاگل کہیں گے بالکل ٹھیک لوگ بالکل یہی سوچتے ہیں جب انھیں ایسا کرنے کے لیے کہا جاتا ہے میں آپ کو پورا واقعہ سناتا ہوں ایک تربیتی سیشن کے دوران تربیت کار نے تمام شرکاء کو کمرے سے باہر آنیکے لیے کہا باہر انہوں نے دس چھوٹے تالاب دیکھئے انھیں بتایا گیا کہ ہر تالاب کے پانی کا درجہ حرارت مختلف ہے شرکاء کا کام یہ تھا کہ اپنی سہولت کے مطابق تالاب کا انتخاب کریں اور اس میں اتر جائیں چند منٹ میں ترقیبا ساری جماعتا یک ہی تالاب کے اندر تھی آپ جکانتے ہیں کہ کیوں اس لیے کہ وہ سبھی اپنے جسم کے درجہ حرارت کے مطابق حرارت برداشت کرنے کے عادی تھے جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو انھوں نے بتایا کہ انھوں نے پانی کے دوسرے تالابوں کو زیادہ ٹھنڈا یا گرم ہونے کی بنا پر مسترد کر دیا ہے لیکن تربیت کار نے بتایا کہ وہ لوگ پانی کے درجہ حرارت کی ایک تنہا سے دوسری ابتہا یعنی تقریبا شدید ٹھنڈے سے تقریبا اپ بلتے ہوئے پانی کی سمت حرکت کریں گے پہلے تو سب نے کہا کہ وہ پاگل ہو گیا ہے لیکن پھر تربیت کار کے ساتھ انھوں نے ایک تالاب سے دوسرے میں جانا شروع کر دیا ہر تالاب میں پندرہ سے بیس منٹ گزارتے جب ان کے جسم اس کے عادی ہو جاتے تو وہ اگلے میں چلے جاتے چند ہی گھنٹوں میں وہ اس تالاب میں تھے جس کا درجہ حرارت تقریبا تو وہ اگلے ابلتے ہوئے پانی جیسا تھا لیکن کوئی نہ جلا۔

آپ جانتے ہیں کیوں اس لیے کہ ہمارے خالق نے ہمیں ایسی منفرد صلاحیت سے نوازا ہے کہ ہم اپنے جسم اور دماغ کو کسی بھی چیز درجہ حرارت کسی بھی غذا اور کسی بھی جسمانی یا دماغی ورزش کے لیے تیار کر سکتے ہیں یہ وہ لچک ہے جو اللہ تعالی نے دوسری مخلوق کو نہیں بخشی صرف انسانوں کو عطا کی ہے اگر کسی قطبی ریچھ کو یہاں لے آئیں تو وہ مر جائے گا دوسری طرف انسانوں کو دیکھیں وہ ہر جگہ رہ سکتے ہیں ہر وی چیز کھا سکتے ہین یہی وجہ ہے کہ اپنے خالق کی طرف سے انہیں اشرف المخلوقات کا لقب دیا گیا ہے آپ نے دیکھا کہ ہم گوشہ آرام سے باہر نکلنا نہیں چاہتے ہم اپنی سمت نہیں بڑھانا چاہتے ہم آگے نہیں بڑھنا چاہتے یاد رکھیئے مائی ڈیئر اگر آپ کسی بڑی شے کا حصول چاہتے ہیں تو اس کے لیے آپ کو چند خطرات مول لینا پڑیں گے آپ کو اپنی ہمت بڑھانی ہو گی اور اسے بڑھاتے چلے جانا ہو گا اگر آپ اپنی بھوک یا نیند گھٹانا چاہتے ہیں تو یاد رکھیئے آہستگی سے اور درجہ حرارت درجہ بہ درجہ کسی بھی بے آرامی کے بغیر نہایت آسانی سے اسے کسی بھی درجے پر نیچے لا سکتے ہیں لیکن اس کے لیے آپ کو اسی وقت فیصلہ کرنا ہو گا فیصلہ کیجیئے یہ اب ہو گا ورنہ کبھی نہیں۔

تکلیف اور خوشی کی طاقت

ہمارے خالق نے ہمیں ایسی ملی جلی انوکھی قوتوں سے نوازا ہے جنھیں ہم ناپسندیدہ عادات سے چھٹکارا اور نئی عادتوں کو اختیار کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں سارا دن ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اس کی صرف دو وجوہات ہوتی ہے پہلی یہ کہ ہم کوئی کام اس لیے کرتے ہیں کہ اس سے ہمیں خوشی حاصل ہوتی ہے دوسری یہ کہ اگر ہم وہ کام نہیں کریں گے تو ہمیں تکلیف اٹھانی پڑے گی مثال کے طار پر یا تو آپ کام اس لیے جاتے ہیں کہ اگر آپ نہ جاتے ہیں کہ پر جانے سے آپ کو خوشی ملتی ہے یا اس لیے جاتے ہیں کہ اگر آپ نہ گئے تو آپ کو اس کی وجہ زندگی میں انجام دیئے جانے والے ہمارے کام کے لیے یہ بات اسی طرح سچ ہے کسی بھی خاص کام سے آپ کیا نتیجہ اخذ کرتے ہیں اس کا انحصار اس کے ساتھ جڑی ہوۓ ئ تکلیفیا خوشی پر ہے مثال کے طور پر اگر آپ خوشی حاصل کرنے کے لیے کھاتے ہیں ا تو آپ کھانے کے لیے زندہ رہیں گے اتنا کم کہ طرف اگر آپ تکلیف سے بچاؤ کے لییکھاتے ہیں تو نسبتا کم کھائیں گے اتنا کم کہ جس سے محض آپ بھوک کی تکلیف سے بچ سکیں۔

میں نے یہ جانا ہے کہ ایسی خوشیوں سے بچنا چاہیئے جن کے نتائج تکلیف دہ ہوں اور ایسی تکالیف کی خواہش کرنی چاہیئے جو بالآخر عظیم خوشیوں میں ڈھل جائیں ۔ (مائیکل ڈی مونیٹنی)

اب یاد رہے کہ اپنے ہر قسم کے کاموں سے دکھ یا خوشی کا ناطہ ہم ہی جوڑتے ہیں مطلب یہ کہ ہماری ترجیحات اور عقائد ہمارے کاموں کے ساتھ دکھ یا خوشی کا تعلق قائم کرتے ہیں میں اسے مزید واضح کرتا ہوں اگر آپ میں ایک بری عادت ہے اور آپ اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں دو کام ہیں جو آپ فوری طور پر کر سکتے ہین ایک تو اس سے وابستہ تکلیف کو بڑھا دیں اور دوسرا یہ کہ اس سے وابستہ خوشی گھٹا دیں اگر آپ نے ایسا کر لیا تو متعلقہ عادت آسانی سے بدل جائے گا فرض کریں کہ آپ صبح کی سیر کے لیے باہر جانا چاہیئے لیکن کسی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہو پاتی اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تکلیف جو صبح سویرے جاگنے آرام دہ بستر چھوڑنے اور میلوں پیدل چلنے سے جڑی ہوئی ہے اس ممکنہ خوشی جو صبح سویرے کی سیر سے حاصل ہوتی ہے۔اسے کہیں زیادہ ہے ۔

اب اگر آپ صبح کی سیر کا آغاز کرنا چاہتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ بھی کر چکے ہیں لیکن اسے انجام دینے میں مشکل ہو رہی ہے تو یہ کوشش کر کے دیکھیں ایک صفحے پر دو کالم بنائیں اور ایک طرف وہ تکلیف یعنی مسائل لکھیں جن میں صبح کی سیر کا آغاز نہ کرنے کے نتیجے میں آپ گرفتار ہوں صفحے کی دوسری جانب اور یہ خوشی والا حصہ ہے اس میں سیر سے حاصل ہونے والے تمام متقعنتائج تحریر کریں فرض کیجئے کہ آپ صبح کی سیر کا آغاز کرنا چاہتے ہیں اس صورت میں آپ آپ کا چارٹ اس نوعیت کا بنے گا ۔

صبح کی سیر

ناخوشگوار پہلو	خوشگوار پہلو
وزن بڑھ جائے گا	چاق و چوبند ہو جاؤں گا
امراض قلب کے امکانات بڑھ جائیں گے جلد	چست اور جوان دکھائی دوں گا قریبی اور گہرے تعلقات
جلد بوڑھا ہو جاؤں گا	سے خوشی حاصل کروں گا
سست اور نکما دکھائی دوں گا	اپنے دفتر میں اچھا نظر آؤں گا
وزن بڑھ جانے کی بناء پر اپنے پسندیدہ لباس نہیں پہن سکوں گا	بچوں کے ساتھ کھیل سکوں گا
شریک حیات کی دلچسپی ختم ہو جائے گی	اپنے پسندیدہ کپڑے پہن سکوں گا
بچوں کے ساتھ کھیلنے کے قابل نہ رہوں گا	جنس مخالف کے لیے پرکشش ہو جاؤں گا
وغیرہ وغیرہ	وغیرہ وغیرہ

آپ ان خوشگوار اور ناخوشگوار پہلوؤں کو تصاویر کے ذریعے بھی واضح کر سکتے ہیں مثلاً یہ آپ موٹے، سست اور بیمار افراد کی تصاویر کاٹ کر انہیں اپنے بیڈروم کی دیواروں پر چسپاں کر سکتے ہیں اور اسی طریقے سے چست۔ چاق و چابند اور نوجوان نظر آنے والے افراد کی تصاویر چسپاں کریں جو آپ کے بستر سے باہر نکالنے میں تحریک دے سکیں بالکل اسی طرح اگر آپ اپنی زندگی میں سچ مچ کچھ کر دکھانا چاہتے ہوں آپ کا کوئی مشن ہو لیکن تحریک کی کمی ہو تو یہی مشق کیجئے اپنے آپ سے پوچھیئے۔

اگر آپ اسے حاصل کر لیا تو کیا ہوگا ۔

اگر آپ نے اسے حاصل کر لیا تو کیا ہوگا ۔

فرض کیجئے کہ اپنے مطالعے کی عادت اپنانا چاہتے ہیں اور ایسا کرنے کے لیے تحریک کی کمی ہے دوبارہ یہی مشق کیجئے ایک بار جب آپ ایسا کر گزریں تو اسے کسی دیوار پر چپکا دیں جسے آپ دن میں بیس تیس بار دیکھتے ہوں اور پھر تمام اچھی عادات کو تحریر کریں جو آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں یا وہ تمام بری عادتیں جن سے آپ چھٹکارا چاہتے ہیں اور پھر خوشگوار اور ناخوشگوار پہلو رکھنے والے خانوں کو بھریں اگر کسی عادت پر اعداد و شمار کم ہیں تو باہر نکلیں اور تلاش کریں ۔

قدرت نے انسان کو دو مطلق العنان حکمرانوں، تکلیف اور خوشی کے سپرد کر رکھا ہے وہ ہماری ہر سوچ اور ہر کام پر حکمرانی کرتے ہیں اپنی ہر ناپسندیدہ بات کو جڑ سے اکھاڑنے کی ہماری کوشش کامیاب ہو گی لیکن ہمیں اس کا مظاہرہ کر کے اسے عمل سے ثابت کرنا ہوگا ۔

فرض کیجیئے آپ سگریٹ نوشی ترک کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی حالانکہ آپ اس کے تمام پہلوؤں سے آگاہ ہیں لیکن سگریٹ نوشی سے حاصل ہونے والی خوشی نسبتاً زیادہ ہے اور اس کی تکلیف اتنی بڑی دکھائی نہیں دیتی تو کوشش کر دیکھئے ہسپتال میں جائیں اور دل کے مریضوں سے گفتگو کریں اپنے سینے کا ایکسرے کروائیں اور اسے اپنے کمرے میں لٹکا دیں اپنے بچوں اور شریک حیات سے پوچھیں کہ وہ آپ کے متعلق کیا سوچتے ہیں اور انہیں آپ سے کتنی بدبو آتی ہے اپنی انگلیوں کی رنگت کو دیکھیں اپنے دانتوں کو دیکھیں اپنے منہ کی بو پر دھیان دیں اور اپنی زبان کو دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں یہ سب آپ کے لیے سگریٹ نوشی ترک کرنے میں کافی معاون ثابت ہوں گے البتہ خوشگوار اور ناخوشگوار پہلوؤں پر مشتمل چارٹ کو دیکھنا ہر گز مت بھولیئے اچھا اب اسے انجام دیت لیجئے۔

عادات	خوشگوار پہلو	خوشگوار پہلو
---	---	---
---	---	---
---	---	---

آپ وقت کا بہترین مصرف کیسے کریں گے۔

ایک اور عام شکایت جو سننے میں آتی ہے وقت کی کمی کی ہے میں حیران ہوں کہ لوگ کسی چیز میں اتنے مصروف ہیں کہ ان کے پاس ان کی زندگیوں کے لیے وقت نہیں ہے اچھا ہم میں ہر کسی اور ہر ایک کے پاس سال میں بارہ مہینے اور تین سو پینسٹھ دن ہیں اسی طرح ہمارا ہفتہ نہ کم نہ زیادہ پورے سات دن کا ہے ہم میں سے سب کے پاس روزانہ چوبیس گھنٹے یعنی چودہ سو چالیس منٹ یا چھیاسی ہزار چار سو سیکنڈ ہوتے ہیں پھر کیا ہے کہ کئی لوگوں کے لیے یہ وقت بہت کم اور دوسروں کے لیے بہت زیادہ ہے جیتنے والے کس طرح وقت کے اسی دورانیے میں اپنا ہر مطلوبہ کام انجام دے لیتے ہیں اور ہارنے والے کبھی ایسا نہیں کر پاتے۔

اچھا وسائل تو پھر وہی ہیں وقت کا استعمال ہمارا اپنا انتخاب ہے ہم وقت کو فلمیں دیکھنے، سیر کرنے، لیٹ رہنے، کتاب کا مطالعہ کرنے یا محض گپ شپ لگانے، میں جیسا بھی چاہئیں استعمال کرتے ہیں یہ ہمارا اپنا انتخاب ہے اور دن کے اختتام پر ہم کیا بنتے ہیں اس کا تعین ہمارا ہی انتخاب کرتا ہے وضاحت کے لیے میں آپ کو ایک تحقیق کے بارے میں بتاتا ہوں جو ہم نے ۱۹۹۷ء میں کی تھی کارپوریٹ مینجرز سے وقت کی کمی کی بہت سی شکایات سننے کے بعد ہم نے سوچا کہ ہم پتہ لگائیں کہ ان کا وقت کہاں استعمال ہو جاتا ہے ہم نے دو سو مینجرز کے ایک گروپ کا انتخاب کیا وہ سب

مرد تھے

کارپوریٹ مینجرز چوٹی کے بعد دوسرے درجے کے مینجرز تھے۔

سب کے پاس ماسٹر کی ڈگری تھی۔

پرائیویٹ سیکٹر میں کام کررہے تھے۔

کل وقتی چالیس گھنٹے یازیادہ کام کررہے تھے۔

چالیس سے پچاس برس کی عمر کے درمیان تھے۔

جواواحد رخمینیہ ہم نے ان کی عمراور کل وقت کے بارے میں لگایا وہ یہ کہ ان میں سے ہرایک ساٹھ برس تک زندہ رہےاور روزانہ کام کرتا رہےتو نتیجہ کیا نکلے گا دیکھیئے ہم نے کیا معلوم کیا۔

کام مصروفیات	وقت
سونا اورآرام کرنا	۱۲ـ۲ سال
ضرویات زندگی کے لیے کام کرنا	۳ـ۷
کھاناپینا	۳،۵
گپیں لگانااور باتیں کرنا	۵ـ۰
اخبار پڑھنا،موسیقی ،ریڈیو،ٹی وی،فلمیں وغیرہ	۵ـ۰
جسمانی ضروریات مثلاحوائج ضروریہ،نہانا جنس لباس پہننا شیوکرنا تیارہونا وغیرہ	۷ـ۳
سفرکرنا مقامی اورغیرمقامی	۵ـ۲
رسمی تعلیم سکول ،کالج ،وغیرہ	۳ـ۲
جسمانی تندرستی ورزش دوڑلگانا،سیرکرنا،جم جاناوغیرہ	۸ـ۱
کچھ نہ کرنا یعنی فراغت کاوقت سوچ وغیرہ کاعمل	۸ـ۱
عبادات مثلا نمازپڑھنا ،تلاوت ،قرآن پاک کرناوغیرہ	۷ ـ۰
انفرادی ترقی مثلا مطالعہ کرنا ،تربیت حاصل کرناوغیرہ	۶ ـ۰
متفرقات وہ وقت جس میں کوئی خاص کام انجام نہ دیا جاسکے ۔ اس ضمن مین رکھ دیا گیا ۔	۱ ـ۳
کل میزان	۶۰۰

کیا یہ آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں میرے لیے تو تھا اس مطالعے سے کوئی سبق سیکھنے کے بجائے بہت سے لوگ اس کی صداقت کے بارے میں بحث کرنا پسند کرتے ہیں میں ان لوگوں کو ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ اگر دس فیصد کم یا زیادہ کردیں تو بھی نتیجہ وہی رہے گا تاہم اعداد،و شمار کے بہت صحیح ہونے پر دھیان دینے کے بجائے صرف سبق حاصل کرنے پر ساری توجہ مرکوز کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے اب ہم

جان گئے ہیں کہ ہمارے پاس بہت سا وقت ہے اب یہ ہمارا انتخاب ہے کہ اسے صرف کیسے کرنا ہے ایک بار جب ہم یہ جان جائیں گے کہ ہمارا وقت کیاں صرفہو رہا ہے تو پھر ہم ضرور اس کے بارے میں کچھ کرنا چائیں گے یاد رہے ہم میں سے ہر ایک کے پاس وقت کی ایک جیسی مقدار ہے زندگی میں ہماری کامیابی کا انحصار اس کے طریقہ استعمال پر منحصر ہے۔

وقت بالکل پیسے کی مانند ہے ہمارے پاس جتنا کم وقت ہوگا ہم اتنی ہی دانشمندی سے ہم اسے صرف کریں گے ۔ (فائز سیال)

میں حیران ہوتا ہوں جب میری خدمات حاصل کرنے والی کارپوریشنز مجھے بتاتی ہیں کہ وہ اپنے مینجروں کے لیے ٹائم مینجمینٹ کے موضوع پر گے کیا ہم واقعی وقت کی صحیح تقسیم اور استعمال سیکھ سکتے ہیں میرا خیال ہے نہیں ہم وقت کا صحیح مصرف کبھی بھی نہیں سیکھ سکتے اگر ہم سیکھ سکتے ہیں تو بس یہی کہ ہم وقت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیں یعنی یہ کہ وقت کے لحاظ سے ہم اپنی تیرجیجات کو ترتیب دے سکتے ہین یاد رہے روپے کے برعکس وقت ایک محدود ذریعہ ہے ہاں ہم پیداواری production management اور مالیاتی مینجمنٹ تو سیکھ سکتے ہیں لیکن ٹائم مینجمنٹ نہیں ۔

ہم وقت کو اپنے قابو میں نہیں لا سکتے ہم کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں اور کوئی ٹہلتا ہوا ہمارے آفس میں داخل ہو کر سارے منصوبے کو تباہ کر ڈالتا ہے ہم پریشان ہو جاتے ہیں بحث یہ نہیں ہے کہ مطلوبہ کام انجام دیتے ہوئے کون ہمارا وقت برباد کر جاتا ہے بلکہ یہ ہے کہ ہم جو کرنا چاہتے ہیں اس کے لیے کیسے وقت نکال سکتے ہیں آپ نے دیکھا ہینکہ میں سے زیادہ تر لوگ اپنی زندگی میں پیش آنے والے مسائلکے حل میں اتنے مصروف رہتے ہیں کہ ہمارے پاس دوسری ترمیری سرگرمیوں کے لیے کوئی وقت ہی نہیں بچتا اکثر اوقات ہم فوری نوعیت کے ایسے کاموں میں مصروف رہتے ہیں جن کی اگرچہ اس وقت اتنی اہمیت نہیں ہوتی مثلاً کسی ایمرجنسی میں مبتلا دوست کے ہاں جانا کوئی رپورٹ تیار کرنا ٹیلیفون کال سننا دفتر میں کسی غیر متوقع ملاتاقی سے ملاقات اور اسی قسم کے دوسرے کام یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بہت زیادہ کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن ۱۹۹۸ء میں کی گئی ہماری ریسرچ بتاتی ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیوں میں جو ہمارے ملک میں سب سے زیادہ موثر سمجھی جاتی ہین ان کے مینجرز اپنے وقت کا صرف بتیس فیصد حصہ تعمیری کاموں میں اور اڑسٹھ فیصد وقت گپ شپ میں ذاتی فون کالوں مین مسائل سے نمٹنے اور دوسرے لوگوں کے کام وغیرہ میں ضائع کر دیتے ہیں ۔

ہم وقت کو بھی قابو نہیں کو سکتے البتہ ہم ہمیشہ اپنے آپ کو وقت کے تابع کر سکتے ہیں۔ (فائز سیال)

زندگی کو اس طرح بسر کرنا کہ ہم ان چیزوں پر جو فوری نوعیت کی نہ ہوں مگر اہم ہوں دھیان نہ دیں تو یہ طریقہ ہمیں تباہی کی طرف لے جا سکتا ہے فرض کیجئے کہ آپ ہمیشہ یہ سوچتے ہیں کہ اپنی ذاتی یا پیشہ وارانہ ترقی کے لیے آپ کو کچھ لکھنے لکھانے میں مطالعہ کرنے میں کلاسز لینے میں کچھ وقت صرف کرنا چاہیئے لیکن آپ کو ان کاموں کے لیے وقت نہیں ملتا یہ کام اہم ہیں مگر فوری نہیں آپ کی زندگی محض فوری نوعیت کے کاموں میں گزر رہی ہے اچھا اب دیکھئے چند سالوں کے بعد کیا ہوگا اگر آپ اپنے آپ کو بہتر نہیں بناتے وہ کلاسز نہیں لیتے کو آپ کی پیشہ وارانہ ترقی کے لیے ضروری ہیں تو ایک وقت آئے گا آپ کو ترقی نہیں ملے گی اس لمحے کلاسز لینا یا شام کے اوقات میں mba کی ڈگری کا حصول آپ کے لیے فوری نوعیت کا کام بن جائے گا اب آپ اس کام کے لیے وقت نکال ہی لیں گے کہ اب یہ فوری نوعیت کا ہے لیکن ہو

سکتا ہے کہ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔

ہم یا تو ایک رستہ پا لیتے ہیں یا بنا لیتے ہیں ۔

بالکل اسی طرح صبح کی سیر کی اہمیت سے آپ ہمیشہ سے آگاہ ہیں اور آپ کا فیملی ڈاکٹر آپ کو ہمیشہ ہی ایسا کرنے کے لیے کہتا ہے لیکن آپ کو وقت نہیں ملتا اور ایک دن آپ کو دل کا دورہ آن لیتا ہے آپ کا ڈاکٹر کہتا ہے کہ میرے دوست اس بار آپ بچ گئے ہیں لیکن اگر آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں تو آپ کو روزانہ تقریباً پانچ کلومیٹر چلنا ہوگا اور اپنے جسم سے کچھ فالتو چربی گھٹانی ہوگی اس دن آپ کو احساس ہوتا ہے کہ بڑھتے بڑھتے یہ کام اب فوری نوعیت کا ہو گیا ہے چنانچہ آپ اسے انجام دینا شروع کر دیتے ہیں اس بات سے قطع نظر کہ آپ کیا کرتے ہیں مگر اب آپ اس کام کے لیے وقت نکال دیتے ہیں اگر ہم اپنی زندگیوں میں اہم چیزوں پر ابتدا ہی میں جب کہ ابھی یہ فوری نوعیت کی نہیں ہوتیں کچھ وقت صرف کر لیا کریں تو مسائل کبھی پیدا نہ ہوں۔

میرا خیال ہے کہ میں نے اپنا نقطہ نظر واضح کر دیا ہے ہمیں ان تمام کاموں کی جو ہماری زندگی میں اہم ہیں اور ہمارے مشن کی تائید کرتے ہیں کی ایک فہرست بنا لینی چاہیئے واحد جگہ جہاں سے ہم اپنی اپنی زندگی کی اہم سرگرمیوں کے لیے وقت نکال سکتے ہیں وہ ہے جہاں سے ہم اپنی اپنی زندگی کی اہم سرگرمیوں کے لیے وقت نکال سکتے ہیں وہ جہاں ہم تمام غیر اہم اور غیر فوری نوعیت کے کام کرتے ہیں مثلاً ٹی وی دیکھنا، غیر ضروری گپ شپ ہوٹلوں میں وقت ضائع کرنا کچھ نہ کرنا فضول قسم کے ڈائجسٹ پڑھنا وغیرہ یاد رکھیے آپ کو زندگی صرف ایک بار ملتی ہے چنانچہ ہر لمحے اس سے بہترین حاصل کریں ہر لمحے اپنے آپ سے سوال کریں کیا اس وقت میرے وقت کا اس سے بہتر کوئی اور استعمال ہے۔

اہم کام جو میں کرنا چاہتا ہوں	غیر اہم کام جہاں سے مجھے وقت بچانا ہے
------------------	------------------------------------
------------------	------------------------------------
------------------	------------------------------------

اہم نتائج اور کرنے والے کام

☆ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے مستقبل کا خواب یا منصوبہ کتنا اچھا ہے جب سے اسے ممکن العمل بنانے کے لیے آپ مطلوبہ کام انجام نہیں دیتے کچھ بھی ممکن نہیں ہو سکتا ۔

☆ اپنے مشن کو ایک تفصیلی منصوبے کی صورت میں لکھیں ۔

☆ اہداف کی فہرست بنا کر روزانہ یا ہفتہ وار کاموں کی فہرست کے ذریعے منصوبے کو تفصیلی صورت میں تحریر کریں ۔

☆ جب ایک بار منصوبہ بن جائے تو جامع اقدامات اٹھائیں اپنے منصوبے پر عمل درآمد کیے بغیر آپ کا مشن محض خواہش ہی ہوگا ۔

☆ایک فیصلہ کرنے سے پہلے جتنا بھی ہو سکے سوچیں اور غور فکر کریں جب ایک دفعہ گہری سوچ بچار کے بعد کوئی فیصلہ کرلیں تو اس پر قائم رہیں ۔

☆اپنے مشن کے لیے قربانی دینا سیکھیں اپنے بہتر مستقبل کے لیے فوری فوائد یا منافع کو نظر انداز کر دیں ۔

☆نئی عادات کو اختیار کرنے کے لیے اور ناپسندیدہ عادات سے چھٹکارے کے لیے خوشگوار اور ناخوشگوار پہلوؤں کے اصول کو اپنائیں

☆اپنے آپ سے مسلسل یہ سوال کرتے ہوئے کہ کیا اس وقت میرے اس وقت سے بہتر کوئی اور مصرف ہے اپنی زندگی کے اہم کاموں کے لیے وقت بچائیں۔

☆دن کے ہر لمحے اپنے مشن کی جانب ترقی کرنے یعنی اپنے منصوبے پر عمل کا عہد کریں ۔

☆اپنے گوشہ آرام سے باہر نکلیں اور ہر نئی آزمائشوں کے لیے اپنی ہمت اور صلاحیتوں کو بڑھائیں ۔

کامیابی کا چھٹا اصول

ناکامیوں سے سیکھئے

اگر چہ یہ اچھا لگ رہا تھا مگر کیا یہی سب کچھ ہے کیا ہم کامیابی کے لیے تیار ہیں جواب یہ ہے کہ ممکن ہے بھی اور نہیں بھی ہاں آپ کے پاس ایک مقصد ہے ایک مشن اور اس کو مدر بہم پہنچانے کے لیے ایک منصوبہ ہے اور اسے کامیابیسے ہمکنار کرنے کے لیے ایک مثبت سوچ ہے آپ کے مثبت عقائد پروان چڑھنے لگے ہیں آپ نے اپنی ناپسندیدہ عادات سے بدل لیا ہے لیکن کیا مقصد کی تکمیل کے لیے کوئی یقین دہانیہے نہیں میں نے ایسے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے جنھوں نے یہ سب کچھ کیا مگر کیا کئی بار ناکامیوں سے دوچار ہوئے لیکن دیکھئے کہ انھوں نے زندگی میں کامیابیکے حصول کے لیے ان ناکامیوں کا کس طرح لیا ۔

ناکامیاں دراصل سیکھنے کے مواقع ہیں۔

میں نے کوئی ایک بھی ایسا کامیاب شخص نہیں دیکھا جو ناکام نہ ہوا ہو اگر آپ ان سے دریافت کریں تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ میں ناکام نہیں ہوا تھا وہ تو ایک عارضی رکاوٹ تھی یہ اس رویے کی ایک قسم ہے جو کسی بھی شخص کو ناکامی میرا مطلب ہے رکاوٹ سے دوچار ہوتے ہوئے اختیار کرنی چاہیئے ۔

آ یئے ناکامیوں کو عارضی رکاوٹوں کے طور پر لیں کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ہم اپنی کامیابیوں سے نہیں سیکھتے بلکہ ہمیشہ ناکامیوں سے سیکھتے ہیں اگر زندگی کے دن ہمیشہ کامیابیاں ہی ملتی رہیں تو ہمارے سیکھنے کا عمل رک جائے گا یہ ناکامیوں کے دن ہوتے ہیں جن میں ہماری قسمت نئے سرے سے لکھی جاتی ہے جب ہم گر پڑتے ہیں اور وہیں پڑیں رہنے کے بجائے ایک نئے اور تازہ عزم و حوصلے سے پھر آغاز

کرتے ہین ایک بچے کو چلنا سیکھتے ہوئے دیکھئے وہ کئی بار گرتا ہے اور ہر بار جب وہ گرتا ہے تو وہ کچھ سیکھتا ہے ایک دن وہ چلنا شروع کر دے گا اور اس وقت آپ کامرانی کو اس چہرے پر لکھا ہوا دیکھ سکتے ہیں بالکل یہی ہے جو میرا مطلب ہے دوسری جانب ہمارے نوجوانوں کو دیکھیں وہ ایک یا دو بار یا زیادہ سے زیادہ تین بار کوشش کرتے ہیں اور پھر اسے بھی ترک کر دیتے ہیں میں ایک اچھے خوبصورت نوجوان کو جانتا ہوں جو انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں دو بار فیل ہو گیا اس نے اپنے باپ سے کہا کہ وہ اسے وی سی آر کرائے پر دینے کی چھوٹی سی دکان کھول دے کیونکہ اس کے خیال میں وہ امتحان پاس کرنے کے قابل نہین ہے کیا یہ دلچسپ بات نہیں ہے ہم بہت جلد ہمت کیوں ہار بیٹھتے ہیں یہی کامیاب اور ناکام افراد کے درمیان ایک بڑا فرق ہے جو مجھے ایک کامیابی دکھائیں میں آپ کو اس کے پیچھے کئی ناکامیاں دکھاؤں گا۔

کبھی بھی ہمت نہ ہارو ، میں آپ کو ایک سچی کہانی سناتا ہوں برسبیل تذکرہ میں سچی کا لفظ کہانی کے ساتھ اس لیے لکھ رہا ہوں کہ ہم میں سے زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے ہین کہ کہانیوں میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور وی ایک محض گھڑی جاتی ہیں لہذا برائے مہربانی انھیں سچی کہانیوں کے طور پر ہی مانیں یہ میرے ذاتی تجربات ہیں یا ان لوگوں کے تجربات جنھوں نے میری پریکٹس کے دوران مجھ سے مشورہ لیا ایک تیس سالہ نوجوان جس کے پاس mba کی ڈگری تھی نے مجھ سے مشورہ کرنے کے لیے رابطہ کیا میں عام طور پر ذاتی کونسلنگ نہیں کرتا لیکن وہ نوجوان آواز سے بے حد قابل رحم محسوس ہو رہا تھا اور ہمارے سیمینارز میں سے ایک میں شرکت بھی کر چکا تھا پس میں نے اس سے ملاقات کا فیصلہ کر لیا وہ آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ پچھلے دو سالوں میں وہ تقریبا دو سو کمپنیوں میں نوکری کے لیے درخواستیں بھیج چکا ہے ان دو سو کمپنیوں میں سے تقریبا پچاس نے اسے انٹرویو کے لیے بلایا لیکن اسے نوکری نہیں مل سکی اسے یقین تھا کہ اب اسے کبھی بھی نوکری نہیں مل سکے گی چنانچہ وہ اپنے چچا کے چھوٹے سے کاروبار کے ساتھ کام کا آغاز چاہتا تھا اسے بالکل پسند نہ تھا میں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت اچھا انسان اور بہت اچھی عادات واطوار کا مالک نوجوان تھا واحد مسئلہ جو میں نے معلوم کیا وہ یہ تھا کہ وہ احساس کمتری کا شکار تھا اور یہ چیز اس کی گفتگو، انداز نشست، وبرخاست اور لباس سے بھی جھلک رہی تھی میں نے اس سے دریافت کیا کہ وہ لوگ جنھوں نے اسے نوکری دینے سے انکار کیا تھا اس نے کبھی ان سے رابطہ کر کے یہ پوچھا کہ انھوں نے اس مین ایسی کیا کمی دیکھی تھی اس نے بلاتوقف کہا نہیں میں نے اسے بتایا کہ اس نے سیکھنے کے پچاس مواقع ضائع کر دیئے ہین وہ حیرانی سے میرا منہ تکنے لگا وہ بالکل نہیں سمجھا تھا کہ میں نے کیا کہا اور اسے مجھ سے پوچھنا بھی گوارا نہین کیا اب میں اس کے مسئلے کی اصل وجہ جان چکا تھا۔

آپ کی زندگی کا تعین اس سے نہیں ہوتا کہ زندگی آپ کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے بلکہ ی زندگی کے ساتھ آپ کے برتاؤ سے متعین ہوتا ہے اس سے نہیں کہ آپ کے ساتھ کیا گزرتی ہے بلکہ اس سے کہ آپ اسے کس طرح سے لیتے ہین ۔ (جان ہوملر)

تاہم میں نے اس سے پوچھا کہ کیا اب بھی وہ ایک اچھی نوکری میں دلچسپی رکھتا ہے اس کا جواب ہاں میں تھا اس میں تحریک پیدا کرنے کے بعد میں نے اس کی رہنمائی کے لیے چند باتیں بتائیں اور کہا کل سے وہ روزانہ کم از کم پانچ اداروں مین جائے گا اپنا تعارف کروائے گا مینجر سے بات کرے گا اپنے کوائف وہاں چھوڑ نے گا یا اگر انھوں نے پسند کیا تو ایک ابتدائی انٹرویو دے گا اور پھر بتائی گئی

تاریخوں کے مطابق ان سے متواتر رابطہ رکھے گا اگر اسے نوکری سے انکار کیا گیا تو وہ مینجر کو فون کرے گا یا اس کے پاس جائے گا تا کہ اس سے اپنے مسترد ہونے کی وجہ اور یہ کہ اس میں کس بات کی کمی ہے معلوم کر سکے اسکے علاوہ اپنی دلچسپی کے دائرے میں آنے والے نوکری کے تمام اشتہارات کے جواب میں بھی وہ درخواستیں بھیجے گا میں نے اسے کہا کہ وہ ہر ہفتے مجھ سے رابطہ کر کے بتائے گا کہ وہ کہاں کہاں گیا کتنے انٹرویو دیئے اور ان انٹرویو اور ان کے بعد کے رابطے میں کیا کیا ہوا۔ یوں ہر ہفتے وہ تقریباً بیس سے پچیس اداروں میں جاتا اور تقریباً پانچ سے سات انٹرویو دیتا رہا وہ نوکری کے لیے مسلسل رابطے میں رہتا اور ہر بار جب اسے بتایا جاتا کہوہ نوکری کے قابل نہی ہے وہ مینجر کو فون کرتا ی املتا اپنا تعارف کرواتا اور اس شخص سے کہتا جناب میں یہاں آپ کے فیصلے پر اعتراض کرنے نہیں آیا لیکن آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نوعمر ہوں اور اس میدان میں نیا ہوں ابھی مجھے آپ جیسے تجربہ کار افراد سے بہت کچھ سیکھنا ہے کیا مہربانی فرما کر آپ مجھے بتانا پسند کریں گے کہ میں کیوں منتخب نہ ہو سکا یا مجھ میں کیا کمزوریاں ہیں اور یہ کہ میری بہتری کے لیے آپ مجھے ایک دو باتیں بتا سکیں وہ جواب میں دی گئی معلومات سنتا ان سے کچھ سیکھتا اور پھر آگے بڑھ جاتا ایک ہی ہفتے میں اس نے مجھے اطلاع دی کہ وہ اس کام سے لطف انداز ہو رہا ہے وہ پر اعتماد ہوتا گیا اس کا طرز بیان اور بات کرنے کی صلاحیتیں نکھرتی گئیں پہلے ہی ہفتے میں اس نے اپنے کوائف میں تین تبدیلی کی یہ سلسلہ چ؛لتا رہا اس مشق کے تیسرے ہفتے میں اس نے اپنے آٹھ ہزار روپے ماہانہ کی دو نوکریوں کی پیشکش ہوئی کہاں تو وہ چھ ہزار روپے ماہانہ کی نوکری حاصل کرنے سے بھی مایوس تھا لیکن اس دن اس نے نوکری کو نہ کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ پر اعتماد ع تھا کہ وہ اس سے بھی بہتر حاصل کر سکتا ہے۔

ناکامی سے کوئی فرق نہین پڑتا اگر آپ سے قبول کر لیں آپ کامیان ہو جائیں گے زیادہ تر لوگوں کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ایک بار ناکام ہونے کے بعد وہ کوشش ہ ترک کر دیتے ہیں۔ (فرینک برفورڈ ۹

ہر ہفتے ملازمت کے مواقع حاصل کرتا گیا اس لیے کہ وہ اپنی صلاحتیوں کو پہچان چکا تھا بالا آخر اس مشق کے تیسرے مہینے اسے پندرہ ہزار روپے ماہانہ پر ایکا چھی نوکری کی پیشکش ہوئی اس وقت تک وہ ایک سو سے زائد انٹرویوز دے چکا تھا اس نے میجر سے دریافت کیا کہ اسے ہی کیوں منتخب کیا گیا ہے اسے بتایا گیا کہ جتنی بار اس نے ٹیلیفون کال کے ذریعے رابطہ کیا اور جس طریقے سے رابطہ بتایا گیا کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ ہی وہ اس قسم کا شخص ہے جو ہمیں مطلوب ہے اگر ایک شخص نوکری حاصل کرنے کے لیے محنت کر سکتا ہے تو اسے برقرار رکھنے کے لیے تو وہ یقیناً اسسے دگنی محنت کرے گا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ اتنی کمتنخواہ والی نوکری پر مطمئن ہونے کے بجائے اسے آگے بڑھنا چاہیئے اس نے نوکری سے انکار کر دیا اور طالب علموں کو انٹرویوز کے لیے تیار کرنے والا ایک چھوٹا سا ٹریننگ سنٹر کھول لیا اس نے سوچا چونکہ اس نے ان تمام انٹرویوز سے بہت زیادہ سیکھا ہے لہذا انٹرویوز کی تیاری کرانے کے لیے وہ ایک تجربہ کار شخص ثابت ہو سکتا ہے اپنے ٹریننگ سنٹر سے اس نے تقریباً تیس ہزار روپے ماہانہ کمانے شروع کر دیہیا یک ہی سال کے اندر مشرق وسطی میں ایک ملٹی نیشنل کمپنی کے ہیومن ریسورس ڈیپارٹمنٹ میں ایک جگہ خالی ہوئی جہاں اسے پاکستانی کرنسی کے مطابق تقریباً ایک لاکھ روپے کی نوکری مل گئی اس نے یہ ملازمت قبول کر لی اور پاکستان سے چلا گیا اپنی نئی

جگہ سے اس نے مجھے ای میل بھیجی وہ کہتا ہے فائز صاحب لفظ ناکامی کے ایک نئے معنی مجھے سکھانے پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

دوسری جانب میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو یا تو ناکامیوں کو اپنے سفارش جیسے وقیدے کو پختہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں یا محض زندگی کا اختتام سمجھتے اور کوشش چھوڑ دیتے ہیں اسے نوکری دینے والے کے نقطہ نظر سے دیکھئے مجھے ہر ماہ نوکری کے لیے تقریباً دو سو درخواتیں موصول ہوتی ہیں اب مجھے یہ کس طرح پتہ چلے کہ آپ کس قابل ہیں کاغذات میں سبھی ایک سے دکھائی دیتے ہیں ان دو سو میں سے تقریباً پچاس کو مین نے کوائف میں بیان کیے ہوئے مواد کی بناء پر انٹرویو کے لیے چنا اور بد قسمتی سے آپ کا نام ان میں نہ تھا۔

اص؛ل وجہ تلاش کرنا اتنا اہم نہیں ہے جتنا اس کی جانب رویہ ہماری کامیابی یا ناکامی کا تعین کرتا ہے ۔(نامعلوم)

اگر آپ منفرد ہیں تو ثابت کیجئے کہ آپ منفرد ہیں مجھ سے یہ معلوم کرنے کے لیے رابطہ کیجئے کہ آپ کے کوائف کے ساتھ کیا ہوا آپ کو کیوں منتخب نہیں کیا گیا ملازمت میں اپنا اشتیاق ظاہر کرنے کے لیے میرے دفتر میں آیئے کمپنی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے کوئی تیاری کیجئے معلومات اکٹھی کیجئے کہ ہم کیا کام کرتے ہیں میرے ادارے کے لوگوں سے یہ معلوم کرنے کے لیے گفتگو کیجئے کہ وہ کون ہیں اور ان میں ملکیا اچھائی ہے مجھے دکھایئے کہ آپ ہمارے یہاں کوم کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو کیسے یہ جان لوں کہ آپ منفرد ہیں اگر آپ خود اپنے لیے یہ سب نہیں کریں گے تو آپ نوکری دینے والے سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ خود آپ میں دلچسپی کا اظہار کرے ۔ ناکامی وہ معاوضہ ہے جو آپ کامیابی کے لیے ادا کرتے ہیں ۔ (والٹر برونل)

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے دفتر کا ابھی آغاز ہی ہو رہا تھا ایک لڑکے کو ابتدائی طور پر ہم نے مسترد کر دی اس نے ہمیں بے شمار فون کییب اور پانچ بار ہمارے دفتر بھی آیا جب بھی وہ فون کرتا یا چکر لگا تا است کہا جاتا ہمیں افسوس ہے کہ ابھی بہت دیر لگے گی اور اس سے درخواست ہے کہ وہ اگلے ہفتے دوبارہ پتہ کرے وہ کہتا ٹھیک ہے اور دوبارہ مقررتاریخ بڑی باقاعدگی سے ہم سے رابطہ کرتا ہم اس کے اشتیاق اور مستقبل مزاجی سے کام کے پیچھے لگے رہنے سے اتنے متاثر ہوئے کہ آخر کار اسے ملازمت پر رکھ لیا گیا آپ نے دیکھا وہ منفرد تھا

اگر ایک دروازہ زورس ے بند ہوتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ خدا دوسری جانب ایک اور دروازہ کھول رہا ہے ،

ناکامی کا لمحہ یا فیصلے کی گھڑی

یاد رکھیے زندگی کا رخ بدل دینے والے تمام فیصلے ناکامی کے لمحوں میں ہی کیے جاتے ہیں تمام مواقع اسی وقت میسع ہوتے ہیں جب آپ سب سے نچلی سطح پر ہوتے ہیں مسٹر ہونڈا ٹونی، رابنز، ہنری فورڈ، کولونل سینڈرز، کی طرف دیکھئے جنھوں نے اس لیے کامیابی حاصل کی کہ انھوں نے کبھی نہ لالفظ قبول نہ کیا تھا وہ اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھتے رہے اور آخر کار کامیاب ہو گئے ہر بار جب آپ ناکامی سے دو چار ہوں باہر دیکھنے کے بجائے اندر جھانکیں کوئی صحیح وجہ تلاش کرنا اتنا نہیں اہم جتنا اس کی طرف ہمارا رویہ تجربہ یہ نہیں ہے کہ آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آتا ہے بلکہ یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ کیا رویہ اپناتے ہیں جو آپ کے ساتھ پیش آتا ہے۔

ہماری عظیم کامیابی یہ نہیں کہ ہم کبھی نہ کریں بلکہ ہر بار گر کر دوبارہ اٹھنے میں ہے ۔ (کنفیوشیس)

آپ ہونڈا موٹر کمپنی کے مسٹر ہونڈا کو جانتے ہیں جس نے کامیابی حاصل کرنے سے پہلے اپنی زندگی میں بے شمار ناکامیوں کا سامنا کیا وہ ٹیوٹا موٹر کمپنی کے ساتھ منسلک تھا انجن کے لیے ایک نیا پسٹن ڈیزائن کرنے پر مامور تھا سب سے پہلے پسٹن جو اس نے ڈیزائن کیا اس کے منہ پر دے مارا گیا یہ وہ نہیں ہے جس کے ہم متلاشی ہیں اس نے چیلنج دوبارہ قبول کیا میں اسے بنا کر رہوں گا اس نے تحقیق در کار سرمائے کے حصول کی خاطر اپنی بیوی کے زیور بیچ دیئے اور دوبارہ اپنی محنت کا آغاز کی اور کئی ابتدائی ناکامیوں کے بعد وی ایک ای سا پسٹن بنانے میں کامیاب ہو گیا جو ٹویوٹا موٹر کمپنی کے مطلوبہ معیار کا تھا ۔

اس دن اس نے تہیہ کر لیا کہ وہ اپنی ٹیلنالوجی ٹویوٹا کو بیچنے کی بجائے اپنی ذاتی کمپنی کی بنیاد رکھتے گا اور اس نے ایسا کر دکھایا اس کے فورا بعد ہی جنگ عظیم دوئم کا آغاز ہو گیا اس کی فیکٹری تباہ و برباد ہو گئی اور پھر جنگ جے بعد تیل کا بحران پیدا ہو گیا تیل کے بحران سے نبٹنے کے لیے اس نے اپنی ذاتی بائیسیکل میں گھاس کاٹنے والی مشین کا انجن لگا لیا یہ تجربہ بے ح دکامیاب ہوا اور اس کے دوستوں نے بھی اپنے لیے اس طرح کی بائیسیکل کا تقاضہ کیا چنانچہ اس نے اپنے ذاتی ورکشاپ میں ایسی بہت سی بائیسیکلیں تیار کیں یہاں تک کہ ملک کی پندرہ ہزار سائیکلیوں کی دکانوں سے بہت بڑی تعداد میں تقاضا ہونے لگا اس کے پ]اس فیکٹری کے لیے سرمایہ نہیں تھا اس نے پانچ ہزار دکانوں کے مالکان کو اپنی فیکٹری کے لیے سرمائے کی فراہمی پر قائل کیا وہ مان گئے اور اس نے موٹر سائیکلیں بنانے بنانا شروع کر دیں وہ امیر ہو گیا لیکن اس کا مقصد پیسہ بنانا نہیں اگر چہ وہ اپنی موٹر سائیکل کی کمپنی سے اچھا روپیہ کما رہا تھا لیکن اس کا خواب ٹویوٹا جھیسی کاریں تیار کرنے والی قائم کرنا تھا۔کئی ابتدائی ناکامیوں کے بعد آخر اس نے ویسی کار بنا ڈالی ساٹھ کی دہائی میں اس نے ہونڈا موٹر کمپنی کا پلانٹ لگایا اپنی نئ کار کمپنی کی ابتداء میں بھی وہ بے شمار ناکامیوں سے دوچار ہوا لیکن ان میں سے کوئی بھی ناکامی حتمی نہ تھی بالا آخر اس نے کامیابی پالی۔

آپ صرف اس صورت میں جیتتے ہیں جب آپ کو ہارنے کا ڈر نہ ہو ۔ (روکی آوکی)

کے ایف سی کے کولونل سینڈرز کے بارے میں کیا خیال ہے مرغی پکانے کی اس کی ترکیب جو اس کے تمام دوستوں کی انتہائی پسندیدہ تھی کے لذیذ ہونے پر اسے پختہ یقین تھا اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد وہ ایک ریستوران بنانا چاہتا تھا لیکن اس کے پاس پیسہ نہ تھا اس نے امریکہ کے ایک ساحل سے دوسرے ساحل کی طرف سفر کا آغاز اس کیا اس کا خیال تھا کہ وہ راہ میں آنے والے ہر ریستوران کے مالک کو مرغی پکانے کی اپنی ترکیب خریدنے پر قائل کرے گا لیکن کیا آپ مانیں گے کہ ایک ہزار آٹھ لوگوں نے اسے انکار کیا اور اس کا مذاق اڑایا وہ اس نے ان کامیوں میں سے کسی کو بھی حتمی ناکامی کے طور پر قبول نہ کیا ہر بار جب اسے جواب میں انکار ملتا وہ کچھ سیکھتا اور آگے بڑھ جاتا آ کر کار وہ ایک ہزار نویں ریستوران کے مالک سے ملا جس نے اس کی پکائی ہوئی مرغی کو پسند کیا اور اس طرح سے اس نے امریکہ کے ایک چھوٹے سے قصبے کینٹکی میں اپنے پہلے ریستوران کا آغاز کیا ۔

میں حوصلہ نہیں ہارتا کیونکہ ترک کی جانے والی ہر غلط کوشش ایک اور اگلا قدم ہے۔ (تھامس ایڈیسن)

اب اپنے آپ سے پوچھیئے آپ میں سے کتنوں کے پاس ایک ہزار آٹھ انکار سننے کا حوصلہ ہے زیادہ نہیں نا اور یہی وجہ ہے کہ ہمیں اپنے ارد گرد بہت زیادہ کولونل سینڈرز نہیں ملتے میں خود اپنی زندگی میں بے شمار رکاوٹوں سے گذرا ہوں اب یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ میں ان سب

سے کیسے بچ نکلا ہر کوئی مجھے بتا تا تھا کہ اس طرح لوگوں سے خطاب کرنے کی تجویز صرف امریکہ، کینڈا یا آسٹیلیا جیسے ملکوں کے لیے بہت اچھی ہے پاکستان کے لوگ اپنے پیسے کو کچھ سیکھنے اور سننے کی نسبت تفریح اور کھانے پینے مین خرچ کرنے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں پھر میں نے اعزازی سیمینار کی پیشکش شروع کردی کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ لوگ ان میں مفت آنا بھی پسند نہیں کرتے تھے میرے ادارے کے لوگوں کو دفاتر سے باہر نکال دیا جاتا تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ ایک وقت آئے گا اور وہ وقت آیا چار سال کی ان تھک محنت کے بعد اب آپ مین سے کتنے لوگ اس طرح کی ہمت رکھتے ہیں صرف وہی لوگ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں جو دوسروں کے منتخب کردہ راستے نہ اپنانے کا تہیہ کرلیں اور اپنی راہ میں انکار کا لفظ قبول کرنے سے انکار کردیں۔

اتنا کوئی ناکام نہیں ہے جتنی کامیابی کیونکہ اس سے ہم کچھ سیکھتے نہیں ہیں ہم صرف ناکامی سے سبق سیکھتے ہیں ۔

ہمت نہ ہارو

جب ساری ہی باتیں غلط ہوتی جائیں
قدم لڑکھڑاتے ہوں اور راہیں ہوں ٹیڑھی
جب حاصل ہو تھوڑا اور تقاضے زیادہ
لب چاہیں مسکرانا مگر نکلیں سرد آہیں
جب فکروں نے تم کو گھیرا ہوا ہو
تو ٹھرو ذرا دیر ہاں میدان نہ چھوڑو

نرالا ہے جیون اونچے نیچے ہیں درستے
سبھی کو یونہی یاں پہ چلنا پڑے گا
اکثر نے توڑ ڈالا وہیں پر کمند کو
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
شاید اگلی بار تم ہی جیت جاؤ

لڑکھڑاتے ڈگماگاتے راہی کی سوچوں
کے برعکس منزل دور نہیں تھی
آمادہ بہ کوشش گر ترک ہمت نہ کرتا

تو فتح کا]پرچم اپنے ہاتھوں میں پاتا
وہ لمحے جو بیتے تو اس نے یہ جانا
کامرانی کا تاج اب دور ہو چکا تھا

ناکامی کے پیچھے کامیابی چھپی ہے
جیسے کالے بادلوں کے کناروں پر رو پہلی جھالر
تم نہیں جانتے کہ تم کامیابی کے کتنا قریب ہوتے ہو
دور لگتی ہے تم کو مگر پاس ہے
جمے رہو میداں میں جب مقابلہ ہو سخت
حالات بدترین ہوں تو بھی ہمت نہ ہارو

کون ہے جو ناکام نہیں ہوتا

ناکامیاں ہمیں سکھانے کے لیے ہوتی ہیں ہماری ترقی کی راہ روکنے کے لیے نہیں وہ ہمیں سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں جیسا کہ کسی نے کہا ہم ہواؤں کا رخ نہیں بدل سکتے بلکہ صرف اپنے بادبان درست کر سکتے ہیں میرے اور میرے جیسے ہزاروں دوسرے لوگوں کے لیے ناکامیاں سے سبق حاصل کرتے ہیں اگر آپ قائل نہین ہوئے تو پھر نیچے دیئے گئیت حقائق کو دیکھئے۔

اپنے کاروبار کے پہلے سال کے داران کوکا کولا کمپنی نے صرف چارسو بوتلیں بیچیں ۔

باسکٹ بال کے سپر سٹار مائیکل کورڈن کا نام اپنے ہائی سکول کی باسکٹ بال کی ٹیم کی طرف سے مسترد کر دیا گیا تھا کیونکہ کوچ کو یقین تھا کہ وہ اس قابل نہیں ۔

☆ رڈیارڈ کپیلنگ کو ایک بار ممتحن کی جانب سے اس کے لکھے گئے مضمون کو مسترد کرنے کا خط ملا جس کے مطابق وہ انگریزی زبان کا استعمال نہیں جانتا تھا ۔

☆ ونسٹن چرچل کو آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں نے داخلہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

☆ البرٹ آئن سٹائن کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ یونیورسٹی آف برن کی طرف سے یہ کہہ کر مسترد کر دیا گیا تھا کہ یہ بے تکا اور غیر حقیقی ہے ۔

☆ ایلوس پریسلے سے کہا تھا کہ وہ گلوکاری کے قابل نہیں ہے ۔

☆ البرٹ آئن سٹائن چار سال کی عمر تک بولنے اور سات سال کی عمر تک پڑھنے کے قابل نہ ہو سکا اس کے اساتذہ اسے کند ذہن ہونے

کا طعنہ دیتے تھے ۔

☆لوئس پاسچر اپنی انٹر تک کی تعلیم میں ایک واجبی سا طالب علم تھا اور کیمسٹری کی جماعت میں اس کا شمار تقریباً سب سے نچلے درجے میں ہوتا تھا ۔

☆الیگزینڈر رگراہم بیل نے جب ٹیلی فون ایجاد کیا تو اس نے صدر ک ءسامنے اس کا عملی مظاہرہ پیش کیا جنھوں نے اسے کہا کہ یہ اچھا ہے لیکن اسے کوئی بھی استعمال نہیں کرے گا۔

☆فیڈرل سمتھ کو ایم بی اے کے دوران کوریئر کمپنی کے آغاز کی تجویز سی گریڈ دیا گیا کیونکہ اس کے استاد کے خیال مین تجویز قابل قبول نہ تھی ۔

☆ہنری فورڈ ناکام ہوا اور فورڈ موٹر کمپنی کی کامیابی سے پہلے پانچ بار قلاش ہوا ۔

☆ تھامساں ایڈیشن کو سکول میں بے حدمست کا خطاب ملتا تھا نتیجتاً اس کی ماں نے اسے گھر میں پڑھانا شروع کر دیا۔

☆ تھامس ایڈیشن نے جب بجلی کا بلب ایجاد کیا تو کی حتمی کامیابی سے قبل وہ دو ہزار مرتبہ ناکام ہوا تھا۔

☆فرینکلن روزویلٹ انتالیس سال کی عمر میں پولیو کی وجہ سے معزور ہو گیا تھا اس کے باوجود چار بار امریکہ کا صدر بنا ۔

☆ابراھیم لنکن کا فوج کے شعبے مین عہدہ گھٹایا گیا تھا کیونکہ وہ اس کے لائق نہیں تھا والٹ ڈزنی کو تجاویز تصورات کی کمی کی بناء ایک اخبار کے ایڈیٹر نے نوکری سے نکال دیا ڈزنی کینڈ کی تعمیری سے قبل وہ کئی بار دیوالیہ بھی ہوا۔

☆ تھامس ایڈیشن کے اساتذہ کا کہنا تھا کہ وہ اتنا بدھو ہے کہ کچھ سیکھنے کے قابل ہی نہیں۔

☆ آئزک نیوٹن گریڈ سکول میں بہے نکما طالبعلم تھا۔

☆ونسٹن چرچل چھٹی جماعت میں فیل ہو گیا تھا۔

وجہ نہ رہے تو اثر نابود ہو جاتا ہے ، (میگال ڈی سروینٹس)

ایک فاتح کی زندگی کا خاکہ

۱۸۱۶ء اس کے خاندان کو گھر سے نکال دیا گیا اسے ان کی کفالت کیت؛ لیے نوکری کرنا پڑی ۔

۱۸۱۸ء اس کی ماں کا انتقال ہو گیا ۔

۱۸۳۱ء کاروبار میں ناکامی سے دوچار رہا۔

۱۸۳۲ء ریاستی مجلس قانون ساز میں شمولیت کی کوشش کی مگر ناکام رہا اپنی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونا پڑا وہ قانون کی تعلیم دینے کے لیے سکول میں داخلہ حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن ایسا نہ کرسکا ۔

۱۸۳۳ء اپنے ایک دوست سے کاروبار کے آغاز کے لیے کچھ رقم ادھار لی مگر دیوالیہ ہو گیا اپنی زندگی کے اگلے سترہ سال اس نے قرضہ ادا کرنے میں گزارے ۔

۱۸۳۴ء ریاستی مجلس قانون ساز مین شمولیت کی دوبارہ کوشش کی اور کامیاب ہو گیا ۔

۱۸۳۵ء اس کی منگنی ہوئی اور پھر اس کی محبوبہ کا انتقال ہو گیا اس کا دل ایسا ٹوٹا کہ اس کا نروس بریک ڈراؤن ہو گیا ۔

۱۸۳۸ء مجلس قانون کا سپیکر بننا چاہتا تھا لیکن ہار گیا ۔

۱۸۴۰ء امریکی انتخابی ادارے کا رکن بننا چاہا مگر نہ بن سکا ۔

۱۸۴۳ء کانگریس کے لیے منتخب ہونے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا ۔

۱۸۴۶ء کانگریس کے لیے دوبارہ کوشش کی اور جیت گیا واشنگٹن میں قیام پذیر ہوا اور اچھے کام کیے۔

کانگریس کے اگے انتخاب میں شامل ہوا اور پھر ہار گیا۔

۱۸۴۹ء اپنی آبائی ریاست میں درخواست دی مگر مسترد ہو گیا ۔

۱۸۵۴ء امریکی سینٹ کے لیے کوشش کی اور ناکام رہا ۔

۱۸۵۶ء اپنی پارٹی کے نائب صدر کے انتخاب میں ہار گیا۔

۱۹۵۸ء امریکی سینٹ کے لیے پھر کوشش کی اور پھر ناکام ہو گیا۔

۱۸۶۰ء امریکہ کا صدر منتخب ہوا ۔

جی ہاں وہ ابراھین لنکن تھا۔

۱۹۹۸ء میں فلاڈیفلیا میں نیشنل سپیکرز ایوی ایشن کے کنونشن میں میں ایک آدمی سے ملا وہ چھیالیس سال کی عمر میں موٹر سائیکل کے ایک اندرہناک ادثے میں جل گیا تھا پھر اس کے چار سال بعد ہوائی جہاز کے ایک کریش میں اس کی کمر سے نیچے کا حصہ مفلوج ہو گیا آپ کا خیال ہے ان المیوں کے بعد اس نے اپنی زندگی میں کیا کیا ہو گا ۔دکھ ایک نئے جنم کا لمحہ ہوتا ہے ۔ (البرٹ وان چامیسو)

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ یہ آدمی انتہائی کامیاب شخص بنا وہ انتہائی قابل احترام عوامی مقررین میں سے ایک ہے جس کی انتہائی خوشگوار انداز میں شادی ہوئی اور وہی ایک کامیاب تاجر ہے کیا آپ آپ کو سمدر کے جھاگ دار پانی والی لہروں پر لکڑی کے تختوں کے ذریعے تیرتے ہوئے فضائی کرتب ردکھاتے ہوئے ایک سیاسی دفتر سنبھالتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں جبکہ آپ کا نچلا دھڑ مفلوج ہو یہاں تک کہ آپ ایک چمچ ایک چمچ اٹھانے کے لیے ٹیلیفون نمبر گھمانے کے لیے اور غسل خانے تک جانے کے لیے کسی کے محتاج ہوں لیکن ڈبلیو مچل نے محتاجی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

مچل نے دوبارہ اپنی زندگی میں وہ سب حاصل کرنے کے لیے دن رات محنت کی جو وہ کر سکتا تھا وی ایک چھوٹے سے شہر کولوراڈو کا میئر

منتخب ہوا پھر اپنی بھدی ظاری صورت اس کا جسم پینسٹھ فیصد جل چکا تھا کو ایک اثاثے میں بدلتے ہوئے اس نے کانگریس کے انتخاب کے لیے کوشش کی اپنی جسمانی کمزوریوں اور دھچکے سے دوچار کرنے والی شکل وصورت کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے سمندر کے پانی پر لکڑی کے ٹکڑے کی مدد سے کھیلا جانے والا کھیل کھیلنا شروع کیا وہ محبت میں گرفتار رہا اور پھر اس کی شادی ہوگئی اس نے پبلک ایڈمنسٹریشن میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی اور اپنی کامیابیوں کا سفر جاری رکھتے ہوئے ایک پبلک سپیکر بن گیا اس کا کہنا ہے اپنے مفلوج ہونے سے پیشتر میں دس ہزار کام انجام دے سکتا تھا اب ان کی تعداد نو ہزار ہے اب مجھ پر ہے کہ میں ان ایک ہزار کے لیے باقی سوچوں رہ جانے والے نو ہزار پر اپنی توجہ مرکوز کروں اس کا پیغام ہم سے یہی کہتا ہے بات یہ نہیں کہ آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے بات یہ ہے کہ آپ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں ۔انسانی قوت ارادی کو کوئی چیز نہیں روک سکتی ی تو اپنے طے شدہ مقصد کو بھی جھنجھوڑ کے رکھ دیتی ہے ۔

یہی وہ رویہ ہے جو آپ ہر کامیاب شخص میں پائیں گے یہ دنیا اور اس میں رہنے والے لوگ آپ کو بتا رہے تھے کہ آپ کسی لائق نہیں ہیں لیکن آپ کو اس کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کوشش ترک کر دیتے حتی کہ خودکشی پر آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن اس کے ساتھ لڑتے نہیں ہیں اگ وہ تمام لوگ جو ناکام ہوتے ہیں ناکامیوں کی جانب اپنا رویہ مثبت رکھیں اور اپنی ناکامیوں سے کوئی سبق سیکھیں تو ان کی زندگی بالکل مختلف ہو سکتی ہے میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ناکامیوں اور رکاوٹوں سے بچنے کی کوشش کی بجائے ان سے کچھ سیکھ کو ان سے نمٹنے کی تیاری کریں اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ناکامیوں سے کترائیں نہیں ان سے بچنے کا واحد طریقہ کوئی بات نہیں قسم کا رویہ ہے وہ جو کامیاب ہیں ہوتے وہی ہوتے ہیں جو خطرات مول نہیں لیتے اگر آپ زندگی میں اتنے محتاط ہیں کہ کبھی کسی ناکامی سے دوچار ہی نہیں ہوئے تو آپ نے سیکھنے اور ترقی کرنے کے کئی مواقع کھو دیئے وہ سب جنھوں نے شاندار کامیابی حاصل کی انھوں نے بڑی ناکامیوں کے بھی منہ دیکھئے۔

تجربہ یہ نہیں کہ ایک شخص کے ساتھ کیا واقعہ پیش آتا ہے یہ اس عمل کا نام ہے وہ شخص اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے حوالے سے روا رکھتا ہے کہ یاد رکھیے بڑے خطرات بڑی مامیابیاں ہیں ناکامیوں سے بچیئے نہیں ان کا مقابلہ کرنا سیکھیئے کامیاب افراد زندگی کو مختلف انداز میں لیتے ہیں یہی وجھپ ہے کہ وہ کامیاب ہیں وہ زندگی کے اس سادہ سے سبق پر یقین رکھتے ہیں کہ جب دروازے بند ہو جائیں تو آپ تخلیق پر آمادہ ہو جایئے اور ایک کھڑکی بنا ڈالیئے میں تو یہ جانتا ہوں کہ سڑک پر ایک رکاوٹ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ سڑک کا اختتام ہے اس کا تو بسیہ مطلب ہے کہ اس رکاوٹ کے آگے یا اطراف سے راستہ تلاش کرلیں بدقسمتی سے ہم اسے اختتامی کنارہ سمجھ لیتے اور وہیں پر سفر ختم کر دیتے ہیں ۔

رکاوٹیں کچھ سکھانے آتی ہیں۔

رکاوٹ سڑک کا اختتام نہیں ہوتی یہ تو بس نشاندہی کرتی ہیں کہ آپ ایک متبادل راستے کا انتخاب کرلیں اور بس یہی سب کچھ ہے لیکب بد قسمتی سے میں نے لوگوں کو صرف ایک رکاوٹ پر راستہ بدلتے دیکھا ہے میں پاکستان میں بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جنھوں نے

زندگیمیں بے شمار آزمائشوں کا سامنا کیا لیکن آخر کار انھوں نے اپنی منزل پا لی کیوں کیا وہ خوش نصیب تھے نہیں انھوں نے رکاوٹوں سے کبھی ہار نہیں مانی۔

اگر ہم ناکامی سے صرف ایک سبق بھی سیکھیں تو اندازہ لگائیں جبکہ آخر کار ہم کتنا کچھ سیکھ چکے ہوں گے یہ قدرت کا ایک قانون ہے کہ ناکامیاں۔ رکاوٹیں، مسائل یا آپ انھیں جو بھی نام دیں ہمیں کچھ نہ کچھ سکھانے آتی ہیں وہ جو سمجھ دار ہوتے ہیں ان سے کچھ سیکھتے اور آگے بڑھ جاتے ہیں ایک بار جب آپ کسی رکاوٹ سے کچھ سیکھ لیں تو آپ دوبارہ اس سے دوچار نہیں ہوتے اور اگر نہیں سیکھتے تو یہ آپ کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں چند سال پہلے میرے پاس ایک ڈرائیور تھا جو تقریبا ہر ہفتے ایک حادثہ کرتا تھا وہ ہمیشہ ہجوم، ٹریفک کی بدنظمی یا خاتون ڈرائیوروں کی نااہلی کی صورت میں کوئی نہ کوئی الزام تراشی والے رویے کی بنا پر ایک سال کے اندر اس کی تین نوکریاں چھوٹ گئیں لیکن اس نے پیش آنے والے حادثوں سے کبھی کچھ نہ سیکھا چنانچہ وہ حادثے اس کے ساتھ رونما ہوتے چلے گئے۔

تندہ باد مخالف سے نہ گھبرائیے اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

دوسری جانب وہ صرف ایک منٹ کے لیے اس بات کا جائزہ لے سکتا تھا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے ہوسکتا ہے وہ گاڑی تیز چلاتا ہو یا گاڑی پارکنگ میں ٹھیک طرح نہ کھڑی کرتا ہو یا گاڑی چلاتے وقت سائیڈ پر لگے ہوئے آئینے میں نہ دیکھتا ہو اگر وہ ہر حادثے سے صرف ایک سبق بھی سیکھ لیتا تو وہ ایک اچھا اور محفوظ ڈرائیور بن سکتا تھا لیکن اس کی انا تین ماہ تک زیر علاج رہا اس وقت اس نے سوچا کہ اس کی کیا غلطی ہے صحت یاب ہونے کے بعد وہ میرے پاس آیا اور اس نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے کہا اب میں سمجھا ہوں کہ آپ کا کیا مطلب ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اندر یہ عادت پیدا کریں کہ کسی بھی ناکامی یا رکاوٹ سے جب تک کچھ سیکھ نہ لیں اسے نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں صرف یہی ایک راستہ ہے جس کے ذریعے ہم ہر ناکامی کو ایک سرمائے میں بدل سکتے ہیں ورنہ ہم کچھ نہیں سیکھیں گے اور اپنی غلطیوں کو دہراتے چلے جائیں گے، میں ہمیشہ لوگوں سے یہی کہتا ہوں کہ آپ جتنی چاہیں غلطیاں کریں لیکن ہمیشہ دو باتوں کا خیال رکھیں۔

☆ پھر اس غلطی کو کبھی نہ دہرائیں ۔

☆ کسی غلطی سے کچھ سیکھے بنا آگے مت بڑھیں ۔

جب تک ہم نئی غلطیاں کرتے رہتے ہیں ہم سیکھتے رہتے ہیں ۔

اہم نتائج اور کرنے والے کام

☆ یہ جان لیجئے کہ ناکامیاں اور رکاوٹیں ہمیں اللہ تعالی کی طرف سے کچھ سکھانے کے طریقے ہیں ہمیشہ ہر تباہی میں کوئی نہ کوئی موقع چھپا ہوتا ہے۔

☆ یقین رکھیئے کہ کوئی ناکامی حتمی نہیں ہوتی ہر ایک نئی صبح ہمیشہ آپ کی منتظر ہوتی ہے۔

☆ آپ کبھی ناکام نہیں ہوتے جب تیک آپ ناکامی کو قبول نہ کرلیں اور کوشش ترک نہ کردیں ۔

☆ یادرکھیے زندگی کے بڑے فیصلے ناکامی ہی کے وقت کیے جاتے ہیں کامیابی کے وقت نہیں ۔

☆ کامیاب لوگ ناکامیہ سے دوچار ہونے پردگنی وقت سے ابھرتے ہیں جیسا کہ ایک گیند پوری طاقت سے واپس آتی ہے۔

☆ اپنی غلطیوں سے سبق سیکھیئے اور انہیں دہرانے سے گریز کیجئے ۔

☆ آپ کبھی ہواؤں کا رخ بدل سکتے البتہ اپنے بادبان درست رکھ سکتے ہیں سیکھنے کا عمل جاری رکھیے اور ہر ناکامی کے ساتھ اپنی حکمت عملی بدلتے رہیئے یوں آپ یقیناً کامیاب ہوجائیں گے ۔

کامیابی کا ساتواں اصول

شاہراہ کامیابی پر محتاط رہیئے

مبارک ہو شاہراہ کامیابی پر آپ اپنے سفر کا آغاز کرچکے ہیں آپ اچھی طرح آگاہ ہیں کہ آپ کہاں جارہے ہیں اور اس سفر کی ابتدائی بھی آپ نے بہت اچھی طرح کرلی ہے لیکن یادرکھیے اس شاہراہ پر آپ کئی آزمائشوں کی ضرورت پیش آئے گی ان آزمائشوں سے سرخرود ہونے اور اس کامیابی کو پورے سفر میں برقرار رکھنے کے لیے جن صلاحیتوں کا آپ میں ہونا لازمی ہے اس باب میں ان سب کا احاطہ کیا جائے گا۔

توجہ مرکوز کرنے کی طاقت

ایک اہم ترین طاقت وہ ہے جسے میں توجہ مرکوز کرنے کی طاوت کہتا ہوں کار ریس کے ڈرائیوروں سے معلوم کیجئے وہ اس سے اچھگی طرح واقف ہیں اگر ایک پیشہ ور کار ریس ڈرائیور سے آپ جیت کا راز پوچھیں گے تو وہ آپ کو بتائے گا کبھی ٹریک سے مت نظر ہٹائیں ٹریک پر توجہ مرکوز رکھیں اور گاڑی کو پوری رفتار سے بھگاتے چلے جائیں خواہ گاڑی قابو سے باہر ہی کیوں نہ ہونے لگے جس لمحے آپ اپنہ نظر سڑک سے ہٹائیں گے آپ ہار جائیں گے کیونکہ آپ راستے سے ہٹ جائیں گے لیکن اگر آپ کی توجہ سڑک پر رہے گی تو آخری لمحے میں بھی پہیہ سڑک پر واپس آسکتا ہے ۔

ہمیں وہی ملتا ہے جس پر ہم دھیان دیتے ہین آپ اسے خود بھی آزما کر دیکھ لیں کار چلاتے ہوئے اگر آپ رکاوٹی حد کو دیکھنا شروع کر

دیں گے تو آپ کی اس سے ضرور ٹکر ہو گی ایک مرتبہ میں ایک ایسے ڈرائیور سے ملا جس نے تین ہزار فٹ گہرے دریا میں گرنے والی بس سے چھلانگ لگائی تھی اس نے قدرے ہچکچاتے ہوئے مجھے بتایا کہ وہ نیچے دریا کی طرف دیکھ رہا تھا اور خوفزدہ تھا اور اگلے ہی لمحے اسے لگا کہ اس کی بس نیچے گرنے ہی والی ہے یہی ہوتی ہے توجہ مرکوز کرنے کی طاقت آپ وہی حاصل کریں گے جو آپ کی نگاہ کا مرکز ہو گا اگر آپ زندگی میں ناکامی سے بچنے کے لیے بے حد محتاط ہیں تو یہ آپ کو لازمی ملے گی چھوٹی چھوٹی باتوں پر دھیان دینے کے بجائے بڑی اور ناممکن چیزوں کو نگاہ میں رکھیے جتنا خواب اونچا ہو گا تحریک کا جذبہ بھی اتنا ہی مضبوط ہو گا ۔

آپ کا جذبہ اور مقصد ہی آہ کی توجہ کا مرکز ہونا چاہیئے ایک بار آپ اپنا مقصد جان لیں اور پھر اس کو اپنی توجہ کا مرکزی نقطہ بنا لیں اپنے مقصد سے نگاہ مت ہٹائیں میں ایک سچی کہانی بیان کرتا ہوں جو وضاحت کرے گی کہ توجہ کا مرکز بنانے سے میری کیا مراد ہے ۔

تخیل روح کی آنکھ ہے ۔ (نامعلوم)

ایک عورت نے جس کا خاوند نہ تھا اور جسے اپنی تین نوعمر بیٹیوں کی دیکھ بھال کے لیے ہر ماہ اچھی خاصی رقم کی ضرورت ہوتی تھی ۱۹۷۷ء میں ایک سیمینارز میں شرکت کے دوران ایک مقرر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ اپنے ذہن می جو تصویر بناتے ہیں وہی حقیقت کا روپ دھار لیتی ہے مقرر نے کہا کہ ذہن الفاظ کی صورت میں نہیں تصویروں کے روپ میں سوچتا ہے ہم اپنی خواہشات کی اپنے ذہن میں مسلسل تصویر کشی کرتے رہیں تو آخر کار یہ حقیقت بن جاتی ہے اس نظریے کی بناء پر اس کے دماغ میں ایک تجویز آئی چونکہ اسے بائبل پر یقین تھا جو کہتی ہے انسان اپنے دل میں جو سوچتا ہے وہ خدا وہی کرتا ہے سیمینارز کے اختتام پر وہ اپنی اتنی ہر عزم ہو چکی تھی کہ اس نے اپنی دعاؤں اور تمناؤں کو تصاویر کی شکل میں ڈھالا نا شروع کیا اس نے پرانے رسالوں میں سے ان تصویروں کو کاٹنا اور اکٹھا کرنا شروع کر دیا جو اس کی دعاؤں اور تمناؤں کی ترجمانی کرتی تھیں اس کے خیالات اپنی تصاویر کے ضمن میں بالکل واضح تھے ان میں اس قسم کی تصاویر شامل تھی۔

☆ایک خوبصورت خاوند

☆ایک نیا شادیہ شدہ جوڑا

☆ ہیروں کے زیورات

☆ایک جزیرہ

☆ نئے فرنیچرز سے مزین و آراستہ ایک محبت بھرا گھر اور

☆ایک عورت جو حال ہی میں ایک بڑی کمپنی کی وائس پریذیڈینٹ بنی ہے وہ ایک ایسی کمپنی میں کام کر رہی تھی جس کے انتظامی عہدوں پر کوئی عورت ملازم نہ تھی اور وہ اسی کمپنی کی پہلی خاتون نائب صدر بننا چاہتی تھی ۔

وہ ان تصویروں کو دن میںکئی بار دیکھتی اور اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے خواب بہت جلد سچے ثابت ہونے والے ہیں چند مہینوں کے بعد وہ ایک صبح خالی الذہن ہو کر گاڑی چلا رہی تھی کہ اچانک پاس سے ایک بڑی کار گزری اس نے گاڑی کی خوبصورتی کی بناء پر اسے دیکھنا شروع کر دیا اسے محسوس ہوا مہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص بھی اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا جوابا وہ بھی مسکرا دی اس پر اس شخص نے

اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا چند میل تک گاڑی چلانے کے بعد اس عورت نے گاڑی روک دی تو وہ بھی رک گیا ان کی ملاقات ہوئی اور نتیجتا ان کی شادی ہوگئی۔

اس عورت نے بتایا کہ اپنی ملاقات کے پہلے دن اس کے ہونے والے خاوند نے اسے گلاب کے پھول بھجوائے تھے پھر اس عورت کو معلوم ہوا کہ شخص کا مشغلہ ہیرے جمع کرنا ہے اور وہ کسی ایسے شخص کی تلاش میں ہے جو انھیں سجا سکے وہ عورت اس کام کے لیے رضامند ہوگئی ان کی ملاقاتیں تقریبا دو برس تک جاری رہیں ان کی شادی سے تین ماہ پہلے اس کے خاوند نے اسے بتایا کہ کہنی مون کے لیے اس نے ایک بہت خوبصورت جگہ کا انتخاب کیا ہے اور کیا آپ یقین کریں گے کہ وہ جگہ ایک خوبصورت جزیرہ تھی ۔

مستقبل کی نقشہ کشی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اسے تراش لیا جائے ، (ایلن کے)

شادی کے بعد وہ اپنے نئے گھر میں منتقل ہوگئے وہ گھر اور اسکا فرنیچر بالکل ویسے ہی تھے جیسا وہ تصویروں میں دیکھا کرتی تھی اپنی شادی کے صرف چند ماہ بعد وہ متذکرہ کمپنی میں ہیومن ریسورسز کے شعبے کی نائب صدر منتخب ہوگئی یہ ایک تصوراتی کہانی معلوم ہوتی ہے لیکن میرے دوستو یہ حقیقت پر مبنی ہے اس عورت کا نام گلینا سالسبری ہے اور وہ امریکن نیشنل سپیکرز کی ۱۹۹۷ء ۶ ق ۹۸ صدر تھی ۔

عموما کامیابی کا انحصار اس وقت بھی حصول مقصد کے لیے کوشاں رہنے میں میں ہے جب دوسرے کوشش ترک کر جائیں۔

آپ کے لیے اس بات کو مزید آسان بناتا ہوں جرض کیجئے آپ پریشان ہونا چاہتے ہیں کیا آپ فوراً غمگین نہیں ہوجائیں گے ہاں آپ ہوسکتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے بہت آسان ہے آپ اپنے ساتھ پیش آنے والے تمام برے واقعات کو ذہن میں لانا شروع کر دیں گے بالکل اسی طرح سے اگر آپ خوش ہونا چاہتے ہیں تو آپ کو تمام اچھے واقعات پر توجہ مرکوز کرنا ہوگی بدقسمتی سے ہم تمام بری باتوں کے متعلق سوچتے رہتے ہیں اور پھر اپنی پریشانیوں ،اور مایوسیوں اور غصے کے لیے دوسروں کو الزام دیتے ہیں۔

ہمیں زندگی میں اچھے اور برے دونوں طرح کے لیے تجربات سے واسطہ پڑتا ہے اگر ہم اپنی زندگیوں کو بدلنے میں واقعی دلچسپی رکھتے ہیں تو ہمیں برے تجربات سے قطع نظر اچھے واقعات پر اپنی توجہ مرکوز کرنا ہوگی منفی اور حقیر چیزوں کو رکھ کر زندگی میں بڑی اور مثبت چیزوں کئے حصول کی توقع بے کار ہے ۔

زندگی میں دماغ کی نہیں وقت ارادی کی جیت ہوتی ہے ۔(علامی اقبال)

پس شاہراہ کامیابی پر سفر کے دوران قتل و غارت، ناانصافی، دھوکہ وہی حق تلفی ، ناکامیوں، گرد و غبار، بھیڑ بھاڑ وغیرہ جیسی باتوں کو مدنظر رکھنے کے بجائے زندگی میں ملنے والی اچھی اور مثبت چیزوں اور تجربات مثلا سازگار حالات، لوگوں کی محبت متنوع کھانے خوبصورت بچے کامیاب افراد صبح کی تازہ ہوا زندگی حسن فطرت اور زندگی کے سکھ پر نگاہ مرکوز رکھنا بےحد ضروری ہے گلینا کی مانند آپ جس چیز کو نگاہ کا مرکز بنائیں گے وہی آپ کے لیے حقیقت بن جائے گی آیئے عہد کریں گے کہ ہم ہمیشہ مثبت چیزوں کو ہی مدنظر رکھیں گے اور یہی بات ہمارے لیے طاقت اور توانائی بخش ثابت ہوگی۔

قوت ارادی کی طاقت

ایک اور طاقت جو میں نے شاندار کامیابی حاصل کرنے والے افراد میں مشاہدہ کی وہ قوت ارادی کی طاقت ہے کیا آپ قوت ارادی کے بغیر کام کرنے کے بارے میں تصور کر سکتے ہیں ہر چیز کی کوئی نہ کوئی قیمت ہوتی ہے اگر آپ صبح کی سیر کے لیے جانا چاہتے ہیں تو اس کے بدلے آرام دہ بستر چھوڑنا پڑے گا اگر آپ کامیابی کے لیے سخت جدوجہد کر رہے ہیں تو اس کے لیے چند دوسری چیزوں کی قربانی چینا ہوگی اور اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کی قوت ارادیہ مستحکم ہو ۔

میں بتا نہیں سکتا کہ یہ کون سی طاقت ہے میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ یہ ہوتی ہے اور اس کا حصول آدمی کی صرف اس ذہنی کیفیت میں ممکن ہے جب وہ مکمل طور پر آگاہ ہو کہ وہ کیا چاہتا ہے اور وہ یہ طے کر چکا ہو کہ اپنی مطلوبہ شے کے حصول تک وہ کوشش ترک نہیں کرے گا ۔

۱۹۵۲ء میں ایڈمنڈ ہیلری نے ماؤنٹ ایورسٹ سر کرنے کی کوشش کی اور نا کام رہا اپنی نا کامی کے بعد صحافیوں سے گفتگو کے دوران اس نے کہا میں تمہیں شکست دے کے رہوں گا کیونکہ تمہیں جتنا بڑھنا ہے بڑھ چکی ہو اور میری نشونما ابھی ہو رہی ہے اور صرف ایک ہی سال میں وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا اس کی وجہ کیا تھی جی ہاں مضبوط وقت ارادی ۔

شاہراہ کامیابی پر آپ کا سامنا بیت ایسے لگوں سے ہوگا جو آپ کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوشش کریں گے یا رکاوٹیں آپ کی گمراہی کا باعث بنیں گی لیکن یاد رکھیئے جس دن آپ کی قوت ارادی کمزور پڑ گئی آپ کھیل ہار جائیں گے۔

جس کسی کی دولت کھو جائے اس کا بہت مقصان ہوتا ہے جس کا دوست کھو جائے اس کا اس سے زیادہ نقصان ہوتا ہے لیکن جو ہمت ہار جائے او وہ سب کچھ گنوا دیتا ہے ۔ (ہنری فورڈ)

او جے سمپسن نے جم براؤن کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے کیا آپ جانتے ہین کس طرح کہ وہ ایسا کرنے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا]پنے اردگرد نظر دوڑائیں وہ تمام اشیاء جو ہمارے پاس ہیں زندگی جکی وہ تمام ضروریات اور آسائشات آج اس لیے موجود ہیں کہ کچھ لوگوں نے انھیں حقیقت کا روپ دینے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا انھیں بھی بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا لوگوں نے انھیں ضرور کہا ہوگا کہ یہ ممکن نہیں ہے لیکن وہ پختہ ارادہ کر چکے تھے انھوں نے اسے ممکن کر دکھایا آپ بھی اس طرح کر سکتے ہیں اگر آپ کی قوت ارادہ مستحکم ہے۔

صبر اور ثابت قدمی کی طاقت

یہ ایسی طاقت ہے جو معجزے دکھاتی ہے میں نے کئی لوگوں کو اس وقت ہار مانتے دیکھا ہے جب وہ کامیابی کی حد کو تقریبا چھونے کے قریب ہوتے ہیں وہ حیران ہوتے ہیں کہ کامیابی کیسے حاصل ہوتی ہے تو یہ ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے باعث حاصل ہوتی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ کامیابی کے رونما ہونے میں اوسطا بیس سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے کیا آپ ثابت قدمی اور مستقل، زا،جی کے بغیر اسے حاصل کرنے کا تصور کر سکتے ہیں کولونل سینڈرز نے زندگی میں ایک ہزار آٹھ بار انکار سنا ذرا اپنی ذات پر وکڈ کٹپر اس کے یقین اور مستقل

مزاجی کی شدت کا تصور کیجیئے اگر آپ جلد بازی میں تیز رفتاری کی بدولت کے وقت سے پہلے کسی مقام پر پہنچنے کے چکر میں ہیں تو ہوسکتا ہے کہ آپ کبھی بھی نہ پہنچ سکیں ہوسکتا ہے کہ آپ کو تھکا ڈالیں یا اپنے آپ کو ختم کر ڈالیں آپ کی بے صبری آپ کو مار ڈالے گی میں نے لوگوں کو ان کی جان لیوا بیماریوں سے سالہا سال تک لڑتے دیکھا ہے اور یہ صرف ان کے صبر واستقلال ہی کی وجہ سے ممکن ہو پاتا ہے۔

کامابیی کی بڑی وجہ دوسرے لوگوں ے چھوڑنے کے بعد بھی کوشش جاری رکھنے میں دکھائی دیتی ہے، (نامعلوم ۹

اپنے سکول کے ابردائی سالوں میں آپ نے کچھوے اور خرگوش کی کہانی تو ضرور سنی ہوگی ہاں خرگوش کہیں تیز رفتار سے دوڑتا ہے لیکن اختتمام پر کامیابی انھیں ہی ملتی ہے جو آہستہ اور قدم بہ قدم آگے بڑھتے ہین کیونکہ کامیابی کی اسشاہراہ پر بہت ریتے ہیں آپ کو بھی دوڑ شروع کرنے سے پیشتر آہستہ اور مسلسل قدم اٹھا کر چلنا ہے کیونکہ کامیابی کی اس شاہراہ پر بہتسے لوگ راتوں رات کایاب ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کہیں پہلے مٹا ڈالتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ اس وقت ہمت ہارتے جب وہ کامیابی کے حصول کے بالکل قریب ہوتے ہیں وہ خط کامیابی سے صرف ایک گز پہلے شکست مان لیتے ہیں وہ کامیابی کے نشان کو چھونے سے صرف ایک قدم پہلے کھیل کے آخری منٹ میں میدان چھوڑ جاتے ہین َ، (ایچ راس پیروٹ)

کامیابی ایک نہ ختم ہونے والا سفر ہے جس لمحے آپ اپنے مطلوبہ مقام پر پہنچ جائیں تو آپ کو اپنے لیے اس سے بھی اونچے مقام کا تعین کر لینا چاہیئے یہ جلدی سے کہیں پر پہنچ کر پھر محض آرام کرنے والا معاملہ نہیں ہے ی تو ایک طرز زندگی ہے جس کا آپ نے انتصاب کیا ہے اور اب آپ کو اپنی زندگی کے ہر دن ہر گھنٹے اور ہر منٹ میں تھوڑا تھوڑا اور قدم بہ قدم آگے بڑھتے رہنا ہے اور اس کے لیے آپ کو صبر استقلال اور ثابت قدمی کی ضرورت ہے انگور کھٹے ہیں والی کہانی کے بارے میں کیا خیال ہے لومڑی چند بار کوشش کرنے کے بعد ہی ہار، ان جاتی ہے ۔

عظیم کامیابیاں راتوں رات حاصل نہیں ہوتیں انسانی تاریخ کا سب سے بڑا انقلاتب اللہ کے پیغمبر اور آ کری بنی حضرت محمد ﷺ لے کر آئیت اور اس میں بھی تیئس سال لگ گئے دوسری جانب آپ اپنی کسی تجویز کسی تخلیق یا خدمت کو بیچنا چاہتے ہین اور آپ چاہتے ہیں کہ آپ راتوں رات کامیاب ہو جائیں تو یہ ممکن نہیں لوگ تبدیلی کو ذرا دیر سے قبول کرتے ہیں نئے اور عظیم نظریات کو ایک ہی رات میں اپنانا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے۔

میرا نہیں خیال کہ کامیابی کے لیے کسی دوسری صلاحیت کا ہونا اتنا ضروری ہے کتنا ثابت قدمی جیسی صلاحیت کا ہونا یہ تقریبا ہر چیز حتی کہ فطرت پر بھی غالب آجاتی ہے ۔ (جان۔ ڈی۔ راک ۔فیلر)

کسی بھی چیز کے آغاز میں ہوسکتا ہے کہ لوگ اس کی مخالفت کریں پھر مخالفت دب جائیں گی پھر ہوسکتا ہے کہ لوگ عدم دلچسپی کا اظہار کریں پھر کچھ سالوں بعد ممکن ہے کہ نیم دلی سے اسے اختیار کرلیں اور پھر ہوسکتا ہے کہ اسے پسند کرنا مشکل دکھائی دے ان تمام سالوں کے دوران اگر آپ صبح، صبر استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوگی اور آپ ہمت ہار بیٹھیں اس لیے کہ نتائج آپ کی توقع کے مطابق نہیں ہیں تو اس ساری محنت کا ثمر کسی اور کی جھولی میں ہوگا اس لیے ہوگا کہ آپ میں ثابت قدمی اور مستقل مزاجی نہ تھی۔

لوگوں سے محبت کرنے کی طاقت

ایک سیمینارز کے بعد میں اور میرا ایک دوست بذریعہ جی ٹی روڈ اسلام آباد واپس آرہے تھے ہم سڑک کے کنارے ایک ریستوران میں چائے پینے کے لیے رکے ہم نے چائے کے لیے آرڈر دیا اور وہیں ایک کھوکھے کے اندر لکڑی کے بینچ پر ہلکی پھلکی گپ شپ کے لیے بیٹھ گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک درمیانی عمر کا آدمی دکان میں داخل ہوا ہمیں محسوس ہوا کہ ماس کی اجازت کے بغیر اس کی جگہ پر بیٹھ گئے ہیں ہم نے اس شخص کو بیحد نرمی سے خوش آمدید کہا اور اپنی بے تکلفی کے لیے اس سے معذرت چاہی اس پر چھائی ہوئی درس مہری کی برف پگھل گئی ہم نے اس کا نام پوچھا اور یہ کہ وہ کہاں سے تعلق رکھتا ہے اس نے ہمیں بتایا کہ اس کا تعلق افغانستان سے ہے اور اس نے جنگ سے بچ نکلنے اور پاکستان میں رہائش اختیار کرنے کے لیے بہت سی قربانیاں دی ہیں یہ چھوٹی سی دکان اس کی تھی جبکہ اس سے ملحقہ بڑا ریستوران اس کے بھائی کی ملکیت تھا اس نے ہم سے اصرار کیا کہ ہم خستہ بسکٹ اور مونگ پھلی کھائیں ہم نے مونگ پھلی چکھی اور باتیں شروع کر دیں وہ اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں کے ساتھ بے حد خوش تھا پھر اس نے اسلام اور اس کے نظریات کے بارے می میں گفتگو شروع کر دی جہاں کہیں ضروری محسوس ہوتا تاہم بھی گفتگو میں حصہ لیتے اور اسے بتاتے کہ ہمیں اس کی کہی ہوئی بات پر یقین ہے وہ بے حد خوش ہوا۔

محبت ہمدرد اور مہربان ہوتی ہے محبت حاسد اور متکبر نہیں ہوتی یہ گستاخ اور مغرور نہیں ہوتی ، (آئی کورینتھیز)

اسی دوران ہمارء چائے آ گئی ہم نے اس سے گفتگو جاری رکھی اور اس کے مہذب اور بامعنی خیالات اور زندگی کے بارے میں اس کے نظریات پر اس کی تحسین کی ہمیں اس سے گفتگو کرنا اچھا لگ رہا تھا وہ بااخلاق، خیال رکھنے والا، سخی محبت کرنے والا خوش باش اور ہمدردی جیسی خوبیوں کا مالک تھا وہ خوبیاں جن میں اپنے ساتھیوں کے درمیان اچھی ساکھ بنانے کئے لیے پیسے کا عنصر شامل نہین ہہو تا تھوڑی دیر کے بعد ہم نے مونگ پھلی اور چائے کے معاوضے کے متعلق پوچھا تو اس نے پیسے لینے سے امکار کر دیا اس نے کہا کہ آپ اچھیجیسے کم ہی لوگ ملتے ہیں پیسے والے لوگ مغرور ہوتے ہیں اور مجھ جیسے غریبوں سے بات کرنا پسند بھی نہیں کرتے اسے رقم ادا کرنے کی ہماری ہر کوشش ناکام ثابت ہوئی اس نے کہا کہ ہم اس کے بھائی ہیں اور اسے ہم سے باتیں کرنا اچھا لگا ہے اس نے کہا زندگی اصل مقصد لوگوں کی خدمت اور دوسروں کی مدد کرنا ہے اور اگر ہم واقعی چائے وغیرہ کے لیے ادائیگی کرنا چاہتے ہیں تو ہم کسی دوسرے ضرورت مند کو تلاش کر کے یہ پیسے اسے دے دیں ۔

ایک دوسرے سے محبت کریئں اور خوش رہیں ی اتنا ہی آسان ہے جتنا مشکل ۔ (مائیکل لیونگ)

مجھے ایک غریب آدمی سے جس کا اپنا گزارہ بھی مشکل سے ہوتا ہو اس قسم ک نیرویے کی توقع نہ تھی ہم واپس چلے آئے اوع اسلام آباد تک سارے سفر کے داران ہم اس شخص کے متعلق باتیں کرتے رہے اب مجھے بتائیے کہ یہ سب کیا تھا ایسا کیوں ہوا یہ لوگوں کا اچھا رخ ہے اور اسی طرح ایک براخ بھی ہوتا ہے لوگ اتنے مختلف انداز میں ردعمل کس طرح ظاہر کرتے ہیں میں نے بھی اپنے آپ سے پوچھا کہ یہ کس طرح ہوا تو میں نے یہی نتیجہ نکالا کہ۔

☆ہم نے اس شخص سے عزت واحترام کارویہ اپنایا ہے ۔

☆ہم نے اپنی غلطی تسلیم کرنے کا حوصلہ کی اور اس سے بات کی معذرت چاہی

☆ ہم اس ذات میں بطور ایک فرد دلچسپی لے رہے تھے اور

☆ہم نے اس کی تنظیم کی۔

آپ نے دیکھا کہ اس طرز عمل نے کیا کیا وہ تمام لوگ جو کامیابی کی انتہائی بلندیوں پر پہنچے ان کے لوگوں سے تعلقات بے حد خوشگوار تھے زیادہ تر لوگ بنیادی طور پر اچھی فطرت کے مالک تھے ہم ہی انھیں وہ سب کرنے پر مجبور کرتے ہیں جو وہ کرتے ہیں ہم ان کے ساتھ بے عزتی لاسلوک کرتے ہیں اور جواباً ہمیں بھی وہ عزت نہیں ملتی جس کے ہم مستحق ہوتے ہیں عزت، ستائش، اور حوصلہ افزائی کی ہر ایک کو ضرورت ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہم دوسروں کو وہ سب کچھ نہیں دینا چاہتے جس کے ہم خود طلب گار ہوتے ہیں اگلی بار جب آپ رستوران میں جائیں ویٹر کو عزت سے بلائیں اس کا نام پوچھیں اس کے احساسات کو سمجھیں اور جب تک آپ کھانے کے بارے مین فیصلہ کریں تو اس دوران گھنٹوں ترک اسے وہاں کھڑا مت رکھیں معاف کیجئے شکریہ اگر آپ کر سکیں براہ مہربانی جیسے الفاظ کا بکثرت اور جتنا استعمال آپ کر سکتے ہوں ضرور کریں پھر دیکھئے کہ وہ آپ کے لیے کیا کرتا ہے وہ آپ کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا جیسے آپ بے حد خاص شخصیت ہیں اور اسی آپ کی خدمت کرے گا اس شاہراہ کامیابی پر اکیلے کچھ بھی ممکن نہیں ہے آپ کو اچھے لوگوں کی ضرورت پیش آئے گی کامیاب لوگ دشمن نہیں بناتے وہ دوست بناتے ہیں خواہ ان سے محبت بھی کی جائے انھیں ہمیشہ عزت ملتی ہے۔

لوگوں پر تنقید مت کریں خدا خود بھی لوگوں کا مرنے کے بعد ہی حساب لیتا ہے ، (نامعلوم)

مجھے ایک واقعہ یاد ہے جو میں آپ کو سناتا ہوں ۱۹۹۵ء مین بوسٹن امریکہ گیا ایئرپورٹ سے لے کر ہارورڈ بزنس سکول تک سارے راستے میں ٹیکسی ڈرائیور مجھے باتوں میں مشغول کیے رکھا وہ ایک بے حد دلچسپ کالا امریکی نوجوان تھا وہ پاکستان، پاکستانیوں اور ہمارے سیاسی پس منظر کے بارے میں کافی کچھ جانتا تھا ہارورڈ پہنچ کر ٹیکسی سے اترتے ہوئے میں نے پوچھا اس کی ذہانت اور معلومات عامہ کی تعریف کی اسے بتایا کہ وہ ایک زبودست آدمی ہے اور یہ کہ میرا اس کے ساتھ سفر بہت پر لطف رہا ہے اس نے ان خیالات پر میرا شکریہ ادا کیا اور اس درخواست کے ساتھ اپنا وزیٹنگ کارڈ مجھے دیا کہ یہاں قیام کے دوران جب بھی مجھے ٹیکسی کی ضرورت پڑے تو اس مین اس کو ہی طلب کروں۔ کوئی چیز حاصل کرنے کرکے خوش ہونے کی بجائے کسی کو کچھ دے کر خوشی حاصل کرنے کی کوشش کریں ۔

چند دن بعد میں کچھ گھنٹوں کے لیے فارغ ہوا تو میں نے سوچا کہ شہر کا ایک چکر لگاؤں میں نے ٹیکسی کمپنی کو فون کیا اور اسی لڑکے کو بھیجنے کی درخواست کی وہ اس منٹ آ گیا وہ مجھے پرانے دوست کی طرح ملا اور اس نے ٹیکسی سے باہر نکل مجھے خوش آمدید کہا وہ بے حد خوش اور پر جوش دکھائی دے رہا تھا میں نے اس سے وجہ دریافت کی اس نے کہا جناب میں آپ کو ضرور بتانا چاہوں گا کہ جس دن ہماری ملاقات ہوئی آپ نے تو میرا سارا دن خوشگوار بنا دیا یہ پہلا موقع تھا جب مجھے کسی نے کہا کہ میں اچھا ہوں چنانچہ آپ سے رخصت ہونے کے بعد میں بے حد خوش اور پر اعتماد تھا سارا دن میں بے حد خوش رہا اور پھر ایک بہت عجیب بات رونما ہوئی اس دن مجھے تمام مسوفروں نے بہت زیادہ ٹپ دی

اتنی کہ مجھے پچھلے دس سالوں میں کسی دن اتنی ٹپ نہیں ملی آپ مجھے ایمانداری سے یہ بتائیں کہ کیا آپ کوئی روحانی ہستی ہین یا کچھ اور۔

اگر آپ محبت چاہتے ہیں تو محبت کریں ، (سینیکا)

میں نے اسے کہا کہ ایسی بات نہین ہے چونکہ وہ اس دن بے حد خوش تھا اس لیے اس نے اپنے مسافروں سے بہت اچھا برتاؤ کیا ہوگا اور جوابا اسے ٹپ کے ذریعے کافی اچھی رقم مل گئی وہ بولا وہ واقعی اوں، ن، نہوسکتا ہے آپ صحیح کہتے ہوں پھر فورا کہنے لگا ہاں بالکل ایسا ہی ہوا ہوگا میں خوش تھا اور میں نے تمام مسافروں کو اپنی گفتگو میں مصرف رکھا اور ان میں سے بعض نے میری باتوں پر تبصری بھی کیا او وہ اب میں جان گیا ہاں مجھے صحیح وجہ معلوم ہوئی ہے۔

آپ نے دیکھا زندگی اسہ چیز کا نام ہے، میں نے اس کی تعریف مین چند لفظ کہے اور اس کے سارے دن کو بھرپور بنادیا اس نے یہی بھلائی دوسروں کے ساتھ اختیار کی یعنی اس نے دوسروں کی زندگی کو بھی بھرپور بنادیا چونکہ اس نے دوسروں کو کوئی چیز تقسیم کی لہذا جواب میں اسے ٹپ ملی اور اس طرح ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کا یہ چکر چلتا گیا۔

جب ہم لوگوں سے بات کررہے تھے تو ہمارا محض منطقی سوجھ رکھنے والی مخلوق سے نہیں ہوتا بلکہ ہمارا واسطہ، احساست، جذبات اور تعصّبات سے بھرپور انسانوں سے ہوتا ہے۔ (نامعلوم)

آپ جہاں کہیں بھی جائیں زیادہ سے زیادہ دوست بانے کی کوشش کریں کوئی نہیں جانتا کل اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے ایئرپورٹ کی پر آپ کی کسی سے لڑائی ہوجاتی ہے یا آپ کسی کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرتے ہیں کسے معلوم ہوا کہ اگلے دن وہی آپ کا گراں قدر کسٹمر بن جائے ہر کسی کے ساتھ ایسا سلوگک کیجئے جس قسم کے سلوک کے آپ خود خواہشمند ہیں کسی نے بالکل صحیح کہا ہے کہ عظیم آدمیوں کی عظمت ان کے ادنی لوگوں سے سلول کے وقت ظاہر ہوتی ہے لیکن ہمارے پاس جوں جوں پیسہ آتا ہے ہم اتنے ہی مغرور اور بداخلاق ہوتے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس کے برعکس ہے اگر کوئی آپ سے براسلوک کرے اور جوابا آپ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کریں تو آپ میں اور اس میں کیا فرق رہ جائے گا کامیاب افراد جب شاہراہ کامیابی پر اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں تو اپنے قرب وجوار میں ملنے والے ہر شخص کو اپنا گراں قدر گاہک خیال کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مہذبانہ اور احترام سے بھرپور سلوک کرتے ہیں شاہراہ کامیابی پر سفر کے دوران ان لوگوں سے ملنے جلنے کے لیے چند رہنما اصول پیش کیے جارہے ہیں۔

☆ لوگوں کو غیر مشروط محبت اور عزت دیجئے۔

☆ ان کی عزت نفس کا بھرپور احترام کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کیجئے۔

سوالات پوچھیئے۔

☆ لوگوں کو پریشان مت کیجئے

☆ دوسروں کی دل کھول کر تعریف کریں اور تنقیدے کے موقع پر کنجوس ہوجایئے۔

☆ کبھی تنقید مت کیجئے۔

☆جب تعریف کریں تو پورے خلوص اور ایمان داری ہے ۔

☆دوسروں میں دلچسپی لیجئے ۔

☆اکثر مسکرائیے۔

☆نام لے کر پکاسریئے۔

☆اچھا سامع بنائیے ۔

☆لوگوں کو احساس دلائیے کہ وہ اہم ہیں ۔

☆ان کی رائے اور نقطہ نظر کا احترام کیجئے ۔

☆دوستانہ رویہ اپنائیے۔

☆چیزوں کو دوسروں کے نقطہ نظر سے دیکھئے۔

☆لوگوں کے خیالات کے متعلق ہمدردانہ نظر اپنائیے ۔

مشاہدے اور سوالات کے ذریعے سیکھنے کی طاقت

کامیاب افراد میں مشاہدے اور اچھے سوالات کے ذریعے سیکھنے کی صلاحیت ہوتی ہے تحقیق بتاتی ہے کہ بچے جتنا اپنی زندگی کے پہلے سالوں میں سیکھتے ہیں اتنا اگلے پچاس سالوں میں نہین سیکھتے ایسا کیوں اس لیے کہ وہ اشیاء کا مشاہدہ کرتے اور مسلسل سوال پوچھتے رہتے ہیں وہ اس قسم کے سوالات پوچھتے ہیں مثلا ۔

☆امی اس طرح کیوں ہوا ۔

☆امی ابو نے اس طرح کیوں کیا ۔

☆امی وہ کون ہے۔

☆امی آپ ابو سے پیار کیوں کرتی ہیں۔

☆امی کیا میں چاند پر جاسکتا ہوں۔

☆امی رات کو اندھیرا کیوں ہوتا ہے۔

☆امی میں کیسے پیدا ہوا تھا۔

امی وہ مجھ سے بڑا کیوں ہے

امی ابو دفتر ہر روز کیوں جاتے ہیں ۔

اور اسی قسم کے بے شمار معصوم سوالات۔

یہی وجہ ہے کہ اپنے ابتدائی پانچ سالوں میں باقی آنے والی ساری زندگی سے کہیں زیادہ سیکھ لیتے ہیں جوں جوں ہم بڑے ہوتے ہیں ہم مشاہدہ کرنا اور سوالات کرنا چھوڑ دیتے ہیں نتیجتاً ہمارا سیکھنے کا عمل رک جاتا ہے ہوسکتا ہے کہ ہمارا سوالات کا سلسلہ نہ رکتا ہو بلکہ اس کی نوعیت بدل جاتی ہوایسا کیوں ہوا جیسے مثبت سوال پوچھنے کی بجائے ہم منفی انداز مین یہ سوچتے ہیں لوگ مجھ پر ہنسیں گے ہماری یہ جھوٹا انا ہمارے سیکھنےکے عمل میں رکاوٹ بن جاتی ہے جو ہم مانگیں نہیں وہ ہمیں کبھی نہیں مل سکتا مغربی افریقہ کے ملک کیمرون میں ایک کہاوت مشہور ہے جو سوال کرتا ہے وہ کبھی محروم نہیں رہ سکتا ۔

اشیاء کا مشاہدہ کرنے اور ان سے متعلق موزوا ں سوالات کرتے رہنے سے کامیابی حاصل ہوتی اس قسم کے سوالات کہ۔

☆میری زندگی کا مقصد کیا ہے۔

☆میری اصل حقیقت کیا ہے۔

☆میں کس چیز کو اہمیت دیتا ہوں۔

☆میں کس کے لیے زندہ ہوں اور کیوں ۔

☆ مجھے کون سا کام ضرور کرنا چاہیئے ۔

☆وہ سب لوگ جو کامیاب ہوئے وہ کس طرح ہوئے ۔

☆ مجھے دنیا میں اپنا نام باقی چھوڑنے کے لیے کیا کرنا چاہیئے۔

☆ مجھے کس قسم کے شخص سے شادی کرنی چاہیئے،

☆میں اس سے محبت کیوں کرتا ہوں،

☆ کوئی دوسرا وہ سن کچھ کیسے حاصل کر لیتا ہوں جو میں نہیں کر سکتا ۔

☆ کوئی اور ہی ہمیشہ جماعت میں اول کیوں آتا ہے۔

☆ کامیابی حاصل کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیئے ۔

☆میں کونسا کام اچھے طریقے سے کر سکتا ہوں۔

☆میں کس کام میں ماہر ہوں ۔

☆میں ناکام کیوں ہوا ۔

☆اس سے بچنے کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا ۔

☆میرے ساتھ ہی ہمیشہ ہی کیوں ایسا ہوتا ہے۔

☆میری ترقی کی وجہ کیا ہے۔

☆میں ترقی کیوں حاصل نہ کر سکا ۔

+☆اپنے ادارے کیا ہمیت بڑھانے کے لیے میں کیا کرسکتا ہوں ۔

☆اپنی آمدنی بڑھانے کے لیے میں کیا کرسکتا ہوں ۔

☆اپنے ماتحتوں گاہکوں اور ساتھ کام کرنے والوں کو خوش کرنے کے لیے میں کیا کرسکتا ہوں ۔

☆اپنا وزن گھٹانے کے لیے میں کیا کرسکتا ہون َ

میں نے کیا کھایا تھا جس سے میرا معدہ خراب ہو گیا ۔

☆ مجھے الم غلم کھانے کے بجائے کیا کھانا چاہیئے ۔

☆اگر مجھے دوبارہ زندگی ملے تو میں کیا کرنا چاہوں گا اور کیوں ۔

اس کو مجھ سے محبت کیوں ہے ۔

اسے مجھ سے محبت کیوں نہیں ہے ۔

میرا بیٹا مجھ سے کیوں مھبت کرتا ہے ۔

میں ایسا کون سا کام کروں کہ میرے لیے اس کی چاہت میں اضافہ ہو جائے ۔ یہ تو ایک رخ ہوا اب دوسری جانب ہم یہی سوالات ان کے سامنے بھی رکھ سکتے ہیں جب کی ہماری زندگی میں کوئی اہمیت ہے تا کہ اور زیادہ جوابات حاصل ہو سکیں اور ہمارے جوابات کی صداقت جانچی جا سکے مثلاً اپنے بچوں اور شریک حیات سے پوچھا جائے کہ۔

آپ مجھ سے محبت کیوں کرتے ہیں۔

میں اور ایسا کیا کام کروں کہ آپ مجھ سے زیادہ مجبے کرنے لگین ۔

یا اپنے افسر سے ایسے سوال کیے جائیں ۔

مجھے اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا چاہیئے ۔

کن پہلوؤں کی بہتری کے لیے مزید کام کیا جا سکتا ہے ۔

میری خوبیاں کیا ہیں ۔

ایک احمقانہ سوال پوچھ کر آپ ایک بار احمق ثابت ہوتے ہین اور اگر آپ وہ سوال نہیں پوچھتے تو آپ ہمیشہ احمق ہی رہتے ہیں ۔

یہ ایک نہ ٹکم ہونے والا سلسلہ ہے یہ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے تجسس کو مار ڈالا ہے ہم ہر چیز پر اپنا حق جتانے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے ہم نے سوالات پوچھنے چھوڑ دیئے ہیں کامیاب افراد سیکھنے کے لیے اپنا تجسس اور مشاہدہ استعمال کرتے ہیں وہ لوگ سوالات کی طاقت کے ذریعے اپنے ماحول سے سیکھتے ہین لوگوں سے سیکھتے ہیں ناکامیوں سے سیکھتے ہیں وہ اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی غلطیوں سے بھی سیکھتے ہیں جو پوچھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا وہ آگے نہین بڑھ سکتا ۔ •(کہاوت)

میں نے شورع میں آپ کو بتایا تھا کہ اپنی تمام تر کامرانیوں کے باوجود میں زندگی میں خوش نہ تھا میری زندگی اسی طرح بسر ہو جاتی اگر میں

اپنے آپ سے ایک چھوٹا سا سوال نہ پوچھتا کہ میں خوشی کیوں نہیں ہوں اس سوال کے جواب کی تلاش میں مجھے ہزاروں مزید سوال ملے اور انجوابات نے میری زندگی بدل ڈالی لیکن اس سارے عمل کا آغاز سوالات سے ہوا سوال پوچھنے کے نتیجے میں میری ساری زندگی نئے سرے سے شروع ہوئی کسی بھی چیز کو سیکھنے میں سب سے اہم کردار سوالات کا ہی ہے درحقیقت ایک پورا طریقہ تدریس جو سقراطی طریئقے کے طور پر جانا جاتا ہے اسی پر مشتمل ہے کہ استاد کچھ پڑھانے کی بجائے سوالات کے ذریعے ہی طلباء کی توجہ کسی خاص نکتے پر مرکوز کر کے ان ہی سے جوابات تلاش کرنے کو کہتا ہے یہ طریقہ کار جس میں جواب دینے کی بجائے طلباء کو اور پھر سوالات کے ذریعے خود جواب تلاش کرنے کی تربیت دی جاتی ہے طلباء کو جواب فراہم کرنے کی بجائے اس طریقہ کار کے استعمال نے جس میں طلباء کو ان کے اپنے مشاہدے کی بناء پر خود جوابات تلاش کرنے کے لیے کہا جاتا تھا ایسے شاگرد پیدا کیے جو اپنے اساتذہ سے بھی بڑھ کر ثابت ہوئے ۔

یہ کتاب ان سب لوگوں کے مشاہدے اور ان سے پوچھے گئے سوالات کا نتیجہ ہے جن سے میں سڑکوں پر خرید کے دوران ہوائی اڈوں پر اور اپنے سیمینارز وغیرہ کے دوران ملا اور انھیں دیکھا اب میں سوالات پوچھنے کی طاقت کا اتنا قائل ہو چکا ہوں نکہ میں ہر ایک کو بتاتا ہوں کہ کامیاب افراد ناکام لوگوں میں فرق ان کے پوچھے گئے سوالات کے معیار اور ان کی نوعیت ہی کا ہے۔

مانگو اور تمہیں ملے گا ڈھونڈو اور تم پالو گے دستک دو اور تم پر دروازہ کھول دیا جائے گا ۔ (میتیھو)

میں نے پچھلے باب میں ڈبلیو مچل کی بات کی تھی آپ کے خیالمیں اپنے جسم کا دو تہائی حصہ جل جانے کے بعد وہ کس طرح زندہ رہا اور پھر سہ ایک اور حادثے یعنی ہوائی جہاز کے کریش جس میں اس نے اپنی دونوں ٹانگیں کھودیں کے بعد بھی کس طرح زندہ رہا آپ جاننا چاہیں گے کہ کس طرح صحیح سوالات پوچھنے کے ذریعے جب اس نے جلے ہوئے جسم اور ارد گرد اپنے بے شمار رشتہ داروں اور دوستوں کو افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اور خود کو ہسپتال میں پایا تو اس کا پہلا ردعمل ان سوالات کی صورت میں تھا ۔

میں ہی کیوں۔

میرے ساتھ ہی خدا نے ایسا کیوں کیا ۔میں نے کون سا غلط کام کیا تھا ۔

اپنی زندگی کے اس لمحے اس نے اپنا زاویہ نظر بدلا اور صحیح اور مثبت سوالات کیجئے اس قسم کے سوالات ۔

اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے میں باقی رہ جانے والے جسم کو کس طرح استعمال میں لا سکتا ہوں ۔

اب کس ممکن طریقے سے میں زیادہ سے زیادہ مفید کام کر سکتا ہوں ۔

میرے پاس اب بھی کیا کچھ باقی ہے ،

اس صورتحال میں خدا میرے کس کام سے خوش ہو گا ۔

ان سوالات نے اس کی زندگی ہی بدل ڈالی کیا آپ کسی ایسے شخص کے متعلق تصور کر سکتے ہیں جو ہوائی جہاز کے حادثے کے نتیجے میں ہسپتال کے بستر پر نچلا دھڑ مفلوج حالت مین لے لیٹا ہوا اور اپنی نرس کی محبت م،یں گرفتار ہو جائے ۔

ایک بے حد خوبصورت سوال پوچھنے والے کو ہمیشہ خوبصورت جواب ہی ملتا ہے ۔ (ای ۔ای۔ گمنگز)

اپنے مکمل طور پر جلے ہوئے چہرے اور فالج زدہ نچلے دھڑ کے ساتھ بھی اس میں یہ سوال کرنے کی ہمت تھی میری اس سے ملاقات کیسے ہو سکتی ہے اس کے دوستوں نے کہا تم پاگل ہو گئے ہو لیکن آپ کو معلوم ہے کہ چند ہی دن بعد ان میں ایک دوستانہ تعلق قائم ہو چکا تھا اور آخر کار وہ اس کی بیوی بن گئیھی اور تب سے وہ ایک خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہے ہیں یہ ہوتا ہے صحیح سوالات پوچھنے کا حسن اور وہ ہمارے لیے ایسے جواب لیے ہوتے ہیں جب کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے اپنی زندگی مین بہتر تبدیلی کے لیے آپ کو اپنے منفی اور حوصلہ شکن سوالات کو مثبت اور حوصلہ افزائی سوالات میں بدلنا ہوگا یادرکھیے جواب کی نوعیت کا انحصار سوال کی بنوعیت پر ہی منحصر ہے اب اپنے آپ سے چند ایسے سوالات پوچھیئے جو آپ کی زندگی کو ہمیشہ کے لیے بدل ڈالین۔

نمبر شمار زندگی بدل ڈالنے والےم،ثبت سوالات

۲،--

۳،--

اہم نتائج اور کرنے والے کام

یادرکھیئے آپ کو وہی کچھ ملتا ہے جس پر آ] کی توجہ ہوتی ہے جو آپ کو نہیں چاہیئے اسے کبھی توجہ نہ دیں بلکہ مقاصد کو نگاہ میں رکھیں۔

آپ کیا بننا چاہتے ہیں اس کا طاقتور تصور ہی اتنا خوشگوار ہونا چاہیئے جو آپ کو صبح سویرے بستر سے نکال لے اور رات گئے تک کام میں مصروف رکھے۔

آپ زندگی میں جو کام بھی انجام دینا چاہتے ہیں اسے کر ڈالنے کے لیے آپ میں بے مثال قوت ارادی کا ہونا لازمی ہے قوت اردی اور اپنے مشن کے ساتھ ایک مکمل اور عزم و وابستگی کے بغیر آپ اسے کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے ۔

کامیابی حاصل کرنے کے لیے بہت زیادہ صبر اور ثابت قدمی درکار ہے اگر یہ اتنی آسان ہوتی تو پھر اس میں لطف کیا ہوتا ۔

اچھے تعلقات کامیاب افراد کا سرمایہ ہوتے ہیں لوگوں سے بے لوث پیار کیجیے انھیں ان کی خامیوں سمیت قبول کیجیے ایسا بن جائیے کہ لوگ آپ کی کوجودگی سے لطف اٹھائیں ۔

ایسے لوگوں کی ایک زبردست ٹیم بنائیں اسے تشکیل دیں اور مسلسل قائم رکھیں جو آپ کے مشن پر بھرپور یقین رکھتی ہو آپ تنہا کبھی بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے ۔

جس کی تمنا آپ خود رکھتے ہوں وہیب دوسروں کو بھی دیجیئے ۔

علم سیکھتے رہنا زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے اپنے مشاہدے سے دوسروں کے تجربات سے اور سوالات کے ذریعے مسلسل سیکھتے رہیئے

حصہ دوئم

کامیابی کو برقرار رکھیے

کامیابی کا آٹھواں اصول

با کردار رہیئے پاکستان میں اپنے دس سالہ کیریر کے دوران میں نے بے شمار لوگوں کو ان کی مرضی کے پیشے یا کاروبار کی بلندیوں پر پہنچتے ہوئے سور پھر نیچے کی طرف آتے ہوئے دیکھا ہے میں حیرانہوتا تھا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے لیکن اب میں اس سوال کا جواب جان چکا ہوں یہ ہمارا کردار ہے جو ہمیں چوٹی پر پہنچانے میں ہماری مدد کرتا ہے اور پھر ہماری پرواز کو جاری رکھتا ہے ورنہ کامیابی کی بلندیوں پر ہمارے دن گنے چنے ہوتے ہیں یاد رہے کہ میں یہاں سچی کامیابی کی بات کرر ہا ہوں محض مادی کامیابی کی نہیں۔

صلاحیت ہمیں بلندی پر تو لے جاسکتی ہے لیکن یہ کردار ہی ہے ۔ (نامعلوم)

سچی کامیابی میں مالی خوشحالی کے ساتھ ساتھ خوشی عزت سکون اور اطمینان بھی شامل ہوتا ہے یہاں بہت سے جرائم پیشہ اور بددیانت لوگ ہیں جو ناجائز حدتک امیر ہیں مگوانھوں نے یہ سب کچھ دلی سکون واطمینان کی قیمت پر حاصل کیا ہے غور کیجئے میں نے امیر کے ساتھ ناجائز کا لفظ استعمال کیا ہے میرا ایمان ہے کہ وہ دولت یا کامیابی جو غیر اخلقی قانونی ذرائع سے حاصل کی گئی ہو ناجائز ہی ہوتی ہے حصول دولت کے خواہشمند حضرات اپنے لالچ کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ ہم روپے کے ذریعے خوشی عزت سکون اور اطمینان حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر مجھے دولت میں اور ان چیزوں میں کوئی تعلق نظر نہیں آتا پیسہ ہی سب کچھ نہیں ہوتا اور اگر ہم پیسے ہی کو سب کچھ جانتے ہیں تو پھر یہ ان سطب چیزوں کی قیمت پر ملے گا جو ہمارے خیال میں پیسے کے ذریعے ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں ۔

یہاں میں کامیابی حاصل کرنے اور نتیجتا دولت کمانے کے بارے مین بات کرر ہا ہوں نہ کہ محض دولت حاصل کرنے کے طریقے میرا موضوع ہیں ناجائز اور جلدی دولت کمانے کے بے شمار شارٹ کٹس ہیں لیکن اگر آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ کامیابی یا دولت کمانے کے اس سودے کی آپ نے بہت بڑی قیمت چکائی ہے میں اپنے کیریر کے دوران ایک بھی ایسے شخص سے نہیں ملا جو خوشی ،سکون ،طمانیت ،اور عزت وغیرہ نہ چاہتا ہو اور یہ ہی ہماری زندگیوں کا سب سے بڑا المیہ ہے ہم سب ان تمام چیزوں کے خواہش مند ہیں لیکن بدقسمتی سے ہم اس کی قیمت ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور اس کی قیمت ہمارا کردار ۔

جب بھی انسان میں کوئی نئی قدر جنم لیتی ہے تو اس کے وجود کو ایک نیا معنی ملتا ہے جب بھی کوئی قدر رخصت ہوتی ہے تو اس نئے معنی کا

کچھ حصہ مدھم پڑ جاتا ہے ۔ (جوزف ووڈ کرچ)

میں صرف لاہور شہر میں کم از کم بیش اور تقریبا اتنی ہئی تعداد میں پاکستان کے دوسرے بڑے شہروں کے افراد کے بارے میں جانتا ہوں جا نو جائز طور پر یعنی اپنے کردار کی قیمت پر امارات کی بلندیوں پر پہنچے اور پھر چند ہی سالوں میں منہ کے بل گر گئے چند ایک بدعنوانی کے مقدمات بھگت رہے ہیں ان میں سے دو ایک قتل ہو چکے ہیں اور باقی وہ سب گنوار ہے ہیں جو انہوں نے حاصل کیا تھا کیونکہ سب وہ لوگ یعنی ان کے ملازمین کسٹمر، ڈسٹری، بیوٹرز قرضہ دینے والے وغیرہ جن کا وہ استحصال کر رہے تھے کو اس بات کا احساس ہو گیا اور بالا آخر وہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے یہ تو تصور کا صرف ایک رخ ہے دوسری طرف وہ اپنے خاندان بچوں اور پورے معاشرے کی جانب سے اس احترام اور عزت کو گنوا بیٹھے جو کبھی واپس نہیں مل سکتی ۔

کرادر کیا ہے۔

کردار کیا ہے اور کامیاب بننے کے لیے اس کی کیا ضرورت ہے آیئے پہلے اس کا مفہوم معلوم کرتے ہیں آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق کی تعریف کچھ یوں ہے ۔

مجموعی خوبیاں یا خصوصیات جو ایک شخص کو منفرد بناتی ہے

اخلاقی مضبوطی

اچھی ساکھ

آدھی رات کے قریب جب ارد گرد کوئی پولیس والا موجود نہ ہو تو بھی آپ سرخ بتی دیکھ کر رک جایئے یہ ہے کہ کردار آپ کی اصلی اور اندرونی ذات جب ہمارے پاس کوئی دوسرا راستہ ہو ہو یا برے اور غلط کام کا نتیجہ بری طرح بھگتنا پڑئے تو ہم میں سے بہت سے غلط کام کرمنے سے رک ائیں گے لیکن جو اس وقت سرخ بتی کو دیکھ کر رک جائے جب قانون پر عمل درآمد کروانے والی کوئی طاقت پاس موجود نہ ہو تو وہ یقیناً ان لوگوں سے مختلف کردار کا حاملہے جو ان حالات میں ایسا نہیں کریں گے ۔

اور یہ اختلاف ہی کردار ہے یہ بات شاید بڑی فلسفیانہ سی لگے میں اس کی وضاحت کرتا ہوں ہم جانتے ہیں کہ اصل میں ہم کیا ہیں لوگ ہمارے بارے میں جو سوچتے ہیں یہ ان کا نقطہ نظر ہے کہ ہم کیا ہیں جو غلط بھی ہو سکتا ہے اصل میں ہم جو ہیں ہم وہی ہیں ہم اصل میں ہم جو ہپیں ہم وہی ہیں ہماری ذات کا ننانوے فیصد حصہ ہمارا باطن ہے کیا کوئی چیز آپ صرف اس لیے بھی خرید لیں گے کہ اس کی پیکنگ بے حد شاندار ہے یقیناً نہیں اور اگر ایسا کر بھی لیں تو جب اندر موجود چیز کی حقیقت معلوم ہو گی تو پھر چاہے آُپ دکان پر واپس نہیں جائیں گے ٹھیک ہے کیوں سادہ سا جواب یہ ہے اگر چہ آپ کو پیکنگ پسند تھی تو بھی وہ چیز آپ ئے صرف اس وجہ سے نہیں خریدی تھی چونکہ اسے خریدنے کا اصل مقصد اس کے اندر موجود چیز کو حاصل کرنا تھا پیکنگ تو اس کے ساتھ ملی تھی جو مکہ اسے خریدنے کی ایک اہم وجہ ہو سکتی تھی لیکن واحد وجہ نہیں تھی ۔

اپنی شہرت کی بجائے اپنے کرداد پر توجہ دیں کیونکہ آپ کی اصل شخصیت آپ کا کردار ہی ہے جبکہ آپ کی شہرت محض دوسروں کی آپ کے بارے میں سوچ پر مشتمل ہے ۔ (جون ووڈن)

یہی بات ہمارے لیے سچ ثابت ہے ہمارا جسم صرف پیکنگ ہے اصل چیز اندر ہے جب تک آپ صلی اخلاقی مضبوطی کے ساتھ زندگی گزاریں گے جل دیا بدیر لوگ آپ کے اندر کے انسان کو پہچان جائیں گے اوراس وقت زندگی آپ کے لیے بے حد مشکل ہو جائے گی ۔

کچھ عرصہ پہلے میں نے جارحانہ انداز رکھنے والے ایک ایسے نوجوان کو ملازم رکھا جو اچھی خاصی غرملکی قابلیت کا حامل تھا لیکن اپنی پسندیدہ ملازمت حاصل نہ کر سکنے کی وجہ سے بہت پریشان تھا جن کتالیف اور جدوجہد سے ساری زندگی کی گزر کر وہ کچھ بن پایا تھا ان بناء پر اس شخص کو پسند کرتا تھا ہمارے ہاں ملازت کے صرف ابتدائی چنسد ہفتوں میں ہی اس نے اسیس خفیہ معلومات کی تلاش شروع کر دی جس کا اس کے کام سے کوئی تعلق نہ تھا میں نے اس بات کا برانہ منایا اوراپنے آپ کو سمجھایا کہ وہ ابھی نیا ہے اور کاروباری اخلاقیات سے ناواقف ہے میں نے اس کی تربیت کرنی شورع کی لیکن ہر بار وہ مجھے کوئی نہ کوئی وجہ بتا کر قائل کر لیتا کہ اسے وہ معلومات کیوں چاہیئے تھیں یہاں تک کہ اس نے مجھے قائل کر لیا کہ میں اسے اپنے اہ کلائنٹس کے پاس کاروباری ملاقاتوں کے لیے تنہا بھیجوں جبکہ عام طور پر م، شاورت کے پیشے میں ملازمت کے پہلے سال میں اس طرح سے نہیں کیا جاتا وہ جہاں کہیں بھی جاتا ہمارا کام وہاں ٹھپ ہو جاتا میں جانتا تھا کہ تکنیکیلیحاظ سے وی ٹھیک ٹھاک ہے پھر مسئلہ کیا تھا ، آدمی کردار ہی اس کا خدائی رہنما ہوتا ہے ۔ (ھیرا کلیٹس)

تھوڑی سی تفتیش کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ساتھ ساتھ اپنی مشاورتی پریکٹس بھی جاری رکھے ہوئے ہے اوراپنی پارٹنرشپ کمپنی کے لیے کام حاصل کرنے کے لیے ہمارا پلیٹ فارم استعمال کر رہا ہے پوچھ گچھ کرنے پر اس نے ہمیں قائل کرنے کی کوشش کی کہ یہ سب سچ نہیں ہے اور یہ کہ اس کا اس فرم سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ہم نے اسے نوکریسے فارغ کر دیا چند ماہ بعد ایک مشترکہ واقف کار نے ہمیں بتایا کہ ہم سے رخصت ہوتے ہی اسے ایک نئی نوکری مل گئی تھی لیکن صرف ایک ماہ بعد اسے ایک فراڈ کے الزام میں نوکری سے نکال دیا گیا ایک سال بعد ہم نے اخبار میں ایک پبلک نوٹس دیکھا جس میں عوام کو خبردار کیا گیا تھا کہ اس لڑکے سے جوان کے ہاں مینجر کے عہدے پر کام کرتا تھا کسی قسم کا لین دین نہ کریں لکیونکہ اسے دھوکہ وہی کے جرم میں نوکری سے برخاست کر دیا گیا ہے اوراس کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جاوہی ہے اس شخص کے پاس بہترین تجربہ اور صلاحتیں تھیں لیکن وہ اتنی جلدی میں تھا کہ کسی شارٹ کٹ کے ذریعے بلندی پر پہنچنا چاہتا تھا اور وہ ایسا کسی بھی قیمت پر کرنے کے لیے تیار تھا اور انجام یہ ہوا کہ اسے کہیں جگہ نہ ملی ۔

میں باطن کی خوبصورتی کا طلب گار ہوں کاش انسان کا ظاہر اور باطن ایک یو جائے ۔ (سقراط)

تضاد اقدار بمقابلہ اصول

ہم لوگوں کو ان کی صلاحیتوں تجربے اور ظاہری خدوخال کی بناء پر ملازم رکھتے ہیں اور انھیں ان کے غیر اخلاقی رویے، بے ایمانی، بددیانتی ، دھوکہ، وہی وغیرہ یوں ان کے کردار کی بناء پر انھیں نوکری سے نکال دیتے ہیں اگر کردار ہمارے لیے اتنا اہم ہے تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ ہم

نوکری دیتے ہوئے ہی اس کی تسلی کیوں نہیں کر لیتے ۔

خانگی تعلقات کی کونسلنگ کرتے ہوئے میں نے یہ جانا کہ وہ تمام جوڑے جنھیں اپنی ازواجی زندگی میں مسائل پیش آ رہے ہیں ان سب کے ساتھ یہی مسئلہ ہے جب ان میں سے کوئی ایک اس بندھن سے نجات کا راستہ تلاش کرنا ہے تو میں یہ جان لیتا ہوں کہ وہ ایسا کیوں چاہتا ہے اور جس قسم کے جوابات مجھے ملتے ہیں وہ یوں کچھ ہوتے ہیںَ۔

وہ بددیانت ہے

وہ جھوٹا ہے

اسے گالی دینے کی عادت ہے۔

وہ غلط بیان کرتا ہے۔

پھر میں اگلا سوال پوچھتا ہون اگر اس شخصکے بارے میں آپ خیالات یہ ہیں تو پھر آپ نے اس سے شادی کیوں کی تھی اور اس ردعمل میں مجھے اس قسم کے جوابات سننے کو ملتے ہیں ۔

وہ خوش شکل یا خوبصورت تھا۔

وہ تعلیم یافتہ تھا ۔

وہ مشہور تھا ۔

وہ امیر تھا

اس کا قد لمبا تھا

اس میں بے حد کشش تھی

اس کا خاندانی پس منظر شاندار تھا وغیرہ وغیرہ ۔

اگر آپ دونوں قسم کے بیانات کا تقابلی جائزہ لیں تو آپ جان لیں گے کہ رشتہ شخصیت کی بنا ہر قائم ہوتا ہے اور کردار کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے رشتہ قائم ہونے کی وجہ رشتہ ٹوٹنے کی وجہ سے مختلف ہے اگر ایمانداری سچائی اور کردار اتنے اہم ہیں تو ہم کردار ہی کی بناء پر رشتے کیوں نہیں قائم کرتے یہ سوال غور وفکر کے قابل ہے آپ دیکھتے ہیں کہ اکثر اوقات ہم مانتے کچھ اور ہیں اور اسی اختلاف کی وجہ سے ہماری زندگی مشکل ہوتی جا رہی ہے ہم نے فطرت کے بنیادی اصول کو نظر انداز کر دیا ہے ۔

کردار کی تشکیل رفتہ رفتہ ہوتی ہے لیکن یہ ناقابل یقین تیزی سے ڈھے سکتا ہے ۔ ٠(فیتھ بالڈون)

مجھے ایک سوال پوچھنے کی اجازت دیں ہماری یہ دنیا کیسی دکھائی دیتی اگر وزن حجم، وقت، اونچائی، لمبائی، وغیرہ کے معیار ی پیمانے نہ ہوتے اگر ایک عالمی نظام کی بجائے ہم سب کے اپنے ذاتی پیمانے تو کیا ہوتا اگر میرا کلوگرام ۹۰۰ گرام اور آپ کا ۹۵۰ گرام کا اور میرا گھنٹہ پچپن منٹ کا اور آپ کا پینٹھ منٹ کا ہوتا تو کیا ہوتا ہاں ہر طرف بدنظمی ہوتی مطلب یہ کہ یہ تمام معیار یا عالمی پیمانے ہماری زندگی کو آسان

بنانے کے لیے گئے ہیں اوراب ہم ان کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ ان کے بغیر اپنی زندگیوں کا تصور نہیں کر سکتے ۔

اب میں ایک اور سوال پوچھتا ہوں کہ ایک ناسان کے پاس کسی دوسرے کو پرکھنے کا پیمانہ کیا ہے کیا یہ قد امارات ،خوبصورتی ،خاندانی پس منظر تعلیم ہے یا کچھ اور اصل مسئلہ کہاں ہے آیئے اس کا جائزہ لیں ہم کسی شخص کو پرکھنے کے لیے عالمی معیار استعمال کرنے کے بجائے اپنے اپنے ذاتی نظام اقدار کو استعمال کر رہے ہیں اور یہی مسائل پیدا کرنے کا باعث ہے جیسا کہ اس کتاب کے آغاز میں بیان ہو چکا ہے ،ہم سب کا اپنا اپنا مختلف نظام اقدار ہے کچھ لوگ شہرت پیسے اور پرستاروں کے لیے جان دیتے ہیں جبکہ دوسرے عزت ،خدمت اور محبت کو ترجیح دیتے ہیں کچھ لوگ تعلیم کو ظاہری شکل وصورت پر ترجیح دیتے ہیں تو دوسروں کے نزدیک خاندانی پس منظر تعلیم سے زیادہ اہم ہے کچھ لوگ تعلیم سے زیادہ خوبصورتی پسند کریں گے اور ہوسکتا ہے کہ کئی لوگ پیسے کے لیے عزت پر سمجھوتہ کرلیں اسی طرح باقی سب سلسلہ ہے ،ہم مختلف چیزوں کو اہم سمجھتے ہیں چنانچہ جس بات کو ہم اہم سمجھتے ہیں دوسروں کو پرکھنے کے لیے وہی پیمانہ بن جاتا ہے اگر ہم سب لوگ کسی شخص کی خوبیوں کا تعین کرنے کے لیے اپنے پیمانے استعمال کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جتنے لوگ ہوں گے اتنے ہی پیمانے ہوں گے۔

کسی کے لیے شاندار کامیابی کا حصول ممکن نہیں ماسوائے ان کے جن میں اس یقین کی جرات ہو کہ وہ اپنے اندر حالات ست نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی عالمی پیمانہ نہیں ہے اور اس کا نہ ہونا ہی ہماری زندگیوں میں مشکلات اور افرا تفری پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔

کب ہماری اقدار ہمارے اصولوں میں ڈھلتی ہیں۔

اکثر لوگ اپنی پسندیدہ اقدار کے پیچھے یوں اندھا دھند چل پڑے ہیں اپنی شناخت کھو بیٹھے ہیں اور آخر میں وہ لوگ بھی جن کے لیے وہ ایسا کرتے ہیں کہ انہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور یوں شکستہ دلی ان کا مقدر بن جاتی ہے میں ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں جن کا اسی سے نروس بریک ڈاؤن ہو گیا میں آپ کو چند سچے واقعات سناتا ہوں ایک بے حد اچھا انسان تھا لیکن وہ ہر جھگڑے میں ہمیشہ کسی نہ کسی صورت میں بغیر سوچے سمجھے اپنی بیوی کی طرفداری کرتا یہ دیکھے بغیر کہ وہ صحیح ہے یا غلط اس نے اپنے خاندان اور اپنے والدین کو محض اپنی بیوی کی خوشنودی کے لیے چھوڑ دیا اسی بنا پر اس کے چند دوست بھی اس سے ناراض ہو گئے اپنی بیوی کی رضامندی کیے بغیر وہ کسی کو دوست نہیں بنا سکتا تھا بیوی کی مرضی کے بغیر وہ کوئی بھی چیز ،خواہ کار جیسی بڑی شے ہو یا لباس جیسیس معمولی چیز خرید نہیں سکتا دفتر میں اپنی بیوی یا سسرال میں سے کسی کا بھی فون آنے پر وہ اہم ترین کام بھی مکمل کیے بغیر چلا جاتا تھا دنیا کی ہر چیز اس کے نزدیک ثانوی حیثیت رکھتی ہے ایک وقت آیا کہ وہ صرف اپنی بیوی کی وجہ سے معاشرے میں اکیلا رہ گیا اور پھر بھی وہ اس سے کچھ زیادہ خوش نہ تھی۔

کردار صاف ستھرا ہونے کے ساتھ ساتھ روشن اجلا بھی ہونا چاہیئے ۔ (لارڈ چیسٹر فیلڈ)

جب مجھے اس کے بارے میں پتہ چلا تو اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے وہ بہت کچھ کہنا چاہتا ہے لیکن وہ ایسا کرنے سے ڈرتا تھا جب کبھی بھی میں نے اسے کچھ کہنے پعر آمادہ کرنے کے لیے ایک قدم اٹھایا تو وہ یا تو موضوع بدل دیتا یا نہایت آرام سے

کہتا کہ وہ بالکل خوش ہے سومیں واپس پلٹ آتا آپ نے دیکھا کہ آپ کسی کو اس کی خواہش کت بغیر نہیں بدل سکتے اس کی بیوی نے کئی ایسے کام کیے جو کوئی بھی شوہر برداشت نہیں کرتا لیکن اس کے باوجود وہ بے چارہ خود ہی دوسروں کو بتاتا پھرتا تا کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے ایک وقت ایسا آیا کہ وہ اپنی نوکری سے اس وجہ سے ہاتھ دھو بیٹھا کہ اسے دیر تک کام کرنے کی شہرس باہر ٹھرنے کی اور بیوی کے بغیر سفر کرنے کی اجازت نہیں تھی اس کے اردگرد موجود سب لوگ جن میں اس کے ساتھ کام کرنے والے ساتھی اس کے نوکر، ڈرائیور، اور دوست سب اس پر ہنسا کرتے زندگی گزرتی رہی ان سالوں میں اس کا اپنے خاندان سے رشتہ مکمل طور پر پٹ چکا تھا آخر کار اس نے اپنے ماں باپ بھی کھودیئے اور اس کے ساتھ ہی میرا بھی اس سے رابطہ ٹوٹ گیا چند سال بعد ایک دن ہمارے ایک مشترکہ واقف کار نے ایئرپورٹ پر ملاقات ہونے پر مجھے بتایا کہ وہ لڑکا اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا ہے اور آج کل فاؤنٹین ہاؤس میں ہے مجھے بہت دکھ ہوا اور میں نے پوچھا یہ سب کیسے ہوا اس نے مجھے بتایا کہ اس کی بیوی نے اس سے طلاق لے کر دوسری شادی کر لی اور اسی وجہ سے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا دوسرے لوگ آپ سے جس کردار کی توقع رکھتے ہیں آپ اپنے آپ کو اس سے بھی اعلی کردار کا ذمہ دار سمجھیئے ۔ ۰(ھنری وارڈ بیچر)

ایک شخص ایک مقامی کمپنی مین در، میانے درجے کا افسر تھا وہ اپنے مینجرز جو کمپنی کے مالجک کا قریبی رشتہ دار بجی تھا کو خوش کرنے کے لیے ہر کام کرنے پر تیار رہتا تھا حتی کہ اس کی ذاتی زندگی بھی مینجر کے رحم وکرم پر تھی جب کبھی بھی اسے اپنے مینجر کی طرف سے بلاوا آتا وہ گھر کے کسی ہنگامی اور فوری نوعیت کے کام کی بھی ہرگز پروانہ کرتا نہ یہ دیکھتا کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ کہیں جارہا تھا وہ اپنے باس کے حکم کی تعمیل کے لیے ہر چیز چھوڑ دیتا تھا اپنی شخصیت کو بہتر بنانے پر توجہ دینے کے بجائے اس نے ترقی حاصل کرنے کے لیے شارٹ کٹ کا انتخاب کیا تھا یعنی اپنے مینجر کی خوشنودی حاصل کرنا پھر وہ مینجر ڈائریکٹر بن گیا اور جنرل کی جگہ خالی ہوگئی یہی وہ مقام تھا جس کے لیے وہ آدمی پندرہ سال سے جان توڑ کوشش کررہا تھا لیکن صرف یہ کہ اسے ترقی نہ ملی تو نوکری سے ہی نکال دیا گیا ڈائریکٹر نے کہا اگر وہ ایک معمولی ذاتی مفاد یعنی ترقی کے لیے یہ سب کچھ کرسکتا ہے تو پھر وہ بڑے ذاتی فائدے کے لیے تو بہت کچھ کرسکتا ہے اب مجھے بتائیے کہ اس شخص کے ساتھ کیا ہوا ہوگا جی ہاں دل کا دورہ۔ایک ایماندار آدمی ایک ہڈی کے لاعلاج میں کتا نہیں بن جاتا ۔ (ڈینش)

ایک سرکاری ملازم جس کی دیر سے شادی ہوئی تھی کے ہاں شادی کے دس سال کے بعد پہلے بچے کی پیدائش ہوئی اپنے اکلوتے بیٹے سے اسے اس حد تک محبت تھی کہ اس کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس نے ہر وہ کام کرنا شروع کردیا جو اس کے لیے ممکن تھا اس سلسلے میں وہ ایک انتہا تک پہنچ گیا اور اس نے رشوت بھی قبول کرنا شروع کردی اس کا بیٹا اعلی تعلیم کے حصول کے لیے امریکہ چلا گیا اس کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس نے ہر ممکن کام کیا بیٹا اپنی تعلیم نکمل کرنے کے بعد جب پاکستان آیا تو اس کا باپ شدید بیمار تھا اور چاہتا تھا کہ اس کا بیٹا اس کے ساتھ کچھ وقت گزارے دوسری جانب بیٹا باپ کی صحبت کو اتنا پسند نہیں کرتا تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ گھومنے پھرنے چلا جاتا تھا جب اس کی ماں نے اسے وہ سب قربانیاں یاد دلائیں جو اس کے باپ نے اسے تعلیم دلانے اور اس تمام خرچے پورے کرنے کے لیے دی تھی تو اس جواب دیا وہ یہ سب کچھ میرے لیے نہیں کرتے تھے یہ سب انھوں نے اپنی خاطر کیا کیونکہ وہ امیر بننا چاہتے تھے انھوں نیکبھی مجھ سے نہیں پوچھا کہ میں کیا چاہتا ہوں لیکن میں میں ہوں اور اپنے طرز طور پر زندگی گزارنا چاہتا ہوں آپ انھیں بتا دیجئے کہ میں اس

بات پر شرمندہ ہوں کہ وہ میرے باپ ہیں کیونکہ لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہ کس قدر بددیانت تھے اور وہ چلا گیا اس کا باپ یہ سب برداشت نہ کرسکا اور چھ ہی مہینوں میں چل بسا۔

ایک کاروباری شخص راتوں رات امیر بننے کا خواہش مند تھا اس کے نزدیک دولت کی اتنی اہمیت تھی کہ وہ اپنی زندگی کے تمام فیصلے خالصتا مالی مفادات ہی کو بنیاد بنا کر کرتا تھا وہ پیسے کے علاوہ کسی کی عزت نہیں کرتا تھا پیسے کے لیے وہ کچھ بھی کرسکتا تھا دولت ہی کی خاطر اس نے تین بار شادی کی اس نے اپنے پرانے دوستوں کو ان کی غربت کی وجہ سے چھوڑ دیا اور نئے لوگوں سے ان کی دولت کی خاطر دوستایاں بنالیں پیسے کے لیے وہ جھوٹ اور دھوکے کے ساتھ ساتھ ہر کام کے لیے تیار رہتا وہ دولت کے اشاروں پر چلتا تھا اس کی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت دولت ہی کی تھی پچپن سال کی عمر تک اس کی تینوں بیویاں ایک ایک کو کے اسے چھوڑ چکی تھیں اس کے بچوں نے بھی اسے کبھی ملنا پسند نہ کیا اپنی دولت سمیت وہ تنہا رہ گیا اپنی موت کے وقت جب اس کی عمر سرسٹھ برس تھی وہ اکیلا تھا دولت کے لیے اس کی دیوانگی نے اس کا رشتہ ہر ایک سے منقطع کر دیا تھا اس لمحے اس نے بات کا اعتراف کیا کہ وہ دنیا کا سب سے زیادہ غریب آدمی ہے لیکن اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ میرے باپ نے مجھ سے کہا کہ اگر تم رولس رائس میں کسی شخص کو دیکھتے ہو اور اگر وہ اس گاڑی کا ڈرائیور نہیں ہے تو جان لو کہ وہ ایک شریف آدمی نہیں ہے۔ (ارل آف ایرن)

صحیح اور اچھے کے درمیان فرق

آپ نے دیکھا کہ جب ہم اپنی اہم اقدار کو اپنا رہنما بنا لیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے میں یہ کہہ رہا کہ اپنی اہم اقدار کو کے تقاضے پورے کرنے کے لیے کام نہ کریں اپنی اہم اقدار کے رقاطے پورے کے نے لیے کام نہ کریں اپنی اہم اقدار کی تسکینکے لیے کام کرنا اس وقت تک بہت اچھی بات ہے جب تک وہ آپ کو آپ کے بنیادی اصولوں یعنی آفاقی اصولوں سے دور نہ کردے اگر ہم اپنے کردار اصول اور اخلاقیا تکو بھلا کر کسی کے لیے کوئی اور کام کریں اور کسی دوسرے کے لیے کچھ اور تو پھر خود کون ہیں ہم نے اچھے اور برے اور صحیح اور غلط کے درمیان فرق مٹا دیا ہے ہم میں سے زیادہ تر لوگ وہ کام کرتے ہیں جو ہمیں ض پسند ہیں اور جن کاموں کو ہم پسند نہیں کرتے وہ ہم انجام نہیں دیتے جو چیزیں ہمارے خیال میں ہمارے لیے اچھی ہیں ہم اپنا لیتے ہیں اور ان چیزوں سے کتراتے ہیں ا ٘ جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے لیے بری ہیں لیکن میرے دوستو زندگی کی بنیہاد ہماری پسند و ناپسند پر مبنی نہیں ہوتی اسے صحیح اور غلط میں امتیاز کرتے ہوئے گزارنا چاہیئے یاد رکھیے میری پسندیدہ اور اچھی باتوں کا تعلق میری اپنی اہم اور ذاتی اقدار سے ہے جبکہ صحیح اقدار آفاقی اصولوں سے اپنا رشتہ برقرار رکھتی ہیں وہ لوگ جنھوں ننے اپنی زندگی میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں وہ اپنی ذاتہ پسند و ناپسند کی بجائے اپنے اصولوں سے رہنمائی حاصل کرتیب تھے وہ اپنی ذاتی پسندیدہ اقدار کی تسکین کے لیے اس وقت تک ہر کام کرتے تھے جب تک کہ وہ ان کے اصولوں سے اختلاف نہ کرتی ہوں لیکن جب کبھی بھی ان میں ٹکراؤ ہوتا وہ اصولوں پر فیصلہ کرتے صحیح کا انتخاب کرتے خواہ وہ ان کی مرضی کے کام سے الٹ ہی کیوں نہ ہوتا۔

زبان سے نکلی ہوئی بات کبھی لوٹ کر نہیں آتی ۔ (ھوریس کوینٹس ھوریٹی ایس فلیکس)

قوانین قدرت سچے رہنما

اپنے بچوں کی پرورش کے لیے روپیہ کمانا بیوی سے محبت کرنا اپنے والدین کی اطاعت کرنا اوران کا کہنا ماننا بہت اچھی باتیں ہیں ض جب تک کہ یہ آپ کو کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور نہ کردیں جو قوانین قدرت کے منافی ہو وہ کون سے قوانین قررت ہیں جنہیں انسان کو ہر وقت سامنے رکھ کر جینا چاہیئے میں آپ کو کامیاب لوگوں کی سات اہم عادات کے شہرت یافتہ مصنف ڈاکٹر سفیٹن کووی کی بتائی ہوئی ایک مشق دیتا ہوں۔ اپنی آنکھیں بند کرلیں اور تصور کریں کہ آپ اپنے ایک عزیز دوست کی میت کے پاس کھڑے ہیں جس کی تدفین ہونے ہی والی ہے جب تک اس کی قبر تیار کی جارہی ہے لوگ اس کے پاس متعلق باتیں کررہے ہیں اب تصور کیجئے کہ آپ کا دوست فوت نہیں ہوا بلکہ آپ وفات پاگئے ہیں اور آپ اپنی میت کو دیکھ رہے ہیں اور لوگ آپ کے متعلق باتیں کررہے ہیں آپ کیا پسند کریں گے کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد آپ کے متعلق کس قسم کی گفتگو کریں جب آپ یہ جان لیں تو آہستگی سے آنکھیں کھولیں اور ایک کاغذ کے ٹکڑے پر وہ ساری باتیں لکھ لیں اب اس پر نظر داڑائیں جو آپ نے لکھا ہے میں آپ سے شرط لگا سکتا ہوں کہ آپ بھی وہی سب کچھ سننا کریں گے جو میں دوسرے ہزاروں افراد کو آزما کران سے سن چکا ہیوں یعنی۔

☆بڑا عظیمک نقصان ہے کیسا ہیرے جیسا آدمی تھا۔

☆بالکل سچا آدمی تھا۔

☆بے حد ایماندار اور قابل بھروسہ شخص تھا۔

☆اصولوں کا پکا

☆بڑا با کردار آدمی تھا۔

☆ہمیشہ سچ بولتا تھا خواہ اس کی کتنی ہی قیمت ادا کرنی پڑے وغیرہ وغیرہ۔

جھوٹ زیادہ عرصے قائم نہیں رہ سکتا۔ (سقراط)

کیا آپ اپنی موت کے بعد آپ لوگوں کی زبان سے اس قسم کے جملے سننا پسند نہیں کریں گے یہ بالکل وہی باتیں ہیں جو آپ سننا پسند کریں گے مذہب ،قوم ،نسل ،عمر وغیرہ سے قطع نظر آپ جس سے بھی یہ سوال پوچھیں گے آپ کو یہی جواب ملے گا آپ جانتے ہیں کیوں اس لیے کہ یہی قوانین قدرت ہیں ایک شخص کی خوبیوں کو دوسرے سے پرکھنے کا یہ وہ عالمی پیمانہ ہے جو ہم سب کو دیا گیا ہے اور ہما اسے جانتے بھی ہیں لیکن اپنے۔ چھوٹے چھوٹے ذاتی مفادات کی خاطر ہم سے پس پشت ڈال دیتے ہیں اس زندگی کے اختتام پر ہم سب کو ۲×۴×۷ فٹ کی جگہ ملنی ہے دیکھیئے کہ ہم قبر میں کیا لے کر جائیں گے وہاں اندر کل ۵۶ مکعب کی جگہ پر ہمارے ساتھ کیا جائے گا فراڈ کر مالٹن بے ایمانی، جھوٹ، دھوکہ، یا پھر ایمانداری، سچائی اور اخلاق انتخاب آپ کا اپنا ہے سو برائے مہربانی دانش مندی سے انتخاب کیجئے۔

کردار کی طاقت

چند ماہ پیشتر پنجاب پولیس کی ایلیٹ کے زیر تربیت پولیس افسران کے لیے کردار کی طاقت کے م،وضوع پر منعقد کروائے گئے سیمینارز میں مجھے اظہار خیال کے لیے کہا گیا سیمینارز میں ابھی چند ہفتے باقی تھے میرا چونکہ پولیس اس سے پہلے پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ کام کرنے کا کوئی تجربہ نہ تھا چنانچہ چند پولیس والوں سے گفتگو کرنا چاہتا تھا ۔

کوئی بے وقوف ایک اصول بنائے گا تو ہر بے وقوف اس کا برا منائے گا ۔ (ھنری ڈیوڈ تھوریو)

ایک شام اپنے گھر واپس جاتے ہوئے میں اسی کام کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ایک ٹریفک سگنل پر رکنا پڑا پورے شوک میں بد نظمی کی کیفیت تھی اور ہر طرف سے ٹریفک کا بہاؤ بیک وقت جاری تھا پہلی نگاہ میں میں نے سوچا کہ ٹریفک پولیس کا آدمی وہاں موجود نہیں ہے لیکن پھر میں نے ایک کونے میں ایک سپاہی کو اکیلا کھڑے ہوئے دیکھا وہ بیحد اداس اور پریشان اور چوک میں ہونے والی ہر بات سے کافی لاتعلق دکھائی دے رہا تھا میں نے ہمت کی اور گاڑی کو ایک طرف لکھڑا کر کے اس کی جانب چل پڑا میں نے محسوس کیا کہ مجھے تجسس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہے سلام دعا کے بعد میں نے اسے اپنا تعارف کروایا اور پوچھا کہ اس کی اجازت ہو تو میں اس سے چند باتیں کرلوں بے حد ہچکچاتے ہوئے وہ مان گیا۔

کامیابی ہمیشہ عارضی ہوتی ہے جب ہر چیز اپنے انجام کو پہنچ جائے گی تو آپ کے پاس باقی رہ جانے والی چیز آپ کا کردار ہی ہوگا ،

میں نے پوچھا کہ کیا اس کی طبیعت ٹھیک ہے اس نے کہا ہاں پھر میں نے نہایت نرمی سے دریافت کیا کہ وہ ٹریفک کیوں نہیں کنٹرول کر رہا اس نے اپنی نوکری کے متعلق بولنا شروع کر دیا صرف دس منٹ میں اس نے مجھ سے کہا۔

ڈیوٹی کا دورانیہ بہت طویل ہے اور تھک چکا ہے۔

وہ آج کھانا کھانے کے لیے بھی وقت نکال نہیں سکا وجہ یہ تھی کہ آج وہاں سے کسی وی آئی پی نے گزرنا تھا ۔

پچھلے چھ ماہ سے وہ اپنی وہ چھٹی بھی نہیں لے سکا جو اس کا حق تھی

نوکری بہت سخت ہے

تنخواہ بے حد کم ہے۔

اس کا کہنا تھا کہ ان سب باتوں کے باوجود اپنے دس سالہ کیرئر میں وہ اپنے پیشے سے مخلص رہا ہے کہ وہ مزید بولا مگر اب مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں رہی جس نوکری سے پہلے عزت اور وقار ملتا تھا اب کچھ نہیں ملتا امیر لوگ اور ان کی بگڑی ہوئی اولادیں ٹریفک قوانین کو توڑتی ہیں لیکن کسی میں ان کو روکنے کی ہمت نہیں ہے میں نے پوچھا کہ کیا انہیں نہ روکنے کا آپ لوگوں کو پیچھے سے حکم دیا گیا ہے اس نے کہا نہیں یہ حکم تو نہیں ہے لیکن انھیں ن معلوم ہے کہ اگر وہ ایسا کیں گے تو اس کیے کیا نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔

حالات میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کردار کے نقص کو درست نہیں کر سکتی ۔ ۃ رالف والڈو ایمرسن)

اس ساری گفتگو سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس کا اصل مسئلہ عزت اور وقار کے کھونے کا تھا اور اس بات نے اسے اس حد تک مایوس کر دیا

تھا کہ اس میں کام کرنے کا جذبہ ہی ختم ہو کر رہ گیا تھا اس کی بنات سننے کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ سنجیدگی سے میری بات سنے گا وہ آمادہ ہو گیا میں نے کہا میں ن مانتا ہوں کہ اس نے جتنی بھی باتیں مجھے بتائی ہیں ان سب کے سلسلے میں وہ کچھ کرنے سے معذور ہے لیکن ایک کام ہے جو اپنی کھوئی ہوئی عزت اور وقار کو دوبارہ کرنے کے لیے کرسکتا ہے اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے میں نے اسے بتایا کہ اگر ایمانداری سے جائزہ لے تو اس کی نوکری میں بڑی آزمائشیں اور ذمی داریاں ہیں ایک چوک پر ڈیوٹی کے دوران خود ہی اپنے پورے ڈیپارٹمنٹ کی نمائندگی کر رہا تھا، میں نے کہا کہ اگر اس پیشے کی عزت ختم ہو کر رہ گئی ہے تو اس کی وجہ وہ خود اور اس جیسے دوسرے کئی لوگ ہیں جو وہ کچھ نہیں کرتے جو انھیں کرنا چاہیئے میں نے اسے کہا کہ اسے ٹریفک کی قانون شکنی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ خود قانون کا رکھوالا ہی اس کی پرواہ نہیں کر رہا تو پھر وہ بھی ان قوانین کی پیروی کرنے سے کتراتے ہیں میں نے کہا کہ اگر اس کے خیلا کے مطابق امیر لوگ امن کی بات نہین سنتے اور ان سے تعاونہیں کرتے تو اس کا خیلا غلط ہے اسے چاہیئے کہ وہ انھیں اپنی بات سننے اور قانون کا احترام کرنے پر مجبور کرے اور اس مقصد کے لیے اسے یہ کر کے دکھانا ہوگا کہ وہ دوسروں سے مختلف ہے اور جو کہتا ہے اس کا وہی مطلب ہے میں نے اسے خبر دار کیا کہ ایسا کرنا اس کے لیے آسان نہیں ہوگا کیونکہ لوگ ایسے برتاؤ کے عادی نہیں ہیں پولیس کی عمومی شہرت اصل مسئلہ ہے لیکن کوئی بات نہیں اگر وہ ایسا کرے گا تو کم از کم اسے اس کی گم شدہ عزت اور کھویا ہوا وقار دوبارہ مل جائے گا جو پر جوش ہو گیا اور اس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ ایسا ہی کرے گا ۔

چند ہفتے بعد میں گلبرگ مین بلیوارڈ سے گزر رہا تھا مین مارکیٹ کے چوک میں سرخ بتی کے اشارے پر رکتے ہوئے میں نے ایک غیر معمولی چیز دیکھی کسی ایک گاڑی نے بھی پیدل چلنے والوں کی گزرگاہ کو نہیں روکا ہوا تھا موٹر سائیکل تک ایک سیدھی قطار میں لکھڑی تھی تمام گاڑیاں نہایت نفاست سے قطاروں میں کھڑی کی گئی تھیں میں نے اس کی وجہ جاننے کے لیے ارد گرد نگاہ دوڑائی میں نے سوچا کہ ضرور یہاں پر خاص قسم کی چیکنگ کی جاتی ہوگی میں میں نے ایک ٹریفک کے سپاہی کو سڑک کی دوسری جانب ایک منی وین کے ڈرائیور کے ساتھ فلگفو پایا جس گاڑی قطار سے ذرا سی باہر تھی اس سے پہلے کہ میں پہنچا نا تھا اشارہ سبز ہو گیا اور مین چل دیا ٹریفک کو سراہتے ہوئے اچانک ذہن میں وہ پولیس والا آیا جسے میں نے چند ہفتے پہلے تاکید کی تھی یکا یک میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ ممکن ہے یہ تمام ترنظم وضبط اس وجہ سے ہو میں نے یہی بات معلوم کرنے کے لیے اپنی کار کا رخ موڑا میں چوک کی طرف واپس آیا اور سروس روڈ پر اپنی گاڑی کھڑی کی اس سے پیشتر کہ میں اسے پہنچا نتا اس نے مجھے پہچان لیا کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ ایک گاڑی سروس روڈ پر پارک کی جارہی ہے میں اسے خوش وخرم اور تازہ دم پا کر بے حد خوش ہوا اس کا بولنے کا انداز تبدیل ہو چکا تھا وہ خوش لباس اور ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا اس سے پہلے کہ میں اسے کچھ کہتا وہ کہنے لگا میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ آپ فرق محسوس کریں گے دیکھئے فرق میں اتنا خوش تھا کہ میں نے اسے گلے لگایا اور پوچھا کہ اب وہ کیسا محسوس کرتا ہے اس نے مجھے اس قسم کی باتیں بتائی ۔

☆ میں اپنے آپ کو مضبوط سمجھتا ہوں ۔

☆ معزز جانا جاتا ہوں ۔

☆ میں اپنے آپ کو توانا محسوس کرتا ہوں۔

☆ مجھے اپنا آپ اہم دکھائی دیتا ہے ۔

اس نے مجھے ساری کہانی سنائی کہ یہ سب کچھ کتنا مختلف مگر دلچسپ تھا کہ لوگوں کو اس بات کی تعلیم دی جائے کہ یہاں یہ سب کچھ دہرایا نہیں جاسکتا اس نے مجھے کئی ایک واقعات سنائے جب اس کی کچھ نام نہاد امیر کبیر لوگوں سے اس بات پر گرما گرم بحث ہوئی کہ اس نے انھیں ان کی گاڑی پیدل چلنے والوں کے راستے سے پیچھے کرنے کو کہا اگر چہ بہت سے لوگوں نے اسے یہ دھمکی بھی دی کہ اسے نوکری سے نکال دیا جائے گا لیکن اس نے کہا کہ یہ سب کچھ کرنے سے جو اطمینان اور خوشی اسے اسے حاصل ہو رہی تھی وہ بہت بڑی تھی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ یا تو وہ اسی طریقے سے اپنی ملازمت کے فرائض انجام دے گا یا اس نوکری سے استعفیٰ دے کر کوئی اور کوم کرلے گا کوئی ایسا کام جو اسے معاشرے میں عزت دلائے اور وہ باقاعدگی زندگی بسر کرسکے وہ زندگی کی اس تبدیلی پر میرا شکر گزار تھا میں نے اسے بتایا کہ مجھے نوجوان پولیس افسروں کے لیے منعقد کیے گئے ایک سیمینارز میں شرکت کرنی ہے اور میں اس کی یہ کہانی دوسروں کو سنانے کے لیے اس کی اجازت چاہتا ہوں اس نے مجھے اجازت دیتے ہوئے کہا کہ انھیں بتا دیجئے کہ کردار کے بغیر زندہ رہنے سے بہتر ہے کہ موت قبول کرلی جائے اب آپ نے فرق ملاحظہ کیا اس کی تنخواہ دی تھی اوقات کار بھی اتنے ہی طویل تھے وہی روٹین تھی لیکن وہ مکمل طور پر بدل چکا تھا اس لا لیجہ طاقت وتوانائی اس کی حرکات وسکنات ،آواز جوش، وجذبی لبا و ہر چیز ہی بدل چکی تھی اس لیے کہ وہ اپنے آپ کو مضبوط سمجھ رہا تھا اس کی پریشانی غائب ہو چکی تھی اور وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو بے حد اہم اور ذمہ دار تصور کر رہا تھا یہی وہ چیز ہے جسے میں کردار کی طاقت کہتا ہوں کردار کے بغیر ہمیں دلی سکون ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا ۔ (فائز سیال)

اب آج رات کو کچھ وقت نکالیے اور ان تمام اصولوں کی فہرست بنا لیجیے جن کے تحت آپ زندگی گزارنا پسند کریں گے یعنی زندگی کی راہیں متعین کرنے والا ہدایت نامہ اگر ایسا کرنے میں آپ کو مشکل پیش آ رہی ہو تو آپ وہی مشق دہرائیں جس کا ہم پہلے ذکر چکے ہیں اگر آپ انہی اصولوں کی روشنی میں زندگی بسر کریں تو آپ کی زندگی بے حد آسان ہو جائے گی خواہ آپ کو اس کی کتنی ہی قیمت چکانی پڑے آپ کا رویہ یہ احساس ہی ہے کہ یہ آپ کا انتخاب کیا ہوا راستہ ہے آپ کو متحرک وفعال رکھنے کے لیے کافی ہوگا وہ کون سے اصول ہیں جن پر آپ کبھی سمجھوتہ کرنا پسند نہیں کریں گے وہ کون سے اصول ہیں جو آپ کی ساری زندگی کے فیصلوں کی بنیاد ہیں ان کی فہرست بنائیں اور انھیں ایسی جگہ سے آویزاں کر دیں جہاں آپ انھیں دن مین کم از کم بیس بار دیکھیں آپ ان اصولوں کے تحت دن گزارنا شروع کریں گے تو آپ کی زندگی کا رخ خود بخود متعین ہوتا چلا جائے گا ہر اصول کو لکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھیں کہ وہ آپ کی زندگی کے لیے اس قدر ضروری کیوں ہے یاد رکھیے آپ سارا دن جو کچھ کرتے ہیں وہی آپ کی حقیقت بن جاتا ہے اگر آپ جھوٹ بولتے ہیں دھوکہ دیتے ہیں چوری کرتے ہیں فریب کرتے ہیں تو آپ بالآخر ایسے بن جائیں گے اپنے اصولوں کو بڑی احتیاط سے منتخب کیجئے اور اب یہ کر ڈالیں ۔

میری زندگی کے اصول میرے رہنما

اصول	یہ میرے لیے اس قدر ضروری کیوں ہے

ہمارے اس معاشرے میں ہمارے اعتقادات کا حیہ مکمل طور پر بگڑ چکا ہے اور یہ بگاڑ دنوں یا سالوں پر نہیں بلکہ نسلوں پر محیط ہے یہاں تک کہ اب صحیح اور غلط کا معیارت ہی بدل گیا ہے جو بات پہلے غلط جانی جاتی تھی اب وہ بھی ہمارے لیے قابل قبول بن چکی ہے اس سلسلے میں پرانی نسل کو ہی موردالزام ٹھرایا جاتا ہت میں نے کئی ایسے باپ دیکھے ہیں جو اپنے بیٹوں کو یہ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں اس دنیا میں کامیاب ہونا ہے تو ان سب چیزوں جیسے کرشپن ۔فراڈ، رشوت اقربا پروری، جھوٹ ٹیکس چوری وغیرہ سے کام لینا ہوگا آج سے تقریبا پندرہ سال پہلے تک ایسا وقت تھا کہ اس وقت بھی ہم میں یہ اخلاقی برائیاں موجود تھی مگر اس وقت ہمارے ضمیر کم از کم اس حد بھی تک زندہ تھے کہ کہ ہمیں یہ بتا سکیں کہ یہ سب غلط ہے مگر اب تو یہ سب کچھ قابل قبول ہوگیا ہے آپ نے دیکھا ممکن ہے کہ ان کی وجہ سے شاید ہم کچھ ذاتی فوائد حاصل کر لیں یا تھوڑی مدت میں کامیابی پا لیں مگر بالا آخر حکمرانی قدرت کے قانون ہی کی ہوگی ہم کسی دوسرے کی قیمت پر اپنی ذات کی تعمیر کبھی نہیں کر سکتے اور یہی قانون قدرت ہئے ان سب کاموں کے عوض ہم سکون عزت اور خوشی کی کمی میں ایک دنیاوی قیمت ادا کر رہے ہیں ۔

ہمیں اپنے دوستوں سے اس قسم کا سلوک روا رکھنا چاہیئے جس کی ہم ان سے اپنے بارے میں توقع رکھتے ہیں ۔ ۰(ارسطو)

کہیں یہ گھاٹے کا سودا تو نہیں

پچھلی نسل کے لوگ نئی نسل سے شکایت کرتے ہیں کہ لوگ اپنے بڑوں کی اتنی عزت نہیں کرتے جتنی عزت ہم اپنیوقتوں میں اپنے بڑوں کی کرتے تھے میرے دوست اپنے آپ سے پوچھیئے کیا آپ کسی ایسے آدمی کی دل سے عزت کر سکتے ہیں جو دن میں دس دفعہ جھوٹ بولتا، بے ایمان یو بجلی چوری کرتا ہو گالی دیتا پارکنگ فیس کے محض پانچ روپے ادا کرنے سے پہلے گاڑی بھگا کر لے جاتا ہو صرف بڑے ہونے سے عزت نہیں ملتی عورتیں اور بچے کوڑا کرکٹ گلیوں میں پھینک دیتے ہیں اپنے ملکی قوانین کی عزت نہیں کرتے جہاں واضح طور پر نو پاکنگ لکھا ہو وہاں کھڑی کر دیتے ہیں ہر کسی کو دھوکا دیتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ ہم کتنے ہوشیار ہیں یہ ہیں وہ چند باتیں جو سکول جانے والے تقریبا دوسو سے زائد بچون نے ایک سروے کے دوران اپنے والدین اور اساتذہ کے بارے میں کہیں آپ نے ملاخطی کیا بچے ہر بات کا نوٹس لیتے ہینَ۔میں یہاں ایک سچی کہانی سناتا ہوں۔

ایک آدمی اپنے بچے اور اس کے ایک دوست کو فلم یا کوئی اور چیز مجھے صحیح طرح یاد نہیں دکھانے کے لیے طلر گیا ٹکٹ گھر کی کھڑکی پر لکھا تھا پانچ سال تک کے بچوں کا داخلہ مفت اس نے ٹکٹ والے س ے تین ٹکٹیں دینے کے لیے کہا ٹکٹ سینے والے کلرک نے ایک نظر بچیوں کی طرف دیکھا اور نو ڈالر کتے تین ٹکٹ دے دیئے بقایا اور ٹکٹیں لینے کے بعد جب وہ آدمی وہاں سے جانے لگا تو کلرک نے ایک بار پھر بچوں کو دیکھا اور اس آدمی سے کہنے لگا اگر میں آپ سے ان بچوں کی عمریں معلوم کرنا چاہوں تو آپ برا نہیں منائیں گے آدمی نے جواب دیا

نہیں بالکل بھی نہیں یہ میرا بیٹا ہے اور پانچ برس کی عمر کا ہے اور یہ اپنے بیٹے کے دوست کی جانب اشارہ کرتے ہوئے یہ بھی تقریباً اسی کی عمر کا ہے کھڑکی پر موجود آدمی نے جواب میں کہا کیا آپ نے کوئی لاٹری جیتی ہے آدمی نے پوچھا کہ آپ کیوں کہہ رہے ہیں ٹکٹ دینے والے نے جواب دیا دیکھئے پانچ سال تک کہ بچوں کا یہاں داخلہ مفت ہے آپ آسانی سے چھ ڈالر کی بچت کر سکتے تھے یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا اور اتنا سا فرق کوئی بھی نہیں یہ چان سکتا آدمی نے کہا آک پ کی توجہ کا شکریہ لیکن دیکھئے کوئی اور یہ فرق نہیں جان سکتا تھا لیکن میرا بیٹا یہ فرق ضروج جان جاتا۔

یہ ہوتا کہ کردار اور اس طرح معاشروں اور نسلوں کی تع ،میر ہوتی ہے اگر اپنی زندگی کی راہ آپ خود نہیں منتخب کریں گے تو کوئی دوسرا کرے گا والدین اپنے بچوں کو میرے پاس تربیت کے لیے لاتے ہیں اور شکایت کرتے ہیں کہ وہ ان کی عزت نہیں کرتے گالی گلوچ، کرتے ہیں دھوکہ دیتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں وغیرہ وغیرہا گر آپ بچوں سے دریافت کریں تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ والدین خود کیا کرتے ہیں آپ دوسروں کو وہ کام کرنے سے کیسے منع کر سکتے ہیں جو آپ خود کیا کرتے ہیں والدین خود انڈین فلمیں دیکھتے ہیں اور بچوں سے یہ توقع کرتے ہیں کہ وہ ایسی فلمیں نہ دیکھیں وہ بچوں کے سامنے گالی دیتے ہیں دھوکہ بازی کرتے ہیں۔اور جھوٹ بولتے ہیں پھر جب بچے یہ سب باتیں سیکھ لیتے ہیں تو وہہ پریشان ہوجاتے ہیں اور پھر بچوں کو کسی ذاتی کوچ کے پاس لے جا کر جوان کی عادتیں سدھار سکے ہے نا دلچسپ بات ۔اگر کوئی بات غلط ہے تو پھر وہ سب کے لیے غلط ہے اگر سگریٹ نوشی غلط بات ہے تو وہ والدین کے لیے اتنی ہی خطرناک ہے جتنی بچوں کے لیے اگر جھوٹ بولنا نہیں ہے آپ کو صرف عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے عزت نہیں دی جاسکتی میری خواہش ہے کہ ایسا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوتا بچوں کا مشاہدہ بہت تیز ہوتا ہے اور وہ پہ اپنی ابتدائی عمر میں اپنے والدین اور اساتذہ کو قابل تقلید شخصیت کے طور پر دیکھتے ہیں تو کسی رول ماڈل کی تلاش میں ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہیں اور اس تلاش میں اکثر اوقات وہ ادنی قسم کے لوگوں کو اپنا ول ماڈل تصور کر لیتے ہیں ا ۔ کیونکہ انھیں آس پاس زیادہ تر ایسے لوگ ہی دکھائی دیتے ہیں جب وہ ہر ایک کو ایسے کاموں میں مشغول دیکھتے ہیں جن کے بارے میں انہیں بتایا جاتا ہے کہ ٹھیک نہیں ہیں تو پھر یہی عمل یعنی جو کچھ وہ لوگوں کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ان کے یقین میں بدل جاتا ہے اور یہ یقین ان کے رویوں ان کے برتاؤ ان کی عادت اور آخر کار ان کے کردار کی صودت میں ظاہر ہوتا ہے یہ ہے ساری صورت حال ۔

آپ اپنی زبان کی نسبت اپہنی زندگی کردار وعمل سے بہتر نصیحت کر سکتے ہیں ۔ (اولیو گولڈ سمتھ)

کچھ لوگ مجھ سے بحث کرتے ہیں کہ ان ساری باتوں کا کامیابی سے کیا تعلق ہے میرا جواب بہت سیدھا ہوتا ہے ان کا تعلق ہر لحاظ سے کامیابی ہی سے ہے دیکھئے میں یہاں پر مجموعی کامیابی کی بات کرر ہا ہوں مجھے یقین ہے کہ آپ ای چور ڈاکو یا ایک لیٹرے کو محض اس لیے کامیاب شخص نہیں قرار دیں گے کہ اس کے پاس بہت سی دولت ہتے اگر آپ مجھ سے اتفاق کرتے ہیں تو پھر ان سب باتوں کا کامیابی سے تعلق بے حد گہرا ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمام بددیانت اور بے ایمان لوگ اپنے آپ کو اتنا ہوشیار کیوں سمجھتے ہینں کہ وہ کسی کو بھی بے وقوف بنا سکتے ہیں سب سے بڑے احمق وہ خود ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ ایسے معمولی مفاد کی وی کتنی بڑی قیمت چکا رہے ہیں اگر انھیں پہلے اس کا پتہ چل جائے تو وہ کبھی بھی وہ سب کچھ نہ کریں جو وہ کر رہے ہیں۔

جب ایمان چلا جائے اور عزت ختم ہو جائے تو آدمی مر جاتا ہے ۔ • (جان جی ۔ولٹر)

کیا ایمانداری اب بھی بہترین حکمت عملی ہے

میں لاہور کے ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو گلیوں میں ان پھل بیچا کرتا تھا اور پھر چند ہی سالوں میں اس نے ایک بہت بڑی دکان خرید لی اور بے حد امیر ہو گیا ایک دن میں خود کو نہ روک سکا کہ اس سے اس کی کامیابی کا راز دریافت کروں اس ان پڑھ آدمی کا جواب سننے کے قابل ہے اس نے مجھے بتایا کہ ان کا گھرانہ بے حد غریب تھا یہاں تک کہ اس کے باپ کے پاس سکول بھیجنے کے لیے بھی پیسے نہ تھے وہ دس سال کا ہوا تو اس نے اپنے باپ کا قصبے میں موجود چھوٹے سے پھلوں کے کھوکھے پر ہاتھ بٹانا شروع کر دیا اس نے اپنے باپ میں ایک عجیب بات دیکھی کہ جب بھی کوئی اس سے ایک درجن مالٹے یا کیلے مانگتا تو وہ اپنے بیٹے کو کہتا ک وہ اسے بارہ کی بجائے تیرہ ڈال دے

اخلاق کے بغیر آدمی ایک جنگلی جانور کی مانند ہے جسے دنیا میں کھلا چھوڑ دیا گیا ہو۔ (مینلے ہال)

ایک دن اس نے اپنے باپ سے پوچھ ہی لیا کہ وہ ہمیشہ ایک دانہ فالتو کیوں دیتا اس کے باپ نے جواب دیا بیٹا میں پھل بیچنے سے پہلے خود اچھی طرح سے ایک ایک دانے کو علیحدہ علیحدہ کر کے دیکھتا ہوں لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی گلا سڑا دانہ میری نظر سے بچ جائے جو شخص بارہ دانوں کے پیسے دے رہا ہے اور اس کا ایک دانہ خراب نکل آئے تو اس سے بہتر ہے کہ اسے زیادہ ہی دے دیا جائے اس وقت بچہ اس بات کو ٹھیک طرح سے نہ سمجھ سکا ۔

تھا کہ میرے پاس اتنے پیسے ہوتے کہ میں تمہیں سکول بھجوا سکتا لیکن کسی وجہ سے ایسا نہ ہو سکا مگر اب میں میں تمہیں ایک ایسی نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو زندگی میں تمہارے کام آئے گی یاد رکھو کم دینے سے زیادہ دینا ہمیشہ بہتر رہتا ہے اس نے بتایا کہ اس وقت سے وہ اس سنہرے اصول کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے اور یہی منفرد بات اس کی کاروباری ترقی کا راز بن گئی ہے جو شخص ایک بار اس سے کچھ خریدتا ہے ہمیشہ کے لیے اسکا گاہک بن جاتا ہے اس کی شہرت پھیلتی جاتی ہے اور یہی کامیابی ہے ۔

مجھے یاد ہے کہ ہمارے سکول کے دنوں میں ہمیں پڑھایا جاتا تھا کہ ایمانداری بہترین حکمت عملی ہے لیکن آپ غور کیجئے میں نے اس سے کچھ بڑھ کر سیکھا ہے اور وہ یہ کہ ایمانداری بہترین حکمت عملی نہیں بلکہ واحد عملی ہے ۔

ایک سیمنارز کے دوران ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک کہانی بیان کی جو مجھے بے حد پسند آئی اس نے بتایا کہ آج سے تقریبا پندرہ برس پہلے میں جس کالج کے ہاسٹل میں رہتا تھا وہاں ایک غیر ملکی میرا روم میٹ تھا ایک روز وہ دودھ لینے کے لیے ایک دکان پر گئے انہوں نے دودھ کا ایک گلاس لیا اس کے روم میٹ نے دودھ کی چسکی لی اور کہا یہ دودھ خالص نہین وہ ایک اور دکان پر گئے اور دودھ کا ایک اور گلاس خریدا اس کا ذائقہ بھی اس سے کچھ مختلف نہ تھا اسے بتایا گیا کہ پاکستان میں اس سے بہتر دودھ اسے نہیں مل سکتا اس نے پوچھا کہ کیوں اسے بتایا گیا کہ گوالے دودھ کی مقدار بڑھانے کے لیے اس میں پانی ملا دیتے ہیں اس نے پوچھا کہ یہاں عام طور پر ایسا ہی کیا جاتا ہے اس کے دوست نے بتایا میرا خیال ہے کہ ہاں تب چند لمحوں کے وقفے کے بعد اس نے کہا کاش میں یہاں رہ سکتا اور کاروبار کرتا اور اگر

میں کاروبار کرتا تو لکھ پتی بن جاتا جب اس سے پوچھا گیا کہ کیسے تو اس نے جواب دیا خالص دودھ فروخت کر کے۔

صاف ضمیر لوگ آدھی رات کو ہونے والی دستک سے کبھی نہیں ڈرتے ۔ (چینی کہاوت)

اور ایک کہانی یہ ہے جو میں نے کئی کتابوں میں پڑھی ہے یہ کہانی ایک لڑکے کے متعلق ہے جو حصول تعلیم کے لیے اپنے ملک سے رخصت ہو رہا تھا جب وہ لڑکا جانے لگا تو اس کی ماں نے چالیس دینار عراقی کرنسی گم ہونے سے بچانے کے لیے اس کی جیکٹ میں سی دیئے یہ وہ تمام رقم تھی جو اس کی ماں اس کی تعلیم کے لیے بچا سکی تھی جب وہ جانے لگا تو اس کی ماں نے اسے بلایا اور کہا بیٹا میں تم سے ایک وعدہ لینا چاہتی ہوں بیٹے نے پوچھا کہ وہ کیا وہ بولی تم کبھی کسی سے جھوٹ نہیں بولو گے خواہ اس کے لیے تمہیں کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے بیٹے نے اپنی ماں سے وعدہ کیا کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا اور رخصت ہو گیا۔

انسان کو اگر جرات کردار اور صحت تخیل میسر ہو تو دکھ اور گناہ سے بھری اس دنیا کی ایک حقیقی جنت کی صورت میں تعمیر نو کی جا سکتی ہے ۔

آغاز سفر کے چند ہفتوں بعد پورے قافلے کو جس میں یہ لڑکا بھی شامل تھا صحرائی ڈاکوؤں نے روک لیا ڈاکوؤں نے قافلے میں موجود ہر شخص سے ہر چیز لے لی مگر انھیں اس لڑکے سے کوئی رقم یا کوئی قیمتی چیز جنہ مل سکی ایک ڈاکو نے لڑکے سے پوچھا کہ کیا سکے پاس کوئی رقم نہیں ہے لڑکے نے جواب دیا کہ اس کے پاس چالیس دینار ہیں اس ڈاکو نے تلاش کیے لیکن وہ کچھ نہ پاسکا ڈاکو نے لڑکے سے دوبارہ دریافت کیا اور اس نے پھر بتایا کہ اس کے پاس چالیس دینار ہین ڈاکو نے دوبارہ بہت اچھی طرح تلاش کیا لیکن اسے کوئی چیز نہ ملی آخر وہ ڈاکو لڑکے کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور اسے ساری بات بتائی ۔

اب سردار نے اس لڑکے سے یہ پوچھا کہ رقم کہاں ہے لڑکے نے جیکٹ ادھیڑی اور اسے رقم دے دی سردار یہ بات پوچھے بغیر نہ رہ سکا کہ آخر اس لڑکے نے انھیں رقم کے بارے میں کیوں بتایا کیا اسے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے لڑکے نے جواب دیا کہ اسے اس رقم کی بہت زیادہ ضرورت ہے لیکن چونکہ اس نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولے گا خواہ اسے کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے چنانچہ اس نے رقم کے متعلق بتا دیا سردار حیران رہ گیا اس نے رونا شروع کر دیا اور پھر بعد میں وہ مسلمان ہو گیا وہ لڑکا عظیم المرتبت شیخ عندالقادر جیلانی رحمتا اللہ علیہ تھے یہ صرف ایک کہانی نہیں ہے تاریخ اسلام ایسی کہانیوں سے بھری پڑی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے ایمان کو کیا ہو گیا ہے اور ہم ایسے کیوں بن گئے جیسے اب ہم ہین۔

طویل عرصے تک جاری رہنے والی عادات ہی کردار، میں ڈھل جاتی ہے ۔ (پلو ٹارک)

آپ امیر ہیں لیکن آپ کا اصل اثاثہ کیا ہے۔

اچھی ساکھ ایک کاروباری اصطلاح ہے اس کا مطلب کیا ہے دیانت داری اخلاق مطمئن صارفین کی بہت بڑی تعداد پر مشتمل کسی کمپنی کی اچھی شہرت پر مشتمل اثاثے کاروباری ساکھ کی اہمیت بعض حالات میں ان کے اصل اثاثے سے بھی کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے اگر کوئی نئی انتظامیہ اچھی ساکھ اور شہرت رکھنے والی کوئی کمپنی خریدتی ہے یعنی قرض دہندگان، ماتحت ملازمین اور صارفین وغیرہ اس کمپنی کے

بارے میں بہے اچھی رائے رکھتے ہیں تو اس ساکھ کو بھی اس کا اثاثہ تصور کیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہی بات ایک ذمہ داری بھی بن جاتی ہے ۔

میں اپنی ذاتی زندگی کے تجربے سے اس کی وضاحت کرتا ہوں پانچ سالوں س میں اپنی اور اپنی بیوی کی گاڑی ایک ہی سروس سٹیشن پر لے جانے کا عادہ تھا ایک دن سروس کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ گاڑی میں سے ایک آڈیو کیسٹ کم ہے میں سروس سٹیشن واپس گیا ور کیسٹ کے بارے میں دریافت کیا لیکن کسی نے بھی ذمہ داری قبول نہ کی میں نے اس مسئلے کو بہت سنجیدگی سے لیا اور نہ صرف یہ کہ اپنا سروس سٹیشن بدل لیا بلکہ کہ ان کے ساتھ دوستوں کو بھی وہاں جانے سےنجو دار کیا ان میں سے بنعض نے مجھے بتایا کہ ان کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا تھا اور انھوں نے بھی وہاں جانا ترک کر دیا چند ماہ بعد سروس سٹیشن کی مکمل طور پر تعمیر نو کی گئی جب بھی میں اس کے قریب سے گزرتا اس کی نئی طرز تعمیر میری توجہ کو اپنی جانب کھینچ لیتی لیکن اس ناخوشگوار تجربے کی بناء میں اب وہاں کبھی دوبارہ نہ جانے کا فیصلہ کر چکا تھا حالانکہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ وہ سٹیشن اب نئی انتظامیہ کے زیر نگرانی ہے اور اب ہر چیز بدل چکی ہے لیکن میں کبھی وہاں دوبارہ نہ گیا۔

بہت سے لوگ اس وقت کسی بات کی پروا نہیں کرتے جب تک کہ وہ خود ان کے ساتھ نہ پیش آ جائے ۔ (ولیم ہارڈ ٹافک)

اب آپ اسے کیا نام دیں گے ہاں باکل کبری شہرت کی یہ ایک صحیح مثال ہے ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ کوئی ایک شخص ہو لیکن یہ ایک ذمہ داری بن جاتی ہے اچھی ساکھ بنانے کے لیے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے جبکہ یہ ایک دن میں چلی جاتی ہے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تیس روپے کی مالیت کی ایک معمولی سی کیسٹ کی چوری انھیں بے شمار گاہکوں کی ناراضگی کی صورت میں کتنی مہنگی پڑی۔

دوسری جانب پچھلے تین سالوں سے گھریلو اشیاء کی خریداری کے لیے اپنے گھر کے قریب ہی ایک چھوٹے سے سپر سٹور میں جا رہا ہوں اس لیے کہ ہمیں اس پر اعتماد ہے آپ جاننا چاہیں گے کہ کیوں اس لیے کہ انہوں نے مجھے میرا وہ پین واپس لوٹایا تھا جو میں وہاں بھول آیا تھا پچاس روپے مالیت کے ایک پین کی واپسی نے انھیں عمر بھر کے لیے ایک گاہک کا اعتماد بخشا ایک ایسا اچھا گاہک جو ہر ماہ وہاں تقریبا چھ ہزار روپے مہانہ خرچ کرتا ہے یہ اصول کی بات تھی اگر کوئی پچاس روپے کی خاطر بے ایمان ہوسکتا ہے تو وہ بڑے فائدوں کے لیے بڑے کام بھی کر سکتا ہے جو ہوسکتا ہے وہ گھٹیا معیار کی چیزیں بیچتا ہو۔

میں نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو زیادہ تر اچھی ساکھ کے حصول پر اپنی توجہ مرکوز رکھتے ہیں ایسے لوگ کاروباری حلقے میں اپنی ساکھ قائم کرتے ہیں اور جب وہ خدانڈ واستہ کسی مسئلے کا شکار ہوتے ہیں تو لوگ ان کی اچھی شہرت کی بنا پر فوراان کی بحالی کی خاطر مدد کو لپکتے ہین میں ایک بزنس مین کو جانتا ہوں جس کا کاروباری حلقوں اور بینکوں میں بے حد عزت کی جاتی ہے چنانچہ ایک بار جب اسے اپنے ایک معاہدییں بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑا تو کسی بینک سے آسان شرائط پر قرضہ لیے بنا اس کے بچنے کی کوئی صورت نہ تھی ابا اس کی اچھی شہرت کی وجہ سے تین بینک اکٹھے اس کی مدد کو آ گئے اور یوں وہ بچ گیا دوسری جانب ایک بزنس ٹائیکون جس کی ساکھ بہت خراب تھی کو نقصان اٹھانا پڑا اور اس نے چاہا کہ اس کے قرض دہندگان اس کے ساتھ کچھ نرمی برتیں کلیکن اسے تجربات کی بناء پر انھوں یعنی قرضہ دینے والوں نے اس کے ساتھ نرمی برتنے سے انکار کر دیا انھوں نمے کہا کہ اس نے تو کبھی اچھے دنوں میں بھی وقت پر ادائیگی نہیں کی تو اب اس بات کی کیا

امید کی جاسکتی ہے کہ وہ اس برے وقت میں وقت پر پیسہ ادا کردے گا چنانچہ وہ دیوالیہ ہو گیا ۔

ہم پیسے کے ساتھ ساتھ بھی کماتے ہین جو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتا کہ پیسہ کب تک آپ کا ساتھ دے گا لیکن جو سرمایہ آپ اپنی ساکھ عزت کردار اور شہرت کو تعمیر کرنے میں لگاتے ہیں وہ ہمیز ہ وہیں قائم رہتا ہے اچھی ساکھ جیسی اس نعمت کی موجودگی میں کبھی خدا نڈواستہ آپ پر براوقت آ بھی جائے تو بہت جلد آپ دوبارہ سبھل جائیں گے ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے ہم اپنے اعتبار، احترام اور کردار کی بناء پر اچھی ساکھ کماتے ہیں اور یہ سرمایہ ہمارے ساتھ رہتا ہے ۔

چھوٹی چھوٹی باتوں نظر انداز مت کریں۔

لوگ اکثر مجھ سے کہتے ہیں کہ میں چھوٹہ چھوٹی باتوں پر بہت بڑے ردعمل کا اظہار کرتا ہوں یا ی ایک بار میں نے ایک چھوٹی سی بات پر ایک شخص کو نوکری سے جواب دے دیا تھا شاید لوگ ایسا ہی سمجھتے ہوں کہ یہ چھوٹی سی بات تھی ہوا یہ کہ میرے اس ملاز منے ایک بڑے کلائنٹ کے کہنے پر کسی کو سیمینارز میں شرکت کا جھوٹا سرٹیفیکیٹ جاری کر دیا تھا میں نے اسے بہت بڑی بات جانا ہوسکتا ہے دوسروں کے لیے یہ ایک معمولی بات ہو لیکن اس شخص نے اپنے غلط کام کے جائز ہونے ہونے کے بارے میں جس طرح مجھے قائل کرنے کی کوشش کی میرے نزدیک وہ بات بہت بڑی تھی میں نے محسوس کیا کہ اسے اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ وہ غلط ہے مجھے آنے والی پریشانی کا احساس ہوا چنانچہ میں نے اسے نوکری سے نکال دیا ایک ہی سال کے اندر اندر اپنی نئی ملازمت پر اس نے میرے نقطہ نظر کو سچ ثابت کر دکھایا مسئلہ یہی ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں ریسرچ بتاتی ہے کہ جن لوگوں کو ڈکیتی کے جرم میں گرفتار کیا گیا وہ اپنے سکول کے دنون میں اپنے ہم جماعتوں کے بستوں سے چھوٹی چھوٹی چیزیں چرانے کے عادی تھے اور بہت سے ایسے لوگ جن پر قتل کا الزام تھا وہی تھے جو اپنی جوانی کے دنوں میں دوسروں کو گالی دینے اور مارنے پیٹنے کے عادی تھے ۔

صحیح کام کیجئے اپنی بترین صلاحتیں صرف کیجئے دوسروں سے ایسا سلوک روا رکھیئے جس قسم کے سلوک کے آپ خود خواہشمند ہیں ۔

اور اب دیکھیئے کہ ہم سارا دن کیا کرتے ہیں ہم نہ تو اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے معاہدوں بکا پاس رکھتے ہیں ہم جوابی فون کرنے کا وعدہ کرتے ہیں اور نہیں کرتے اور اگر کریں بھی تو وقت پر نہین کرتے اور پھر اس عمل کا جواز تلاش کرنے کے لیے ہم دوسروں کو یہ قائل کرنے کے لیے کہ ہم کتنے مصروف تھے جھوٹ پر جھوت بولتے چلے جاتے ہیں معمولی مفاد کے لیے کہ داد وتحسین میں اضافے کی خاطر ہم خریدی ہوئی چیز کی قیمت زیادہ یہ بتاتے ہیں چند سو روپوں کے جرمانے سے بچنے کے لئے ہم جھوٹ بولیں گے اپنی تیز رفتاری جا جواز ڈھونڈتے ہوئے اپنے کسی قریبی رشتہ دار کی موت کی جھوٹی کہانی گھر کے ہم ٹریفک کانسٹیبل کی ہمدردیاں بٹورنے کی کوشش کریں گے اپنے کاروباری حریف سے گاہک ہتھیانے کے لیے ہم اس کے خلاف بولتے ہوئے پھر اپنے سب سے بڑے ہتھیار جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں محض ایک دن کی چھٹی کا جواز پیز کرتے ہوئے ہم پھر اپنی بیماری کی ایک جھوٹی کہانی گھڑ لیں گے یا پھر اپنے کسی بہت ہی قریبی رشتہ دار کی موت کا جھوٹا بہانہ بنالیں گے دیر سے پہنچنے پر معذرت کرنے کے بجائے ہم پھر جھوٹ بولتے ہیں کہ میری گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا

نہ صرف ہم خود ایسا کرتے ہیں بلکہ اپنے بچوں اپنے گھر والوں اپنے آفس سیکریٹرز اور ماتحتوں سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے جھوٹ کی تائید کریں ہم اپنے گھروں میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور اپنے دفاتر میں بھی ہماری یہی روش ہوتی ہے ایک نوکری کے حصول کے لیے بھی ہم جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں حتیٰ کہ نوکری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے بھی ہم اسی تکیہ کرتے ہیں ۔

بد دیانتی سے کمائی گئی دولت قدر و قیمت کبھی اس کی لاگت جتنی نہیں ہوتی جبکہ اچھے ضمیر پر اتنی لاگت نہیں آتی جتنی اس کی قدر قیمت ہوتی ہے ۔ یہ سب کچھ مجھے کیسے معلوم ہوا ہاں میرا یہی مشاہدہ ہے اور میرے پاس آنے والے اکثر لوگ بھی اس قسم کا برقرار جرم کرتے ہیں میں ایسے بے شمار نام نہاد مینجروں، پیشہ ورانہی، اہلیت، کے حامل افراد، نامی گرامی لوگوں ماہرین، صنعتکاروں اور سیاستدانوں کو جانتا ہوں جنھوں نے ساری عمر یہی سب کچھ کیا اور سمجھتے رہے کہ وہ کتنے ہوشیار ہیں کہ دوسروں کو بیوقوف بنا سکتے ہیں۔

ہم سیاستدانوں کو اپنے مخالفین کسی سلسلے میں تنقید کرتے ہوئے دیکھتے ہیں اور پھر چند دنوں میں انھیں ح خود ہی کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں ایک دن وہ پریس میں ایک بیان دیتے ہیں اور پھر اگلے ہی بالکل اس کے برعکس بیان دے دیتے ہیں مجھے یہ بات خاصی دلچسپ معلوم ہوئی جھ میں نے اخبار میں ایک سیاستدان کا دوسرے کے متعلق یہ تنقیدی بیان پڑھا کہ وہ مختلف رضا کارانہ سماجی سرگرمیوں کے سلسلے میں بے جا نمود نمائش کے ذریعے سستی شہرت حاصل کرتا ہے کیا آپ یقین کریں گے کہ اخبار کے اس صفحے پر اس بیان سے سستی چند انچ کے فاصلے پر اس کی اپنی دو خاصی نمایاں تصاویر شائع ہوئی تھیں جن میں وہ غریبوں میں کھانا اور کپڑے وغیرہ تقسیم کر رہا تھا ۔

آپ ہر وقت اس بات کا مشاہدہ کر سکتے ہیں آپ ایک کسی سیاستدان کا بیان پڑھیں گے اس کا سیاست میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور وہ دوسرے سیاستدانوں کو کرپٹ اور کیا کچھ نہ کہہ ڈالے گا چند ہی مہینوں میں ایک حکومت کے گرنے پر جب انتخابات متوقع ہوتے ہیں وہ پہلا آدمی ہوتا ہے جو اپنی انتخابی پارٹی کا اعلان کرتا ہے لوگ اپنے آپ کو اتنا ہوشیار کیوں سمجھتے ہیں کہ وہ کسی کو بھی آسانی سے بیوقوف بنا سکتے ہیں میں افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ صرف آپ کو بیوقوف بنا رہے ہوتے ہیں ایک شخص جو وعدے کے مطابق کال بیک نہیں کرتا یا اپنے الفاظ کا پاس نہیں رکھتا میرے نزدیک تو وہ اپ] نا آپ ظاہر کر دیتا ہے اب یہ ہمارا کام ہے کہ اس بات کو سمجھیں ۔
کرادر کسی شخص کی عادات کے مجموعے یا کلیت کا نام ہے ۔ (بی پی فٹزواٹر)

بڑی بڑی باتیں چھوٹی باتوں ہی سے شروع ہوتی ہیں وہ شخص جو آدھی رات کو بھی سرخ بتی کے اشارے پر اس وقت رک جاتا ہو جب وہاں کوئی ٹریفک والا ہو اور نہ پولیس والا تو ایسا شخص کبھی بھی کسی کو نہ تو دھوکہ دے گا اور نہ کسی کو قتل کرے گا دوسری جانب اگر کوئی شخص آپ کی میز پر سے آپ کی اجازت کے بغیر قلم اٹھانے سے نہیں جھجکتا تو ممکن ہے کہ کل کو وہ دوسروں کی چیزیں چھیننا یا چوری کرنا بھی شروع کر دے یاد رکھیے وہ چھوٹا بزنس مین جو آج بجلی چوری کرنے یا ٹیکس سے بچنے کی کوشش کر سکتا ہے کل بڑا بن کر قومی دولت لوٹنے سے بھی ہرگز نہیں ہچکچائے گا یہی قانون قدرت ہے یا جرم کی نفسیات آپ اسے جو بھی چاہیں نام دے لیں ۔

اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھ کر دیکھیں۔

ہمارے عقائد کا بنیادی نظام اس قدر بگڑ چکا ہے کہ ہمارے اعمال ہی ہمارے عقائد بن گئے ہیں حالانکہ ہمارے اعمال کی بنیاد ہمارے عقائد پر ہونی چاہیئے تھی اکثر اوقات ہم کوئی صحیح کام بھی کرنا چاہیں تو یہ جاننا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ بات مناسب ہے یا نہیں جب ہم کسی عمل کی درستگی کے متعلق صحیح فیصلہ نہ کر پائیں تو ایسے اوقات میں بہترین طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو دوسرے کی جگہ رکھ کر دیکھیں اگر کوئی شخص آپ کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کرے تو آپ کیا محسوس کریں گے جب آپ اپنے آپ کو دوسرے کی جگہ رکھ کر سوچیں گے تو آپ کو جواب مل جائے اپنے عمل کی درستگی جانچنے کے لیے آپ اپنے سے بے شمار سوالات پوچھ سکتے ہیں یاد رکھیئے انتخاب آپ کا اپنا ہوگا اپنے آپ سے اس قسم کے سوالات پوچھیئے۔

اگر میں آئینے میں خود کو دیکھوں تو کیسا محسوس کروں گا ۔

اپنے اس فعل کے متعلق کل صبح میں کیسا محسوس کروں گا ،

اگر اس بات کا سب کچھ پتہ لگ جائے اور یہ خبر کل کے اخبار میں بھی چھپ جایئے تو مجھے کیسا لگے گا ۔

میرا ضمیر چھٹی حس یا میرا باطن یعنی دل مجھے اس سلسلے مین کیا تجویز کرتا ہے اور سب سے آخری اور ممکن ہے سب سے بہترین سوال ۔

اگر یہ سب میرے ساتھ ہو تو مجھے کیسا لگے گا ۔

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جس کام کے کرنے کے بعد آپ اچھا محسوس کریں وہ نیک عمل ہے اور جس کے کرنے کے بعد آپ برا محسوس کریں گے وہ برائی گناہ ہے ۔

اگر کسی فیصلے کے وقت آپ اپنے آپ سے یہ سوالات پوچھتے ہیں تو یقین کیجئے کہ آپ غلط کریں گے ہم میں سے اکثر لوگ کسی چیز کی اس وقتک پروانہیں کرتے جب تک وہ ہمارے ساتھ پیش نہ آجایئے اگر ہم ایسا کرنے لگیں تو ہم اپنے کسی بھی فعل کی درستگی کو جانچ سکتے ہیں۔

آپ صرف اپنے اعمال کے لیے جواہد ہیں

کامیاب افراد اپنے حقوق کی نسبت اپنے فرائض کے بارے میں زیادہ باشعور ہوتے ہیں دوسری جانب میں اس ملک میں بہت سے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو یہ کہتے ہوئے ٹیکس ادا نہیں کرتے کہ جب دوسرے لوگ ایسا نہیں کرتے تو ہم کیوں ایسا کریں وہ بجلی چوری کونے کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ دوسرے بھی کچھ کر رہے ہیں ہم صرف اپنے اعمال کے ذمی دار ہیں یا ان کے جن کا دارومدار ہم پر ہے ساری دنیا کی ذمہ داری ہم پر نہیں ہے ہمارے خالق منے ہمیں انتخاب کی صلاحیت سے نوازا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے لیے صحیح کام کا انتخاب کریں اور اسے انجام دیں دوسرے کیا کر رہے ہیں یا کیا نہیں کر رہے اسے اپنے لیئے بہانہ نہیں بنانا چاہیئے انھوں نے اپنی طرز زندگی فکر کے مطابق عمل کیا ہے اور ہمیں اپنے لیے راہ عمل متیعنکر نی چاہیئے اور یہی تو فرق ہے انتخاب کی صلاحیت ہی کی بناء پر ہم انسان

کہلاتے ہیں یاد رکھیئے ہمارے ہر عمل کی کوئی نہ کوئی قیمت ہوتی ہے جو ہمیں ادا کرنی پڑتی ہے وہ قیمت آپ اب ادا کریں گے یا بعد میں کسی اور انداز مین یہ فیصلہ آپ کو ابھی کرنا ہوگا یہ انتخاب کی بات ہے لیکن دوسروں کے تجربات آزمانے کی بجائے بہتر ہے کہ آپ اپنا طرز عمل منتخب کریں اور اس کے مطابق زندگی بسر کریں یاد رکھیئے آپ جو بھی ہیں جس مقام پر کھڑے ہیں صرف آپ کے اعمال و کردار ہی اس دنیا میں اور بعد میں ۲×۴×۷ کی روشن یا اندھیری کوٹھڑی میں آپ کے ساتھی ہوں گے اگر آپ یہ جاننے میں واقعی دلچسپی رکھتے ہیں کہ آپ کس قسم کے آدمی ہیں اور حقیقت میں کتنے کامیاب ہیں تو اپنے آپ سے چند سوالات پوچھیئے آپ نے دیکھا پھر سوالات اللہ تعالی نے ہمیں پرکھنے کے لیے کیا خوبصورت پیمانہ عطا کیا ہے۔

☆ کیا آپ سڑکوں پر یا دوسری جگہوں پر اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

☆ کیا آپ ٹریفک قانین کی پابندی کرتے ہیں ۔

☆ کیا آپ ملکی قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔

☆ کیا آپ پیدل چلنے والوں بزرگ شہریوں عورتوں اور بچوں کو راستہ دیتے ہیں۔

☆ کیا آپ وعدے کے مطابق جوابی فون کرتے ہیں ۔

☆ کیا آپ مین اپنی غلطیاں تسلیم کرنے اور پھر نتائج بھگتنے کی ہمت ہے ۔

☆ کیا آپ اپنی سیکریٹری یا بچوں کو اپنے موجود ہونے کے باوجود یہ کہنے کے لیے کہتے ہیں کہ آپ موجود نہیں ہین َ

☆ کیا آپ اپنی غلطی پر معذرت خواہ ہوتے ہیں ۔

☆ کیا آپ گلیوں میں پانی یا کوڑا کرکٹ پھینکتے ہیں ۔

☆ کیا آپ ایمرجنسی والی گاڑیوں کو راستہ دیتے ہین َ

☆ کی ابھی ایسے حلات ہوئے کہ کوئی کام غلط جانتے ہوئے بھی آپ کو وہ انجام دینا پڑا ۔

☆ کیا آپ دوسروں کے حقوقوں کا احترام کرتے ہیں ۔

☆ کیا آپ اپنے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔

☆ کیا آپ اپنے یوٹیلٹی بلز وقت پر ادا کر دیتے ہیں ۔

☆ کیا آپ نتائج سے بے پرواہ ہو کر ہمیشہ سچ بولتے ہیں ۔

☆ کیا آپ قرضہ بروقت لوٹا دیتے ہیں ۔

☆ آپ کے مرنے پر لوگ آپ کے متعلق کیا کہیں گے ۔

☆ ان سوالات کے جوابات آپ کو بتائیں گے کہ آپ کس قسم کے آدمی ہیں یاد رکھیئے یہی آپ کی حقیقی تصویر ہوگی اس سے قطع نظر کہ لوگ آپ کے متعلق کیا سوچتے ہین َ۔

اپنی زندگی کی راہیں خود منتخب کریں یاد رکھیئے آج آپ جو کچھ بھی ہیں یہ آپ کے اپنے انتخاب اور ارادے ہیں آپ کو وہی ملے گا جو آپ نے بویا تھا اپنی راہ عمل بے حد احتیاط سے منتخب کیجئے کیونکہ آپ کو صرف وہی ملے گا جس کیت لیے آپ جدو جہد کریں گے۔

اہم نتائج اور کرنے والے کام

☆ یاد رکھیئے کہ کردار بغیر آپ کامیابی کی چوٹی پر تو پہنچ سکتے ہیں لیکن اصل چیلنج وہاں قائم رہنا ہے ۔

☆ کردار آپ کے اندر کی وہ آواز ہے جو آپ کو آدھی رات کے وتق اس صورت میں بھی سرخ سنگل پر کھڑا کر دیتی ہے جب گرد و نواح میں کوئی پولیس والا نہیں ہوتا ۔

☆ ضروری نہیں کہ آپ کی پسند صحیح بھی ہو آپ کسے کے اچھا سمجھتے ہیں اور صحیح کیا ہے اس میں بڑا واضح فرق ہے ۔

☆ اقدار اور اصولوں میں فرق کو جانیئے۔

☆ یاد رکھیئے برے کردار کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے آپ دوسروں کی قیمت پر کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے ۔

☆ ایمانداری واحد حکمت عملی ہے ۔

☆ صرف پیشہ ہی نہیں بلکہ اپنے اصل اثاثے کو بھی بڑھائیں۔

☆ اپنے لیے رہنما اصولوں کی فہرست بنائیں اور ان کے مطابق زندگی بسر کریں چاہیے ابتدائی کچھ عرصے میں آپ کو اس جکی کتنی ہی بھاری قیمت چکانی پڑے۔

☆ اپنے حقوق کی بجائے اپنے فرائض کے بارے میں زیادہ محتاط رہیئے کوئی اچھا کام محض اس لیے نہ ترک کر دیں کہ دوسرے ایسا نہیں کر رہے ہیں ۔

☆ چھوٹی چھوٹی باتوں کو کبھی نظر انداز مت کیجئے چھوٹی باتیں بڑی بن جاتی ہیں ۔

☆ کوئی کام کرنے کرنے سے پہلے اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھ کر دیکھئے ۔

کامیابی کا ساتواں اصول

خدمت گذار بنیئے

مجھے ہر طبقے کے افراد کے ساتھ کام کرتے ہوئے دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چک ہے جس میں مراعات یافتہ اور محروم دس سال سے لے کر اسی برس تک ہر عمر کے لوگ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق گھریلو عورتیں سے لے کر ملازمت پیشہ کاروباری حضرات پیشہ ورانہ اہلیت کے حامل کارکن طلباء برسر روزگار اور بے روزگار کام کرنے والے اور ریٹائرڈ مرد و خواتین غرض یہ ہے کہ ہر قسم کے دس سال سے زائد افراد سے میں ذاتی طور پر مل چکا ہوں اور مجھے یہ یقین ہو چکا ہے کہ ان کی عمر میں ان کے معاشرتی رتبوں اور ان کے متعلقہ شعبے سے قطع نظر صرف وہ لوگ ایک خوش باش مطمئن پرسکون اور بھرپور زندگی بسر کر رہے ہیں جو کسی نہ کسی طریقے سے ان لوگوں کی مخلصانہ اور بے لوث مدد کر رہے ہیں جو اپنے طور پر کچھ کرنے کے اہل نہیں ہیں ۔

خدمت کی طاقت

آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ ہر نعمت میسر ہونے کے باوجود ۱۹۹۵ء تک اس میں کھوکھلی زندگی گزار رہا تھا میں حیران تھا کہ آخر مجھے کس چیز کی کمی ہے جب میں نے صحیح معنوں میں جان لیا کہ کمی کیا ہے تو پہلا کام جو میں نے کیا وہ معاشرے کے محروم طبقے بھلائی اور خدمت تھی اس وقت جب میں نے اپنی زندگی کا نئے سرے سے آغاز کیا تھا اور وسائل کافی کم تھے تو جو شخص بھی مجھے ملتا یہی کہتا اور میں اپنی فیملی کے لیے کچھ بھی نہیں بچتا لہذا مجھے فالتو اخراجات کی ذمہ داری نہیں اٹھانی چاہیئے لیکن میں نے اسے کسی نہ کسی طور جاری رکھا اور اب میں یہ جان چکا ہوں کہ وہی میری زندگی کے بہترین کاموں میں سے ایک تھا میں معاشرے کو کچھ دینا چاہتا تھا میرے پاس اس وقت دولت نہیں تھی لیکن میں نے محسوس کیا کہ مئیں اپنا بانٹ سکتا ہوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا پھر چند ہی ہفتوں کے اندر میں نے خدمت کی طاقت دیکھ لی ۔

زندگی کے اصل معانی ان درختوں کے بیج بونا ہے جن کے سائے تلے آپ کے اپنے بیٹھنے کا امکان نہ ہو ۔ (نیلسن ھینڈرسن)

ان دنوں جب میں اپنے پروفیشنل کریئر کے ادنی ترین مقام پر تھا تمام تر مالی پریشانیوں میں بھی جس چیز نے مجھے زندہ بچ نکلنے میں مدد دہی یہ وہی بے لوث خدمت تھی میرے اردگرد بسنے والے سب لوگ مجھے اور میری فیملی کے بارے میں بے حد متفکر تھے مگر خوش قسمتی سے مجھے اور میری بیوی کو اتنی پریشانی نہ تھی کسی کو اس بات پر حیرت ہو سکتی ہے کہ میں کیسے پرسکون تھا تو وہ سیمنارز اور مذاکرے جو میں نے رضا کارانہ طور پر منعقد کیئے ان سے حاصل ہونے والی محبت ، عزت، اطمینان ، اور دعاوؤں نے مجھے سکون بخشا اور آپ جانتے ہیں کہ جب ایک شخص کو کسی چیز سے سکون مل رہا ہو تو اس صورت میں دوسری باتیں اسے پریشان نہیں کر سکتیں ۔

کسی فرد کی انتہائی عظمت خدمت میں ہے نہ کہ حکومت کرنے میں ۔ (البرٹ آئن سٹائن)

اگر کوئی پوچھے کہ کاروباری کامیابی کا سماجی خدمت کے ساتھ کیا تعلق تھا تو میرے دوستو اس کا بہت گہرا تعلق ہے وہ سب لوگ جنھوں نے اپنی زندگی میں شاندار تھالہ کچھ باٹنا ان کی زندگیوں کی ایک مشترکہ عادت ان کا جذبہ خدمت ہے ان کا ایمان زیادہ ملتا ہے میں صرف دولت بانٹنے کی بات نہیں کرر ہا ہم میں سے زیادہ تر لوگ اپنے ماحول سے یہی سیکھتے ہیں کہ دولت اگر تقسیم نہ کی جائے تو محفوظ رہے گی ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہم جتنا زہادہ کسی کو دیں گے ہمارے پاس اتنا ہی کم ہو جائے گا آپ کے پاس سو روپے ہیں اور بیس آپ دے دیتے ہیں چنانچہ آپ کے پاس صرف اسی روپے رہ جاتے ہیں لیکن میرے عزیز خوش قسمتی سے زندگی آسان حساب کتاب کا نام نہیں ہے ۔

یہ اس سے تھوڑی پیچیدہ چیز ہے ۔

ساری زندگی گنوا بیٹھنے کی نسبرت اس میں سے کچھ کسی دوسرے کو دے ڈالنا زہادہ بہتر ہے ۔ (البرٹ کیمس)

قدرت کا ایک اہم بہت قانون جو دینے کا قانون کہلاتا ہے ہمیں یہ بتاتا ہے کہ جس چیز کی ہم زیادہ خواہش رکھتے ہیں وہ ہمیں زیادہ بانٹنی پڑے گی مطلب یہ کہ اگر آپ زیادہ علم کی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کو اسے زیادہ سے زیادہ بانٹنا ہوگا آپ اپنے لیے زیادہ محبت کی طلب رکھتے ہیں تو دورسوں کو زیادہ سے زیادہ محبت دیں آپ کو زیادہ دولت چاہیئے تو اسے زیادہ سے زیادہ بانٹیں آپ کو اتنا ہی زیادہ ملے گا کیونکہ یہ کئی گنا زیادہ ہو کر واپس ملتا ہے کیا یہ دلچسپ بات ہیں اچھا اس دنیا کے قوانین قدرت سے مختلف ہیں اور یہیں پر ہم میں سے اکثر لوگ غلطی کر جاتے ہیں۔

زیادہ پونا ہو تو زیادہ بانٹیں

میں آپ کو ایک سچی کہانی سناتا ہوں پچھلے سال ایک نہایت غریب خاندان مجھے ملنے آیا ان کی سات سالہ بچی کو کینسر تھا اور ان کے پاس اس کے علاج کے لیے رقم نہ تھی مدد کے لیے وہ جہاں جہاں جاسکتے تھے گئے کچھ لوگوں نے ان کی مدد کی لیکن اکثر نے انکار کر دیا ان کی امید تقریبا دم توڑ چکی تھی اور وی حصول مدد کے لیے سچ مچ رو رہے تھے میں نے انھیں پر سکون ہونے کے لیے کہا اور ان سے کچھ مہلت مانگی ان کی مطلوبہ رقم اتنی تھی کہ میں اکیلا اس کا انتظام کرنے سے قاصر تھا جب وہ رخصت ہوئے میں نے ان تمام لوگوں سے فون پر رابطہ کرنا شروع کر دیا جو میرے خیلا میں ان کی مدد کر سکتے تھے میں نے سیکنڑوں لوگوں سے بات کی اوران میں سے چند ایک نے مدد کی ہامی بھر لی جن ؛ لوگوں سے میں نے رابطہ کیا ان میں ایک مشہور بزنس مین تھا جب میں نے اسے ساری کہانی سنائی تو اس نے بتایا کہ اسے حال میں ہی ایک کاروبار میں بہت بڑا نقصان ہوا ہے چنانچہ وہ کسی قسم کی مدد کرنے کی کوشش کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے میں نے اس سے اظہار افسوس کیا اور پھر اسے کہا کہ ہوسکتا ہے قدرت نے اسے موقع فراہم کیا ہو کہ وہ کوشش کرے اور جوابا اسے بھی عطا ہو وہ سمجھ نہ سکا تب میں نے اسے سارا فلسفہ سمجھایا کسی اور صورت مین وہ بھی بھی یہ سب سننے میں اتنا وقت صرف نہ کرتا لیکن اپنی مشکل سے دوچار کیفیت کی بناء ہم میں سے زہادہ تر لوگ مشکل لمحات میں خدا کے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں اس نے ساری بات نہایت صبر و تحمل سے سنی ہم سب کا ایک دوسرے پر انحصار ہے اور خدا بھی ہم س ے یہی چاہتا ہے ۔

اگر آپ اپنے آپ کو اونچے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں تو کسی اور کا ہاتھ بھی تھام لیں ۔ (بروکرٹی ۔ واشنگٹن)

میں نے اسے کہا ہوسکتا ہے کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے اس کے لیے ایک موقع ہو اور اللہ اسے اس کے اپنے تجربے کے ذریعے کوئی سبق سکھانا چاہتا ہو اور اگر وہ لڑکی کو بچانے میں اس کی مدد کرے تو ہوسکتا ہے کہ جواب میں اسے بھی کوئی صلہ ملے وہ شش و پنج میں پڑ گیا اور پھر اس نے بارے میں سوچنے کے لیے ایک دو دن مانگے دو دن بعد میں نے معلوم کرنے کے لیے دوبارہ فون کیا اس نے پچیس ہزار روپے خیرات کر دیئے آخر کار میں مطلوبہ رقم اکٹھی کرنے کے قابل ہوگیا اور اس بچی کا علاج شروع ہو گیا ایک دو ہفتوں میں اس خاندان نے مجھ سے رابطہ کیا اور بتایا کہ وہ لڑکی تیزی سے صحت یاب ہو رہی ہے مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی اور میری طرف سے یہ کہانی ختم ہوگئی۔

دو ہفتے بعد میں نے اپنے موبائل فون پر اس بزنس مین کی کال وصول کی یہ بات میرے لیے حیران کن تھی کیونکہ اس سے پہلے اس نے مجھے کبھی فون کیا تھا وہ بے حد پر جوش تھا اس نے مجھے بتایا کہ اس کی کمپنی مشرقی بعید میں ایک بہت بڑا تین سالہ معاہدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی جس سے سالانہ پچیس لاکھ روپے کا منافع متوقع ہے وہ ساری کہانی بیان کرنے اور یہ موقع فراہم کرنے پر میرا شکریہ ادا کرنے کے لیے شام کے وقت میرے دفتر مجھ سے ملنے کے لیے بھی آیا اس سارے واقعہ کو آپ کیا نام دیں گے ایک معجزہ ایک اتفاق یا قسمت۔

خیرات کیجئے

صحیح معنوں میں کامیاب افراد کی اکثریت یہودیوں اور عیسائیوں سمیت اپنی کمائی کم از کم دس فیصد خیرات میں دیتے ہیں اور ملاحظہ کیجئے کہ مسلمانوں کی اکثریت کیا کرتی ہے ہم اڑھائی فیصد زکوۃ تک ادا نہیں کرتے جو ہماری آمدن پر نہیں ہماری بچت پر لاگو یہ ہمارے خالق کی طرف سے ہمارے حکم ہے اور اس کے ذریعے وہ ہمیں یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم ضرورت مندوں کی مدد کر کے اپنے لیے اور زیادہ حاصل کر لیں میں نے بے شمار ایسے لوگوں دیکھا ہے جو اپنے خالق سے اس کی طرف سے عائد کی گئی نمازوں اور احکامات پر شکایات کرتے ہیں وہ یہ شکایت کیوں کرتے ہیں وہ اس لیے شکایت کرتے ہیں کہ ان کے خیال میں وہ سب دوسروں کے لیے سنجام دیتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں ہے مجھے ایک بے حد مختلف بات کا پتہ چلا ہے جو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ کیا ہے ۔

اندھیرے کو کوسنے سے بہتر ہے کہ ایک شمع روشن کر دی جائے ۔ (کنفیوشیس)

سردیوں کی ایک بے حد سرد رات تھی شام سے سلسلہ بارش کا جاری تھا رات کے دو بجے اچانک میری آنکھ کھل گئی میں نے سونے کی کوشش کی مگر ناکام رہا میں بستر سے باہر نکل آیا اور پھر میں نے ٹی وی لگایا میں نے ٹی وی دیکھنا شروع کیا لیکن مجھے اس سے اکتاہٹ ہونے لگی میں نے ٹیرس کی کھڑکی کھول دی اور ٹھنڈی ہوا سے محفوظ ہونے کی کوشش کی اچانک مجھے خیال آیا کہ باہر چل کر کشمیری چائے پینی چاہیئے میرے جیسے شخص کے لیے یہ ایک غیر معمولی بات تھی اس لیے کہ کھانے] پینے کا اتنا شوقین نہ تھا بہر حال مجھے یقین تھا کہ کشمیری چائے لاہور میں کسی نہ کسی جگہ تو مل جائے گی چونکہ مین مارکیٹ میری جائے رہائش سے قریب تھی چنانچہ میں نے پہلے وہاں جانے کا فیصلہ کیا میں کیا

چونکہ مین مارکیٹ میری جائے رہائش سے قریب تھی چنانچہ میں نے پہلے وہاں جانیکا فیصلہ کیا میں نے کپڑے بدلے گیراج میں گاڑی نکالی اور چل پڑا بارش ابھی تک جاری تھی سڑکیں اور گلیاں سنسان پڑی تھی ۔

خدمت خلق لازمی جزو حیات ہے اصل زندگی وہ ہے جو دوسروں کی خدمت میں گزرے ۔ (ایتھل پرسی اینڈرس)

اگر میں شیر پاؤ پل کی طرف سے جاتا تو مین مارکیٹ میری جائے رہائش سے آٹھ دس منٹ کے فاصلے پر تھی مگر نجانے کیوں میری گاڑی کا رخ میاں میر پل کی جانب ہو گیا میں نے اس نکتے پر چند لمحوں کے لیے غور کیا لیکن پھر اسے نظرانداز کر دیا میاں میر پل سے اترتے ہی میں نے ایک لڑکے کو دیکھا جو سردی سے کانپ رہا تھا اور بارش سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو ایک درخت کے نیچے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا میں نے رکنے کے بارے میں سوچا لیکن پھر رات کے اس پہر رکنے کو غیر محفوظ تصور کرتے ہوئے اس کے پاس سے گزر گیا لیکن پھر زیادہ دیر اپنے آپ کو باز نہ رکھ سکا اور اگلا موڑ کاٹ کر اس لڑکے کے پاس پہنچ گیا میں نے گاڑی روکی اور محتاط طریقے سے باہر نکلا میں نے لڑکے سے پوچھا کہ وہ کون ہے اور رات کے اس لمحے وہاں پر کیا کر رہا ہے وہ سردی کی وجہ سے کانپنے کے ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا سردی سے نیلے پڑتے ہوئے اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے میں اسے گاڑی میں سوار ہونے کے لیئے کہا ۔

گاڑی میں بیٹھ کر اس نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی ماں سے بچھڑ چکا ہے جو فورٹریس سٹیڈیم میں گولیاں ٹافیاں بیچتی ہے وہ اپنے گھر جانتا تھا اس کے پاس گھر جانے کے لیے پیسے نہ تھے وہ سخت بھوکا تھا اور اسے بخار بھی تھا اس نے بتایا کہ اس کا باپ مر چکا تھا وہ اور کی ماں مل کر آٹھ افراد کا کنبہ پالتے تھے وہ شہر سے بیس میل دور ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہتے تھے اس کی کہانی سننے کے بعد میرا فوری ردعمل یہی تھا کہ وہ خدایا تو اپنی مخلوق کا خیال کیوں نہیں رکھتا اس کی مفلسی، بخار، فاقے اور عمر کو تو دیکھو اگر میں متوجہ نہ ہوتا تو یہ مر بھی سکتا تھا اچانک مجھے محسوس ہوا جیسے خدا نے مجھ سے کہا احمق مجھے اس کا خیال ہے تب ہی تم اپنے بستر سے نکل اس کی مدد کو آئے ہو میں اس منہ بند کرا دینے والے جواب سے خوفزدہ ہو گیا ۔

دوسروں کے لیے انجام دیا جانے والا کوئی بھی کام دراصل اپنے لیے ہی ہوتا ہے ۔ (پوپ بونی فیس ہشتم)

قصہ مختصر اسے ممکن مدد فراہم کرنے کے بعد میں صبح تقریباً پانچ بجے بغیر کشمیری چائے پیئے اپنے گھر کو لوٹا سارا دن میں اس واقعے کے متعلق سوچتا رہا اگلے دن اسلام آباد جانے کے لیے ۱۴۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گاڑی چلاتے ہوئے میں ایک بہت بڑے حادثے سے بال بال بچا مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ میں محفوظ بچ گیا ہوں یہ بات معجزے سے کم نہ تھی اور آج تک واحد جو مجھے مل سکا ہے وہ یہ ہے کہ میرا حادثے سے بچنا صرف اس لڑکے کی بدولت ممکن ہوا جس کی میں نے اس رات مدد کی تھی آپ نے دیکھا اس لڑکے کی مدد کے ذریعے دراصل میں خود اپنی مدد کی تھی مستحق اور غریب لوگوں کی مدد ہم پر بوجھ نہیں ہوتی بلکہ یہ ہمارے لیے ایک خصوصی موقع ہوتی ہے اصل میں اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں خود کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لیے ایک موقع فراہم کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم دوسروں کی مدد کریں تاکہ ہماری مدد کی جائے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے دوسروں کی مدد کرتا ہے اس لیے نہیں کہ وہ ہمارا محتاج ہے بلکہ اس لیے کہ وہ ہمیں دوسروں کا

موقع فراہم کرے یہ ہماری اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کا ایک ذریعہ ہے آپ نے مشاہدہ کیا کہ ہمارے خالق نے ہمیں ایک دوسرے کا محتاج بنایا ہے ہم کچھ چیزوں کے لیے دوسروں کے محتاج ہیں اور کچھ چیزوں کے لیے وہ ہمارے محتاج ہیں دوسروں کی مدد کر کے ابھیں وہ کچھ دے ک جوان کے پاس نہیں ہے دراصل ہم خود مدد کر رہے ہوتے ہیں اور چاہئے ہم پسند کریں یا نہ کریں زندگی کا یہی دستور ہے اگر ہمارتے اردگرد کوئی ایسا نہیں ہے جو ہماری مدد کا محتاج ہو تو اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والے ثمرات کے کئی مواقع کھو بیٹھتے ہیں آپ نے دیکھا یہ زندگی کچھ دو اور کچھ لو کے درمیان ایک توازن کا نام ہے خدمت کی یہ روایت نئی نہیں ہے یہ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود تہذیب پرانی انجام دیتے رہے ہیں اس عمل میں واحد تبدیلی یہ آئی ہے کہ اب ہم اس کے ثمرات سے زیادہ آگاہ ہو چکے ہیں ایک وقت تھا کہ جب خدمت خلق محض کسی کا ذاتی فعل ہوتا تھا اب تو مختلف اداروں میں جن میں کاروباری کمپنیاں بھی شامل کیے اس عمل فوائد پہچان چکی ہیں اشتہار بای پر لاکھوں روپے خرچ کر کے اپنی مصنواعت اور خدمات کی تشہیروترقی کی بجائے کامیاب اداروں نے اپنے علاقے سماجی خدمت ذریعے اپنی تشہیروترقی کا انوکھا کر دریافت کر لیا ہے علاقے سے اپنے قلبی تعلق کو ظاہر کرنے کا یہ سب سے بہترین طریقہ ہے وہ معاشرے کی جتنی زیادہ خدمت کرتے ہیں جواباان کا بھی اتنا ہی بھلا ہوتا ہے ۔

خدمت کاروباری ترقی کا ایک نیا انداز

کچھ سال پہلے بل گیسٹ نے لاکھوں ڈالر عطیہ کیے ہیں جی ہاں مجھے معلوم ہے بہت سے لوگ اس عمل کو ٹیکس کے بوجھ میں کمی کے لیے ایک چالاکی کا نام دیں گے لیکن آپ دیکھیت کہ اگرایسا ہے بھی تو یہ قابل قدد ہے یاد رکھیئے خدمت گزاری کے جذبے سے زندگی گزارنا اور خیرات پر یقین رکھنا ایک عادت ہے اور عادتیں راتوں رات نہیں بنتیں تمام کامیاب افراد اس وقت بھی اس قسم کے کام کرتے رہتے تھے جب وہ مالی طور پر اتنے مضبوط نہ تھے جتنے اب ہیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے بچپن ہی سے خدمت خلق اور خیرات کے عادی تھے وہ جانتے تھے کہ کچھ پانے کے لیے یہی واحد راستہ ہے آپ کو معلوم ہے کہ ان میں سے اکثر کا کیا کہنا ہے تب ہمیں اس بات کا علم نہ تھا لیکن تجربے سے ہمیں پتہ چلا کہ ہم جو چیز بھی دیتے ہیں وہ کئی گنا زیادہ ہو کر ہمیں واپس مل جاتی ہے یہ ہمارے خالق کا وعدہ ہے کہ اگر تم اس اللہ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں کچھ دو گے تو تمہیں اس سیت بھی بہتر چیز عطا کی جائے گی ۔

میکڈونلڈز نے اپنے ریستورانوں کے اطراف میں پارکس اور باغیچے بنانے کے لیے لاکھوں ڈالرز کیوں خرچ کیے جی ہاں وہ ہوشیار لوگ ہیں وہ یہی رقم اشتہار بازی پر بھی خرچ کر سکتے تھے لیکن انہوں نے دوسرے طریقہ کار کو ترجیح دی کہ وہ معاشرے میں اپنی شناخت بنائیں آپ مے ملاحظہ کیا کہ انھوں نے شہر میں کیا کیا کام کیے ہیں خاص طور مین بلیواڈ گلبرگ کا فوارہ وہ جگہ چوک کے نام سے اپنے آپ کو چند سال آگے مستقبل میں لے جائیں اگلی نسل اسے میکڈونلڈز اسکوائر کے نام سے ہی پہنچانے گی شہر پر چھا جانے کا کیسا انوکھا انداز ہے وہ فورا وہاں کئی سالوں سے موجود تھا کسی پاکستانی کمپنی یا کسی دوسری ملٹی نیشنل کمپنی نے وہ کام کیوں نہ کیا جو نھوں نے کر ڈالا کمپنیاں اس سے آدھا لاگت سے وہ فوارے کی تعمیر نو کر سکتی تھیں لیکن آپ نے دیکھا کہ یہ سب کرنے کے لیے دماغ کیضرورت ہوتی ہے ۔

جو خوشی کسی کو کچھ کو کچھ دے کر ملتی ہے وہ کچھ لے کر پایا کر کبھی بھی نہیں ملتی ۔ (ھنری ڈرو مونڈ)

ریسٹورنٹ کے افتتاح والے سن ایس او ایس ویلیج کے دو سو یتیم بچوں کو بلا کر انھیں مفت کھانا کھلانے کا کیا مقصد تھا جبکہ باہر سینکڑوں لوگ ریستوران میں داخلے کے منتظر تھے آپ کو معلوم ہے کہ کسی اور صورت میں یہ بچے کبھی بھی میکڈونلرز کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے تھے لوکل واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی کے وہ بڑے بڑے ٹیکنس جن کے ذریعے وہ شہر کو پانی سپلائی کرتے ہیں انھیں میکڈ ونلڈ رز کے علاوہ کسی اور نے پینٹ کرنے کے بارے میں سوچا انھوں نے ایک تیرے سے دو شکار کیے ہیں ان کے اپنے ادارے کی ترقی بھی ان کے اس تاثر سے وابستہ تھی کہ وہ سماجی بہنود کے بارے میں کس قدر حساس ہیں میکڈونلرز کی کامیابی کی یہی حکمت عملی ہے وہ جہاں بھیجاتے ہیں کمیونٹی کی تعمیر وترقی پر سرمایہ لگاتے ہیں اور اس طرح اپنے گاہکوں کے دل میں اتر جاتے ہیں ناز بعدست طریقہ ۔

نیسلے نے پاکستان میں مائلو متعارف کرواتے ہوئے بے شمار سکولوں میں لاکھوں کے خرچ مائلو کیوں تقسیم کروایا اس دن سے میرا بیٹا مائلو کا دیوانہ ہو چکا ہے وہ ہر دوسرے دن اسے ضخریدتا اور مجھے یقین ہے کہ جب وہ بڑا ہو گا تو اپنے بچوں کے لیے بھی اسے خریدنا پسند کرے گا یوں وفادار صارفین کی نسلیں تخلیق کی جاتی ہیں ہر چیز کو پانے سے پہلے کچھ دینا پڑتا ہے ۔

جو لوگ خرچ کرنا پسند نہیں کرتے قدرت بھی انہیں کچھ کچھ دینا پسند نہیں کرتی ، (آر ۔ جے ۔ بوغن)

تمام بینکوں کو اچانک شہر میں باغبانی وغیرہ جیسی سرگرمیوں میں کیوں دلچسپی محسوس ہونے لگی بینکوں کو اس سے کیا حاصل ہو گا کچھ بھی نہیں وہ محض خدمت کی عمظمت کا احساس دلوانا چاہتے ہیں پیزا ہٹ والوں نے تقریبا تمام بڑے چوکور پر پولیس کے سپاہیوں کے لیے لوکھوں کے خرچ سے چھوٹے چھوٹے پٹس کیوں بنوائے ہیں انھوں نے پورے شہر میں ٹریفک کے بے شمار اشارے سے لگوا کر لوگوں کی حفاظت کے لیے اتنی زیادہ رقم کیوں خرچ کی ۔

جب تک انسانیت کے لیے کوئی کارنامہ نہ انجام دے لو تب تک مرنے سے شرم محسوس کرو ۔ (ھورس مین)

روبی رضائی رضائیوں کا ایک مقامی برانڈ والوں نے ہزاروں روپیہ خرچ کر کے پورے شہر میں ٹریفک قوانین کے متعلق بینز کیوں لگوائے ہیں سیالکوٹ شہر میں ساگا سپورٹس اور سپلائم سپورٹس والوں نے لاکھوں روپوں ک خرچ سے بے شمار ٹریفک کے اشارے کیوں بنوائے ہیں میں ان تمام اداروں پر کوئی تبصرہ نہیں کروں گا ہاں یہ سب کاروباری ادارے ہیں اور ان کی بھی کچھ تو توقعات ان کاموں سے ضرور وابستہ ہوں گی اب ان کا کیا مفاد ہے یہ سمجھنا بھی نہایت آسان ہے لیکن نکتہ یہ ہے کہ یہ سب اگر چہ ان کی طرف سے بے لوث خدمت نہیں بھی ہے اور وہ کام اپنی کاروباری اغراض کے تحت انجام دے رہے ہیں تب بھی یہ کوشش قابل قدر ہیں ۔

دوسرتوں کی مدد کے ذریعے ہم خود اپنی مدد کرتے ہیں جو اچھی چیز بھی ہم دیتے ہیں وہ گھوم کر ہمارے پاس واپس لوٹ آتی ہے ۔

دوسری جانب مدر ٹریسا یا عبدالستار ایدھی سے دریافت کیجئے انھیں اس بے لوث خدمت سے کیا ملا جو انھوں نے کی دوسروں کی خدمت سے جس قسم کا سکون اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے اسے حاصل کرنے کا کوئی اور ب طریقہ نہیں ہے خدا سب کا ہے اور سب کی سنتا ہے اور وہ بہترین وعدہ نبھسانے والا ہے اس سے قطع نظر کہ آپ کا تعلق کس مذہب سے ہت اگر آپ اس کی رضا کے لیے کچھ کرتے ہیں تو وہ آپ کو

انعام سے ضرور نوازے گا ۔

جذبہ خدمت کی کمی معاشرتی مساء کی بنیادی توجہ

آپ دیکھتے ہیں کہ ہمیں آج جن قومی اور ملکی بین الاقوامی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ان کی وجہ یہ ہے کہ ہماری پرانی نسلوں نے وہ سب کام نہیں کیے جوان کی ذمی داری تھی ماحولیات کے مسئلے کو لے لیجئے آپ کہ ہمرے خالق نے ہمیں اس کرۂ ارض پر اس کا رکھوالا بنا کر بھیجا تھا مالک نہیں اچھے نگہبانوں کی طرح ہمیں اس کرۂ ارض کی اچھی طرح حفاظت کرنا چاہیئے تھی ۔

فصل کاٹنے سے پہلے بیج بونا پڑتا ہے اسی طرح کچھ پانے کے لیے پہلے کچھ دینا لازمی ہے ۔ (رابرٹ کولیٹر)

ہمیں اس زمین کے وسائل اگلی نسلوں کے لیے محفوظ رکھنے چاہیئے تھے لیکن ہم نے کیا کیا ہم اس کے مالک بن بیٹھے اور ہم نے ان وسائل کو اگلی نسلوں کے لیے محفوظ کرنے کے بجائے ان کا ناجائز استعمال کرنا شروع کر دیا یہ میری زمین ہے میری مرضی میں جتنے چاہوں درخت کاٹوں یہ زمین میری ملکیت ہے میں جوش چاہوں اس کے ساتھ سلوک کروں ہم ہمیشہ اس سوچ میں سوگرداں رہتے ہیں ل کہ ہم اپنے بچوں کے لیے کتنی جائید فاداور کتنے مالی وسائل چھوڑ کر جا رہئے ہیں لیکن ایک منٹ کے لیے یہ سوچنے کے بارے میں کیا خیال ہے ۔

کیاان کے پاس پینے کے لیے صاف پانی ہے ،

☆ کیاان کے پاس لینے کے لیے صاف اور تازہ ہوا موجود ہے ۔

☆ کیاان کے پاس درجہ حرارت کم ٹھنڈار کھنے اور زمین کو کٹاؤ سے بچانے کے لیے کافی تعداد میں درخت موجود ہیں ۔

☆ کیاان کے پاس کافی مقدار میں کوئلہ اور قدرتی گیس، آگ جلانے اور اپنے گھروں کو گرم رکھنے کے لیے موجود ہے ۔

☆ کیاان کے پاس اپنے لیے اناج اگانے کے لیے کافی مقدار میں زرخیز زمین موجود ہے ۔

☆ جو ہونا تھا سو ہو چکا اب ہم اگر کسی مصیبت سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس مسئلے کو سنجیدگی سے لینا ہوگا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے بھی ان مقام بھی ان تمام آسائشوں سے لطف اٹھائیں جن سے ہم محفوظ ہو رہے ہیں تو ہمیں ڈبے سے باہر نکل کر مختلف انداز میں سوچنا ہوگا اگر ہم چاہتے ہیں کہ اگر ہم چاہتے ہیں کتو ہمیں انھیں یہ خود کر دکھانے کی ضرورت ہے کہ ہم بھی اس سلسلے میں فکر مند ہیں ہمیں عملی مثال پیش کر کے ان کی رہنمائی کرنی ہوگی ماحول کے تحفظ کے لیے ہم درخت اگا سکتے ہیں ہم توانائی کے وساء؛ محفوظ کر سکتے ہیں ہم ایندھن اور طاقت بچا سکتے ہیں ہم اپنا ماحول اور اپنے گردونواح کو صاف ستھرا رک سکتے ہیں ۔

زندگی گزارنے کا سب سے عظیم انداز یہ ہے کہ اسے کسی ایسے کام میں گزارا جائے جو اسے حیات جاوید بخش دے ۔ (ولیم جیمز)

مثبت تبدیلی لانا

اپنے آپ سے دریافت کیجئے کہ آپ اپنے نام کو دوام بخشنے اور لوگوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کے لیے کیا کریں گے وہ کون سی سرگرمیاں ہیں جنھیں آپ اس کرۂ ارض کو زیادہ بہتر بنانے کے لیے شورع کر سکتے ہیں آپ اس سرزمین کو روشن تر بنانے کے لیے کر سکتے ہیں ایک بچے کی زندگی میں بہتر مقام حاصل کرنے کے لیے آپ کیا کر سکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اور ہر کوئی ان سب کے بارے میں بہت کچھ کرسکتا ہے اس سلسلے میں واحد رکاوٹ ہماری وابستگی اور قوت ارادی ہوسکتی ہے یہ سب کچھ کرنے کے لیے آپ کا امیر ہونا ضروری نہیں ہے آپ کسی بھی ایسے کام کا انتخاب کر لیں جو آپ کی جیب سے مطابقت رکھتا ہو لیکن براہ مہربانی کچھ کریں ضرور اور اگر آپ ایسا کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اس سے آپ کو جو سکون سا ہو جائے گا اور اسے ترک کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکیں گے سینکڑوں ایسے چھوٹے چھوٹے جکام ہیں جنھیں آپ کسی زندگی میں بہتری پیدا کرنے کے لیے شروع کر سکتے ہیں ایسے کام مثلاً چند درخت لگانا ۔

☆ ماحول کو صاف رکھنے کے لیے علاقے میں کام کرنا ،

☆ معاشرتی بہبود کے دوسرے کاموں میں مشغول رہنا ،

☆ کسی بچے کی تعلیمی ذمہ داری اٹھانا ،

☆ اپنے گھر پر ایک بچے کو تعلیم دینا ،

☆ کسی بچے کے لیے کتابیں یا یونیفارم خریدنا ۔

☆ کسی کے لیے نئے کپڑے خریدنا ،

☆ کسی بچے یا اس کی فیملی کے لیے کھانا خریدنا ،

☆ کسی بیوہ کے لیے سلائی مشین خریدنا ۔

☆ سکولوں یا کالجوں میں بلا وعاوضہ لیکچر دینا ۔

☆ کسی مقامی اسپتال یا فاونٹین ہاؤس میں چند گھنٹوں کے لیے رضا کارانہ طور پر کام کرنا ،

☆ کینسر کے مریضوں کے ساتھ چند گھنٹے گزارنا ،

☆ کسی غریب گھرانے کی گزر اوقت بہتر بنانے کے لیئے انہیں کسی زندگی بخش کام یا کاروباری مہارت بڑھانے کے لیے ان کے کام میں رہنمائی کرنا ۔

☆ کسی غریب گھرانے کے لیے کھانا پکانا ،

☆ قریبی ہمسائے میں کسی بوڑھے فرد کی مختلف سرگرمیوں میں مدد کرنا ،

☆ ہفتے میں چند گھنٹوں کے لئے کسہ ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں رضا کارانہ طور پر کام کرنا ،

☆ کھیلوں کے کسی مقامی کلب کے لئے کھیلوں کا سامان خریدنا ،

☆مسجد میں رضا کارانہ طور پر وعظ دینا ،

☆مقامی مسجد کو مختلف چیزیں مثلاً پنکھے، واٹر، گھڑیاں، قالین، ائیر کنڈیشنز وطیہ کرنا۔

☆کسی غیر منافع بخش اسپتال کو ایمبولینس عطیئے میں دینا ۔

☆کسی مقامی غیر منافع بخش آرگنائزیشن کے لیئے ریسرچ کرنا اور آرٹیکلرز دینا ۔

☆سکول ڈسپنسری یا مسجد کی تعمیر میں مدد کرنا ،

☆علاقے کے لیئے سٹریٹ لائٹس کا عطیہ دینا ،

☆کسی مڈروف گلی م،یں پیدل چلنے والوں کے لیے واٹر کولر عطیہ دینا ،

☆تعلیم بالغاں کے لیے کام کرنا ،

☆قدرتی آفات سے متاثرہ افارد کی مدد کرنا ،

☆سیلاب سے متاثرہ افراد کو روزمرہ استعمال کی اشیاء کا عطیہ دینا ،

☆کسی مقامی لائبریری یا مسجد کو کتابوں کا عطیہ دینا ،

☆ ہفتے میں چند گھنٹے کی سڑک پر ضرورت مند افراد خاص طور پر عورتوں اور بوڑھوں کی مدد کرنا ،

زیادہ بوؤ زیادہ کاٹو کم بوؤ کم کاٹو ، (چینی کہاوت)

دوسروں کی مدد کرنے کے بے شمار طریقے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر پر آپ کا کوئی خرچہ نہیں آئے گا آپ اپنے پاس موجود ہر چیز اور کسی بھی چیز سے دوسروں کی خدمت کر سکتے ہیں آپ اپنے وقت سے پیسے سے علم سے یا اپنے پاس موجود کسی بھی چیھز کے ذریعے دوسروں کی خدمت کریں لیکن براہ مہربانی ایسا کریں ضرور یہ دوسروں کے لیے نہیں ہے اس کی خود آپ کو ضرورت ہے ریسرچ بتاتی ہے کہ جو لوگ ہفتے میں چار سے چھ گھنٹے مختلف رضا کارانہ سرگرمیوں میں گزارتے ہیں وہ اپنی خدمرت کی وجہ سے لوگ آپ کی موت کے بعد بھی یاد رکھیں گے میری سمجھ میں نہیں آتا ہمارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے ہماری تمام تر چھائی کو آخر کیا ہو گیا ہے انسانی تاریخ کے عظیم ترین پیغمبر جس نے ہمیں بے لوث خدمت کا سبق پڑھایا کے امتی آخر خدمت سے اس قدر گریزاں کیوں ہیں اگر چودہ کروڑ افاردنیں سے کوئی رضا کارانہ کام کے لیے ہفتے میں چار گھنٹے نکالے تو ہمارے پاس ہفتے میں ۵۶۰ لاکھ گھنٹے رضا کارانہ کام کے جمع ہو جاتے ہیں اب ذرا تصور کیجئے اگر ہم اتنی زیادہ مقدار میں رضا کارانہ کام انجام دیں تو ہماری قوم کیا بن جائے گی ۔

یہ تم پر منحصر ہے

ایک گیت سے پل جگمگائیں
ایک پھول سے خواب پھوٹیں
ایک شجر ابتدا ہے گھنے جنگلوں کی
ایک طائر پیامبر ہے بھرپور فصل گل کا
اک مسکان ابتدا ہے دائمی دوستی کی
ستائش حوصلہ دے پژمردہ دل وجان کو
اک تازہ رہنما ہے سمندر میں کشتیوں کا
اک ووٹ بدل ڈالے قوموں کی زندگی لو
اک کرن جگمگا دے تاریک یام رتوں کو
اک شمع مٹا ڈالے ساری سیاہ رتوں کو
ہنسی زیر کر دے ساری اداسیوں کو
اک قدم سے شروع ہوں کبھی سبھی مسافتیں
اک لفظ سے شروع ہوں ساری عبادتیں
پر جوش ولولہ دے ہماری امید واحد
اک لمس ہی گواہ ہے ساری محبتوں کا
اک صدا ہمسفر ہو دانش وعقل کی
اک جان کی کوششوں سے بدل سکتا ہے زمانہ
اک دل ہی جان سکتا ہے سچائی ہر ایک شے کی
سو جانا یہی تن نے یہ تم پہ منحصر ہے

مسکراہٹ کے بارے میں کیا خیال ہے

کسی شخص کا دن خوشگوار بنانے کئے لیے کچھ کیجئے کچھ بھی کیجئے اگر آپ اور کچھ بھی نہیں کر سکتے تو صرف ایہک مسکراہٹ کے بارے میں کیا خیال ہے مسکراہٹ بھی ایک صدقہ ہے کیا ایسا ہی نہیں ہے کسی کو سراہنے یا اس کی ستائش کرنے میں کیا مضائقہ ہے میں آپ کو ایک کیانی سناتا ہوں جو میرے ایک پروگرام میں شرکت کرنے والے ایک شخص نے مجھے سنائی تھی اپنی پچاس سالہ زندگی میں وہ بے شمار کامیابیاں حاصل کر چکا تھا اور وہ اپنی زندگی کی کامیابیوں کا سہرا ایک دوسرے شخص کے سر باندھتا تھا ۔

وہ جو دوسروں کو بچانے میں ان کی مدد کرتا ہے اسی طرح سے وہ اپنے آپ کو بھی بچا رہا ہوتا ہے ۔ (ھارٹیسوان ایو)

وہ صرف دس برس کا تھا جب اس کی ماں فوت ہوگئی چند ہی سال بعد اس کے باپ نے دوسری شادی کر لی وہ عورت اسے پسند نہیں کرتی تھی اس نے بھی عورت کو ناپسند کرنا شروع کر دیا باپ کو اس بات کا علم تھا اور وہ ہمیشہ اس عورت سے اپنے بیٹے کو بچایا کرتا تھا ۱۹۵۰ء میں جب وہ ابھی سکول جانے کی عمر میں ہی تھا کہ اس کے باپ کا انتقال ہو گیا اب وہ اکیلا رہ چکا تھا اس کا کوئی دوست نہ تھا اور نہ کوی کوئی دوسرا ایسا شخص جس سے وہ دل کی بات کہہ سکتا اس کے باپ کے انتقال کے بعد اس کی سوتیلی ماں ہر وقت بغیر کسی وجہ کے اسے گالیاں دیتی اور مارتی پیٹتی رہتی تھی البتہ انب وہ اس کی وجہ جان چکا تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ گھر چھوڑ جھائے تا کہ وہ عورت اور اس کا بیٹا اس کے باپ کی چھوڑی ہوئی تمام جائیداد کے تنہا وارث بن جائیں وہ بے حد تنہا تھا ۔

اکثر اوقات اسے بھوکا سونا پڑتا ہے وہ اپنے کپڑے خود دھوتا اور گھر کا سارا کام کرتا علاوہ ازیں گھر کی صفائی ستھرائی سوتیلے بھائی کو پڑھانا اور اس کے ساتھ کھیلنا بھی اس کی ذم،ہ داری بنادی گئی تھی اور یہ وہ واحد وقت ہوتا جب وہ اسے کھیلنا اجازت ملتی ایک دن اس کی سوتیلی ماں نے اس سے کہا کہ اس کے پاس اس کی خوراک اور پڑھائی کے لیے مزید پیسے نہیں ہیں چنانچہ اپنی بسر اوقات کے لیے اب اسے خود کام کر کے لانا پڑے گا اس نے اس بات کو سنجیدگی سے لیا اور شام کے اوقات میں نوکری شروع کر دی لیکن اس سے بھی کوئی خاص فرق نہ پڑا اور اس کی ماں کے طعنے، دھمکیاں اور گالیاں مسلسل جاری ہیں ایک دن سکول جانے سے پہلے اس کی ماں نے اسے بے حد مارا کیونکہ وہ گھر کی صفائی کرنا بھول گیا تھا دراصل گزشتہ رات وہ اپنی نورکری سے اس قدر تھکا ہوا گھر آیا تھا کہ اس میں صفائی کرنے کی ہمت ہی نہ تھی اس دن وہ اتنا دل شکستہ ہوا کہ اس نے خودکشی کرنے کی ٹھان لی وہ سکول جانے کے لیے گھر سے نکلا سکول میں سارا دن وہ یہی سوچتا رہا کہ وہ چھٹی کے بعد دیدھا ر ریلوے لائن پر جائے گا اور ا]پنے آپ کو ختم کرنے کے لیے اپنا سر گاڑی کے نیچے دے دے گا اس نے سوچا کہ ساری دنیا میں کسی کو بھی اس کی پرواہ نہیں ہے اور اس کی موتسے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔

زندگی میں سب سے اطمینان بخش امر اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ دوسروں کو عطا کرنا ہے ۔ (پیری ٹل ھارڈ ڈی چارڈین)

سکول سے چھٹی ہونے تک وہ اپنے آپ کو مار ڈالنے کا تہیہ کر چکا تھا اچانک اس کے ہم جماعتوں میں سے ایک نے اس کی جانب مسکرا کر دیکھا جواباً وہ بھی مسکرایا اس جوابی مسکراہٹ نے دوسرے ساتھی کا حوصلہ بلند کیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے چونکہ وہ لڑکا صبح سے اس کا مشاہدہ کر رہا تھا اور اسے یقین ہو چکا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی مسئلہ ضرور ہے اس کی بات سن کر اس لڑکے نے آہستگی سے کہا کہ

وہ ٹھیک ہے لیکن اس کا ہم جماعت مطمئن نہ ہوا اس نے پوچھا کہ کیا اس نے کھانا کھایا ہے اس نے کہا نہیں تو وہ اسے اپنے گھر لے گیا جو وہاں سے زیادہ دور نہ تھا راستے بھر وہ خاموش رہا اور یہی سوچتا رہا کہ اس کے بعد وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا اس کے ہم جماعت نے اپنی ماں سے اس کا تعارف یہ کہہ کر کرویا کہ وہ اس کا بہترین دوست ہے یہ اس کے لیے ایک خوشگوار انکشاف تھا کیونکہ اس کے مطابق تو وہ لوگ محض ہم جماعت تھے۔

اس نے اپنے ہم جماعت سے پوچھا کہ اس اتعارف بہترین دوست کہہ کر کیوں کروایا ہے اس نے جواب دیا اس لیے کہ میں تمہیں بے حد پسند کرتا ہوں اور تمہاری سوتیلی ماں کے تمہارے ساتھ سلوک سے بھی اچھا طرح واقف ہوں میں تمہاری ہمت کو سلام کرتا ہوں اور وہ سخت محنت جو تم اپنی زندگی گاڑی کھینچنے کے لیے کرر ہے ہو اس کی دل میں قدر کرتا ہوں یہ اس لڑکے کے لیے ایک دوسرا حیرت انگیز انکشاف تھا اس نے ان خیالات کے لیے اس لڑکے کا شکریہ ادا کیا اسے ان کے گھر کا ماحول بے حد محبت بھرا محسوس ہوا حتی کہ اس کے ہم جماعت کی ماں نے بھی اسے غیر معمولی محبت دی اور اسے بتایا کہ اس کا بیٹا گھر پر اس کا تکنا ذکر کرتا ہے اس نے اسے یہ بھی بتایا کہ اس کا بیٹا کئی دن سے اس بات کرنا اور دوستی کی پیشکش کرنا چاہتا تھا لیکن اپنی شرمیلی طبیعت اور مسترد ہو جانے کے خوف سے پیچ تھا۔

جو چیز اپنے قبضے میں رکھتے ہیں اسے آپ کھو بیٹھتے ہیں اور جو آپ دے ڈالتے ہیں وہ ہمیشہ کے لیے آپ کی ہو جاتی ہے۔

شام تک وہ ان کے ہاں ٹھرا اور اس گھرانے کے ساتھ اس نے بہت اچھا وقت گزارا وہ دونوں دوست بن گئے اور اس لڑکے نے اسے پیشکش کی کہ وہ جب چاہئے اس کے گھر آ جایا کرے ان کے پیار اور محبت میں وہ اپنا دکھ بھول گیا اس گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس کی زندگی ہمیشہ کے لیے بدل چکی تھی اس نے اپنی اس منفی سوچ کو برا بھلا کہا کہ دنیا میں اچھے لوگوں کا وجود ختم ہو چکا ہے اپنی سوچوں کی تبدیلی کے ساتھ ہی اس نے زندہ رہنے کا فیصلہ کیا وہ کئی ہفتے میں کئی دفعہ اس کے گھر جاتا اور ہر بار اسے بہایت محبت سے خوش آمدید کیا جاتا زندگی گزرتی رہی لیکن اس نے ان لوگوں کو کبھی یہ نہ بتایا کہ اس دن وہ کس ارادے سے گھر نکلا تھا ہر گزرتے دن کے ساتھ ان کی دوستی مضبوط تر ہوتی چلی گئی اس کے اپنے گھر میں کچھ بھی نہیں بدلا تھا لیکن اب جب کبطھی بھی وپہا پنے آپ کو تنہا محسوس کرتا اور اسے کسی غمگسار کی ضرورت محسوس ہوتی تو وہ اپنے دوست اور اس کے گھر والوں کو اپنے ساتھ پاتا ان دنوں نے سکو؛ل اور پھر یونیورسٹی کا امتحان اکٹھے پاس کیا لیکن اس نے کبھی انہیں کبھی یہ نہیں بتایا کہ اس دن وہ کیا کرنے والا تھا وصول کرنے والے کبھی نہیں پاتے دینے والے حاصل کرتے ہیں۔

پھر ایک رواس کی سوتیلی ماں مر گئی اور اس کا سوتیلا بھائی اپنے ایک ماموں کے ساتھ دوسرے شہر چلا گیا اس کے دوست کا گھرانہ کسی دوسرے شہر منتقل ہو رہا تھا چنانچہ اس نے بھی اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا اس کے لیے یہی اس کا نیا گھرانی تھا اور وہ ان کی خاطر کچھ بھی کر گزرنے کا ارادہ رکھتا تھا اگر وہ شہر تبدیل کر رہے تھے تو اسے بھی اسی طرح کرنا چاہئیتھیا اگر اس کا دوست کالج تبدیل کرنے کا اردہ کرتا تو اسے یقین تھا کہ وہ بھی یہی کرتا اس کے دل میں ان کی بہت زیادہ عزت اور چاہت تھی اور وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ان کے گھر ہی کا ایک فرد تصور کرتا تھا اس گھر کے مکینوں نے بھی کبھی اس میں اور اپنے بیٹے میں کوئی فرق نہیں کیا تھا۔

زندگی گزرتی رہی دونوں دوست اب جوان ہو چکے تھے انھیں نوکریاں مل چکی تھی اور ان کی شادیاں بھی ہو گئی تھیں ان کی بیویاں بھی آپس

میں بہت اچھی سہیلیاں بن چکی تھیں لیکن ابھی تک اس نے کبھی کسی کو اپنے اس دن کے منصوبے سے آگاہ نہیں کیا تھا ایک دن اسے معلوم ہوا کہ اس کے دوست کی ماں کو فوری طور پر گردے کی تبدیلی کی ضرورت ہے گھر والوں نے کسی ایسے شخص کی تلاش شروع کی جس کا گردہ مطابقت رکھتا ہو اور وہ گردہ دینے پر رضا مند بھی ہو انھوں نے بہت زیادہ کوشش کی لیکن انھیں ایسا کوئی شخص نل مل سکا کہ حتیٰ کہ انھوں نے اخباروں میں بھی اشتہارات دیئے لیکن مقدر نے ساتھ نہ دیا ۔

ہر اچھا کام جو تم کر سکتے ہو کرو ہر اس ذریعے سے جس سے تم کر سکتے ہو ہر اس طریقے سے جو تم کر سکتے ہو ہر اس مقام پر جہاں تم کر سکتے ہو ہر اس وقت جب تم کر سکتے ہو ان سب لوگوں سے جن سے تم کر سکتے اس وقت تک جب تک تم کر سکتے ہو ۔ (جون ویسلے)

ایک دن ڈاکٹر کو ایک نا معلوم شخص کی جانب سے فون پر پیغام ملا کہ اگر گردے کی تبدیلی کے کامیاب آپریشن تک اس کا نام خفیہ رکھا جائے تو وہ اپنے گردے کا عطیہ دینے کے لیے تیار ڈاکٹر نے وعدہ کر لیا اور اس گھرانے کو بھی یہ خوشخبری سنا دی چنانچہ ایک کامیاب آپریشن کے بعد اس عورت کے بیٹے نے اس شخص کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی جس نے اس کی ماں کی زندگی بچائی تھی پھر جب اس نے اپنے دوست ہی کو بستر پر لیٹے ہوئے پایا تو وہ حیران رہ گیا اور اسے پوچھنے لگا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے ۔

اس نے جواب دیا کہ اس نے ایسا کر کے کوئی احسان نہیں کیا اور یہ کہ اس کی زندگی اس کی اور اس کے گھرانے کی مقروض ہے وہ آج جو کچھ بھی ہے وہ صرف اس کی اور اس کی ماں کی وجہ سے ہے تب اس نے اس بات سے پردہ اٹھایا کہ اس دن وہ اپنے آپ کو ختم کرنے جا رہا تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ دنیا میں کوئی بھی اسے پیار نہیں کرتا اور یہ صرف اس کی اور اس کی ماں کی مہربانی تھی جس کے سبب اس نے خودکشی نہ کرنے کا فیصلہ کیا آپ نے دیکھا کسی کی مدد کی ایک چھوٹی سی کوشش دوسروں کا تھوڑا احساس کسی کی بات اس وقت توجہ سے سننا جب اسے اس کی شدت سے ضرور ہو کسی کی زندگی میں انقلاب لا سکتا ہے ۔

میری سمجھ میں نہیں آتا ہم میں سے اکثر دوسروں کی تھوڑی سی مدد یا خدمت سے جھجکتے یا شاید ڈرتے کیوں ہیں ہوسکتا ہے کہ وہ مسترد کیے جانے سے خوفزدہ ہوں یا شاید ان کا خیال انھیں بے وقوف سمجھا جائے گا لیکن آپ جان لیجئے کہ اگر آپ اپنی زندگی کو روزانہ اور ہر روز بہتر بنانا چاہتے ہیں یہ کام آپ دوسروں کے لیے نہیں کرتے دوسرے اور بھی کئی ایسے کام ہو سکتے ہیں جو آپ اپنے لیے یا اپنی فیملی کے لیے انجام دیتے ہیں وہ بھی پریشان کن یا احمقانہ ہو سکتے ہیں تو بھی آپ ایسا کیوں نہیں کرتے ۔

دینا رزت نفس کو اجاگر کرتا ہے اگر آپ کچھ دے نہیں سکتے تو معاف کرنا آزمایئے ۔ (فائز سیال)

اگلی دفعہ جب آپ کو کسی مصیبت میں گرفتار دیکھیں تو محض مسترد ہونے کے خوف کی بناء قریب سے نہ گزر جائیں کہ بعد میں پچھتاوا محسوس کریں اپنی گاڑی روکیں اور مدد کی پیشکش کریں اگر آپ کو انکار بھی کر دیا گیا تو بھی کم از کم آپ نے ممکنہ کوشش کی کم از کم بعد میں آپ کو پچھتاوا تو نہیں ہوگا دوسروں کی اس انداز میں مدد اور خدمت کریں جیسی مدد ضرورت پڑنے پر آپ خود لینا پسند کرتے ہیں اپنی زندگی کو بھرپور طریقے سے گزاریئے۔

کیا یہی خدمت ہے ۔

اس ملک اس قوم اور اس معاشرے نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے اگر ہم اس بات کا اعتراف کریں تو ہم ہمیشہ یہی سوچتے ہیں کہ ہمارے ملک ہمارے معاشرے اور ہمارے خاندان نے ہمیں کیا دیا ہے لیکن کیا ہم نے کبھی سوچا کہ ہم نے اس معاشرے یا ملک کو کیا دیا ہے ہم میں سے اکثر تو یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کے ساتھ والے گھر میں کون رہتا ہے آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اعتقادات بدل چکے ہیں ہمیں جیسا ہونا چاہیئے تھا ہم اس سے بہت مختلف ہو چکے ہیں دوسروں کی مدد کی بجائے ہم دوسروں کے لیے اپنی رہائشی بستیوں کے لیے معاشرے کے لیے اور مجموعی طور پر پورے ملک کے لیے پریشانیاں کھڑی کرنے کا باعث بن رہے ہیں ایک طرف تو خدمت خلق کا رویہ ہے کے لیے کچھ زیادہ کرنے کا ایک قدم آگے بڑھ کر مدد کرنے کا ناداز ہے اور دوسری طرف ہم ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو ۔

☆ تقاریب کے لیے سڑکیں روک لیتے ہیں ۔

☆ گلیوں میں کوڑا کرکٹ پھینک دیتے ہیں ۔

☆ اپنی گاڑیاں دھو کر گندا پانی گلی میں بہا دیتے ہیں ،

☆ موٹر سائیکلوں کے سائلنسر نکال کر سڑکوں پر شور اور آلودگی میں اضافے کا باعث بنتے ہیں ۔

☆ گھروں میں اونچی آواز میں موسیقی سنتے اور موسیقی کے پروگرام محلے داروں کی پروا کیے بغیر منعقد کرواتے ہیں ۔

☆ اپنی گاڑی صاف رکھتے مگر خالی لفافے ،کھانے پینے کی اشیاء کے لفافے پیکٹ اور کاغذ کے کپ گلاس وغیرہ سڑک پر پھینک دیتے ہیں ۔

☆ بوڑھے افراد خواتین اور بچوں کو راستہ دینے اور ان کے لیے اپنی نشستیں خالی کرنے کی بجائے ان کا راستہ روکتے ہیں ۔

☆ علاقے کو کوئی نعم البدل نہیا کیے بغیر درخت کاٹتے چلے جاتے ہیں ۔

☆ عوامی جگہوں پر سگریٹ نوشی کر کے سگریٹ نہ پینے والے افراد کے لیے سانس لینا بھی دوبھر کر دیتے ہیں ۔

☆ بوڑھے افراد اور خواتین کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو جانے پر ان کی مدد کرنے کی بجائے انھیں گھورنے اور ان پر آواز کسنے لگتے ہیں ۔

☆ ایمر جنسی گاڑیوں مثلا ایمبولینس ،فائر بریگیڈ اور پولیس کی گاڑیوں کو راستہ نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ ۔

ٹھیک ہے ہم اپنے گھروں میں آزاد ہیں ہمارا حق ہے کہ ہم جو چاہے کریں لیکن یاد رکھیئے کہ یہ دوسروں کی قیمت پر نہیں ہونا چاہیئے اگر آپ کے بیٹے یا بیٹی کی شادی ہے تو سارا علاقہ کیوں مصیبت میں گرفتار ہو اس قسم کے سوال ہمیں اپنے آپ سے اس وقت کرنے چاہیئں جب ہم معاشرے کو بے آرامی میں مبتلا کرنے والا کوئی کام کرنے لگیں دوسروں کو تکلیف پہنچا کر آپ صحیح معنوں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے سچی کامیابی کو تو ساری زندگی بلکہ اس کے بعد بھی ہمیشہ اچھے الفاظ میں یاد رکھا جاتا ہے جب تک ہم دوسروں کے لیے کوئی اچھا کام نہیں کریں گے یہ دنیا ہم میں سے ہر ایک کو بھلا دے گی ۔

اپنی ذاتی ملکیت میں سے کسی کو کچھ دینا تو بہت تھوڑا بہت دینا ہے اصل دینا تو اپنی ذات میں سے کسی کو کچھ دینا ہے ۔

اگر آپ سکون واطمینان سے بھرپور سچی کامیابی کی تمنار کھتے ہیں تو جو کچھ آپ کے پاس ہے اس کا چند فیصد خدمت خلق میں خرچ کریں

اگر آپ پیسہ نہیں دے سکتے تو یہی خدمت گھروں میں بیٹھی ہوئی عورتوں اور ریٹائرڈ افراد کو دیکھیں ان کے پاس کرنے کو کچھ نہیں ہے وہ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں وہ کسی کو پڑھا سکتے ہیں وہ کچھ لکھ سکتے ہیں وہ اپنے اپنے علاقوں میں متحرک ہو سکتے ہیں وہ ماحولیات کے سلسلے میں کچھ کر سکتے ہیں وہ کسی بچے کی سکول جانے کے سلسے میں مدد کر سکتے ہیں کچھ بھی کریں مگر خدا کے لیے کچھ کریں اسے ضرور یاد رکھا جائے گا یہ کسی کی زندگی کو بدلنے کا باعث ہوگا چند بیج بونے کے لیے اپنے اردگرد جگہ تلاش کیجئے ۔ (بھنری وین ڈائیک)

اب عمل کا وقت ہے ان تمام کاموں کی فہرست بنایئے جو آپ خدمت خلق کے سلسلے میں انجام دے سکتے ہیں ایک منصوبہ تیار کیجئے ہفتے میں کم از کم چھ گھنٹے خدمت خلق میں بسر کرنے کا عہد کیجئے ۔

نمبر	میں کیا کروں گی	میں کس طرح کروں گی

یادرکھیئے ہمارے پیدا کرنے والے کو اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ہم کس ماڈل کی گاڑی ڈرائیور کرتے ہیں کتنے بڑے گھر میں رہتے ہیں یا ہم بنک میں کیا کچھ چھوڑ دیں گے لیکن وہ یقیناً ہم سے یہ سوال ضرور کرے گا کہ ہم نے دوسروں کے لیے کیا ہم سب لوگ اپنے لیے اپنے پیاروں کے لیے اور ان کے لیے لوگوں جو ہماری عنایات کے بدلے ہمیں بھی نواز سکتے ہوں بہت کچھ کرتے ہیں لیکن اصل کام تو ان لوگوں کے لیے کچھ کرنا ہے جو بدلے میں ہمارے لیے کچھ نہ کر سکتے ہوں یادرکھیئے کسی کو کچھ دینے کے نتیجے میں بھی ہم کچھ وصول کرتے ہیں ۔

اہم نتائج اور کرنے والے کام

خدمت کی عظمت کو تسلیم کیجئے ۔

دینے کے قانون پر یقین رکھیئے اور اس عمل پر عمل کیجئے جو چیز ی آپ جتنی زیادہ پانا چاہتے ہیں اتنی زیادہ دوسروں میں بانٹنی ہوگی ۔

اپنے آپ سے پوچھیئے کہ اللہ تعالی آپ کو وہ چیز کیوں دے جو آپ اپنے لیے چاہتے ہیں ۔

اس بات کی یقین دہانی کرلیں کہ آپ اپنے لیے اورزہیادہ مانگنے کا جواز رکھتے ہیں ۔

کیا کوئی ایک یا دو ایسے بچے ہیں جن کی اگر آپ نے مدد نہ کی تو وہ اپنی تعلیم مکمل نہیں کر پائیں گے ۔

اپنی آمدنی یا وقت کا دس فیصد رفاہی کاموں کے لیے مخصوص کرنے کا عہد کیجئے ۔

یہ مان لیجئے کہ جتنا زیادہ آپ دوسروں کو دیںؐ گے اتنا زیادہ آپ کو ملے گا ۔

دوسروں کے بے آرامی کا سبب بننے والے سارے کام ترک کردیں اس بات کا یقین کرلیں کہ آپ کے دفتر یا گھر پر ہونے والی کوئی تقریب پڑوس میں کسی کو بے آرام تو نہیں کر رہی ۔

ان کاموں کی فہرست بنایئے جو آپ علاقے معاشرے اور اپنی قوم کی بہتری کے لیے انجام دین گے ۔

ان کاموں کو اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں بدلے کس چیز کی توقع مت رکھیں ،

ہفتے میں کم ازکم چھ گھنٹے رفاہی کاموں میں صرف کریں اور طویل عمر پائیں ۔

کامیابی کا دسواں اصول

اللہ تعالٰی کو شامل حال رکھیئے

۱۹۹۸ء میں جب سٹاک مارکیٹ ایک دن سینکڑوں پوائنٹ نیچے گر گئی تو بہت سے لوگوں کے راتوں رات لاکھوں ڈوب گئے ایک شخص کو جسے لاکھوں کے نقصان کی خبر سنتے ہی دل کا دورہ پڑ گیا تھا میرے پاس لایا گیا اس کے گھر والے بھی گہرے غم کے زیر اثر تھے اس افسوس ناک واقعے کے تین ہفتے بعد بھی جب میں اسے ملا تو اس کی بہت بری حالت تھی اس کے گھر والوں نے مجھے ساری صورت حال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ دن میں کئی بار اسے ذہنی نفسیاتی دباؤ کے دورے پڑتے ہیں وہ شخص اپنی محنت کے بل بوتے پر لکھ پتی بنا تھا اور پچھلے پندرہ سالوں سے اس کاروبار میں تھا اس کے ساتھ تقریباً پچاس منٹ تک جاری رہنے والی گفتگو کے داران وہ مسلسل خدا کو الزام دیتا رہا کہ اس نے میرے ساتھ یہ کچھ کیا ہے کم ازکم اس نے یہ جملہ دہرایا یہ جملہ سننے کے بعد میں نے سوال کیا کہ کیا وہ ایک باعمل مسلمان ہے اور باقاعدگی سے نماز ادا کرتا ہے وہ حیرانگی سے میرا منہ یوں تکنے لگا جیسے اسے مجھ سے اس سوال کی توقع نہ ہو میں نے اپنا سوال دہرایا تو اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا نہیں میں نے اس سے کہا کہ یہ نماز کا وقت ہے کیا تم اس وقت نماز پڑھنا چاہو گے اس نے ایک بار پھر ایک بڑی نان میں جواب دیا اور پھر خدا کی ذات سے مایوسی کا اظہار کرنے لگا ۔

میں خاموش رہا پھر میں اس سے پوچھا کہ وہ اپنی زندگی کے بڑے فیصلے کس طرح کرتا ہے وہ میری بات سمجھ نہ سکا اور میری نات کی وضاحت چاہی میں نے کہا کہ اگر اس نے کوئی ایسا بڑا فیصلہ کرنا ہو جو اس کے کاروبار یا ذاتی زندگی کو متاثر کرتا ہو تو وہ عام طور پر ایسا فیصلہ کس طرح کرتا اس نے کہا کہ وہ تمام ممکنہ معلومات اکٹھی کرتا ہے اپنے دوستوں اور گھر والوں سے گفتگو کرتا ہے اور پھر فیصلے تک پہنچنے کے لیے ا] نا تجربہ استعمال کرتا ہے میں نے پوچھا کہ سٹاک ایکسچینج میں سرمایہ لگاتے وقت بھی کیا اس نے یہ سب کیا تھا اس نے اثبات میں جواب دیا ۔

حقیقی سکون اپنی ذات اور خدا سے صحیح تعلقات میں ہی پوشیدہ ہے ۔ (فائزسیال)

وضاحت کی خاطر میں نے ایک بار پھر اس سے دریافت کیا کہ کیا اس نے اس معاملے میں بھی بالکل اسی اندازفکر کے تحت فیصلہ کیا تھا اس نے دوبارہ کہا کہ ہاں میں نے اس سے پوچھا کہ فیصلہ کرتے وقت آپ نے کسی اور کے بارے میں سوچا تھا جو کہ زیادہ تجربہ کار اور عقلمند شخص ہوتا جو آپ کو عقلمندانہ نصیحت کرتا اور آپکی دولت ڈوبنے سے بچالیتا اس نے کہا ہاں کاش کوئی ایسا ہوتا لیکن میں خود اپنے پیشے میں بے حد ماہر اور تجربہ کار پہنچانا جاتا ہوں اور میرے جیسا اور کوئی نہیں ہےء میں نے اسے کہا کہ ایک اور بھی تھا جس نے تم سے پوچھا اور ممکن ہے کہ تم اسے

اچھی طرح جانتے بھی نہ ہو وہ میری بات کی تہ تک نہ پہنچ سکا تب میں نے اس سے کہا کہ پچھلے پچاس منٹ میں تم کم از کم دس مرتبہ اس نقصان کے لیے خدا کو مود الزام ٹھرا چکے ہو تم اپنا نقصان اس کے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہو جس سے تم نے پوچھا تک نہیں اگر تم نے الزام دینا ہی ہے تو ان سب کو دو جن سے تم نے مشورہ کیا تھا ۔

ہر صبح میں تقریباً پندرہ منٹ خدا کی یاد میں کھو یا رہتا ہوں اس لیے پریشان کن خیالات میرے پاس پھٹکتے بھی نہیں ۔

میں نے اسے پوچھا کہ اس سرمایہ کاری سے قبل اسے کسی کا خدشہ محسوس ہوا تھا اس نے چند لمحے سوچ کر جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے میں نے اپنی بیوی سے کہا تھا میرا دل اس کام کے لیے آمادہ نہیں ہے لیکن اس نے کہا کہ اپنا تجربہ استعمال کرو اور دیکھو کہ دوسرے لوگ کیا کر رہے ہیں اگر وہ بھی یہی کچھ کر رہے ہیں تو تم بھی کر ڈالو مجھے معلوم ہوا کہ میرے بہت سے کاروباری ساتھی بھ بڑی بڑی رقموں کی سرمایہ لاری کر رہے ہیں چنانچہ میں نے بھی یہی کیا ۔

میں نے اسے بتایا کہ وہ آواز دراصل خدا کی طرف سے تنبیہ تھی کہ ایسا نہ کرو مگر تم نے کر ڈالا آپ اسے اپنے دل کی آواز چھٹی حس یا خدا کی آواز کا نام سے سکتے ہو بہرحال یہ ہم سب کو عطا ہوتی ہے مسئلہ صرف یہ ہے کہ ہم نے اس پر دھیان دینا چھوڑ دیا ہے اور اپنے تجربات پر زیادہ سے زیادہ انحصار شروع کر دیا ہے یا ہم وہی کرتے ہیں جو ہمیں ہمارا دماغ بتاتا ہے ہمارا دماغ ہمیں وہی بتائے گا جو ہم اس سے سننا چاہتے ہیں جو ہم نے اس میں اپنی سوچوں یا تجربات کی صورت میں ڈالا ہوتا ہے ہمارا اپنے دماغ پر سوچوں کے ذریعے کنٹرول ہوتا ہے لیکن ہمارا دل یا چھٹی حس پر کوئی کنٹرول نہیں ہوتا ہمارا دل ہمیشہ سچ بولتا ہے اگر ہم اس کی بات صحیح طرح سنیں ۔

اور جب ہم انسان پر اپنا انعام کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اسے مصیبت پڑتی ہے رتو بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرنے والا بن جاتا ہے ۔ (سورۃ ختم السجدۃ آیت نمبر ۵۱)

اللہ برے وقت کا ساتھی

آپ جانتے ہیں کہ ہم سن کو اپنی رہنمائی کے لیے ایک روحانی رہنما ایک دوست یا ایک رہبر کی ضرورت ہوتی ہے ایک ایسا دوست جو کھرا ہو جو ایماندار اور قابل بھروسہ ہو جسے بات کا علم ہو اور وہ ہمیشہ آپ کے بارے میں اچھا سوچتا اور چاہتا ہو ہماری اس مادیت پرست دنیا میں انخصوصیات کے حامل ایسے کتنے دوستوں کو آپ تلاش کر سکتے ہیں ایک بھی نہیں صحیح جی نہیں غلط ایک ایسی ذات ہے جس میں یہ سب خصوصیات ہیں اور وہ اللہ ہے مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے اس سے منہ موڑ لیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اتنے سمجھدار ہیں کہ اپنے فیصلے خود کر سکتے ہیں چونکہ زیادہ تر ہم اس سے نہیں پوچھتے اس لیے وہ بھی ہمیں نہیں بتاتا ۔

اس کی مزید وضاحت کے لیے آپ کو ایک مثال دیتا ہوں ایک بچے کی مثال لیں جھو اپنی رہنمائی کے لیے ہمیشہ اپنے باپ کے پاس جاتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کا باپ بہتر سمجھتا ہے اور پھر ایماندار اور قابل بھروسہ بھی ہے جب کبھی بھی اپنے باپ سے رہنمائی چاہتا ہے تو ہمیشہ اپنا ہی دامن بھرا ہوا پاتا ہے جب وہ جوان ہوتا ہے تو سوچتا ہے کہ اب وہ عقلمند ہو چکا ہے کہ اپنے فیصلے خود کر سکے چنانچہ وہ اپنے باپ سے

مشاورت ترک کر دیتا ہے شروع شروع میں باپ اپنا حق سمجھ کر مشورہ دیتا ہے لیکن چونکہ بچہ نہیں سنتا اس لیے وہ اپنے حق سے دستبردار ہوتے ہوئے رہنمائی کرنا چھوڑ دیتا ہے مائی ڈیئر خدا کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے ہمیں پیدا کرنے والا ہمیں ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے لیکن ہم نے اس سے رہنمائی حاصل کرنی چھوڑ دی اگر ہم اسے سے رہنمائی نہیں چاہتے تو وہ بھی ہمیں دیتا ہمارے عقائد اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ اب ہمیں اپنی اس نئی اور جدید کاروباری دنیا میں خدا ایک پرانے فیشن کی چیز معلوم ہوتا ہے ۔

جہاں انسان کی ہمت ختم ہو جائے وہی لمحہ دعا ہوتا ہے ۔ (میرین اینڈرسن)

اپنی اس ریسرچ کے داران جس نے اس کتاب کی بنیاد ڈالی میں سینکڑوں کامیاب لوگوں سے ملا ان سب میں ایک مشترکہ خصوصیت یہ تھی کہ خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے تھا وہ کسی نہ کسی طرح خدا کے وجود کا احساس رکھتے تھے۔

میں ایک ایسے بزنس مین سے ملا جسے کاروباری دنیا میں بہترین فیصلہ کرنے والا مانا جاتا تھا اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے تیس سالوں میں اس نے جتنے فیصلے کیے صحیح ثابت ہوئے لوگ اسے صاحب کشف کہتے تھے میں نے جب بھی اس سے اس بارے میں پوچھا تو وہ زیادہ موضوع بدل دیتا ایک مسکراہٹ کے ساتھ کہتا میں نے کبھی اس بات پر غور نہیں کیا ریسرچ کے داران میری اور اس کی دوستی استوار ہو گئی جب کبھی ہمیں فرصت ملتی ہم اکٹھے ہو جاتے اور وہ مجھے پوچھتا کہ ریسرچ کے کیا نتائج نکلے ایک دن ہماری بحث کا رخ مذہب اور خدا کی طرف مڑ گیا میرے خیالات سننے اور خدا پر میرے ذاتی اعتقاد کا علم ہونے پر اس نے کہا کہ وہ مجھے ایک راز میں شریک کرنا چاہتے ہے میں متجسس ہو گیا اس نے پوچھا کہ آیا مجھے اس کی فیصلے کرنے کی صلاحیت کے بارے میں اپنا وہ سوال یاد ہے جس وہ ہمیشہ کئی کترا جاتا تھا میں نے کہا کہ ہاں مجھے اچھی طرح یاد ہے ۔

اس نے جا کہا تم کامیاب فیصلہ کرنے کی میری صلاحیت کا راز جاننا چاہتے تھے آج میں تمھیں بتاتا ہوں اس سے پہلے تمہیں نہ بتانے وجہ یہ تھی کہ میرے خیال میں تماہرے جیسے بیسویں صدی کے ایک پڑھے لکھے شخص کو میری بات بے معنی نظر آئے گی لیکن اب خدا پر ایمان کلے پیش نظر میرا خیال ہے کہ میں تمہیں یہ بات بتا سکتا ہوں اس نے مجھے جو کچھ بتایا وہ یہ ہے فائز تم جانتے ہو کہ گزرتے وقت کے ساتھ میرا خاوند پر اندھا اعتقاد قائم ہو چکا ہے وہ میرا بہترین دوست ہے اپنے خیلات پر اعتماد کرنے کے بجائے میں یہ کام اس کے پسرد کر دیتا ہوں کہ وہ میری خاطر اسے انجام دے جب کبھی بھی مجھے کوئی بڑا فیصلہ کر بنا ہوتا میں ہمیشہ اسے اگلے دن تک م،لتوی کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اگر ریسا ممکن نہ ہو تو میں اسے اگلی نماز کے وقت دعا کرنے کے بجائے مسئلہ اللہ کے آگے رکھ دیتا ہوں میں اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ سے استدعا کرتا میں وہی کر لیتا ہوں خواہ یہ میری خواہشات کے برعکس ہی کیوں نہ ہو ۔

اگر خدا ہمارے ساتھ ہو تو پھر کون ہمارے خلاف ہو سکتا ہے ۔ (بائبل)

میرے دریافت کرنے پر اس نے مجھے بتایا کہ شروع شروع میں یہ کوئی آسان کام نہ تھا کیونکہ وہ تھوڑا تذبذب کا شکار ہو جاتا تھا لیکن آہستہ آہستہ خدا کا پیغام اور اشارے سمجھنے کی اس کی صلاحیت بہتر ہوتی چلی گئی اس وقت آج سے تقریباً پانچ سال پہلے یہ میرے لیے ایک نئی بات تھی لیکن خوش قسمتی سے اب نہیں رہی اب میں پاکستان کے ساتھ ساتھ یورپ اور امریکہ کئے اس قسم کے سینکڑوں لوگوں کو جانتا ہوں جو اسی

قسم کے فلسفے کے ساتھ ایک بے حد کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں بات یہ ہے کہ یہ تو ایمان کی پختگی کا معاملہ ہے بدقسمتی سے ہمارا ایمان اتنا بگڑ چکا ہے کہ روز بروز ہماری زندگی مشکل تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

دعا کے تین جواب ہوتے ہیں ہاں نہیں اور انتظار کرو یہ ضرور جان لیجئے کہ نہیں بھی ایک جواب ہے ۔۰(رتھ سٹیفورڈ پیل)

اپنی زندگی کے معاملے پر اللہ پر بھروسہ کرنا

اللہ تعالی کے سبھی اور ہر ایک اشارے پر ایمان رکھنا خواہ وہ ہماری خواہشات کے برعکس ہی کیوں نہ ہو تصویر کا ایک رخ ہے دوسری طرف اہیک اوعر کہانی بھی ہے جو میں آپ کو مزید وضاحت کے لیے ضرور سناؤں گا میری ملاقات ایک نوجوان بزنس مین سے ہوئی جو کامیابی جلکی راہوں پر گامزن تھا مگر حصول کامیابی کے لیے انتظار اس کے لیے نہایت مشکل تھا وہ راتوں رات امیر بننا چاہتا تھا میری اس سے ملاقات ایک ڈنر پارٹی پر ہوئی تھی جب کسی نے میرا تعارف اس سے کروایا تھا وہ پہلے ہی میرے بارے میں تھوڑا بہت جانتا تھا اس نے کہا کہ میں اسے تھوڑی کامیابی حاصل کرنے کے دو چار گر بتاؤں میں نے کہا کہ کامیابی ایک مسلسل کوشش اور جدو کہد کا نام ہے نہ کوئی ایسی چیز جو میں اسے چند لفظوں میں بتا دوں میں نے کہا کہ اگر وہ مجھ سے میرے فدتر میں ملاقات لا خواہش مند ہے تو میں اسے وہاں خوش آمدید کہنے کے لیے تیار ہوں اس نے جواب دیا کہ کسی روز ضرور آئے گا مگر مجھ سے ایک بات کا جواب اسے بھی چاہیئے ۔

اللہ رعالی کو اس بات کی پرواہ نہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں بلکہ یہ کہ آپ کیا ہیں اس کے لیے یہ بات زیادہ اہم ہے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اس نے کہا کہ وہ کوئی مذہبی شخص نہیں ہے لیکن ایک دن اس نے اپنے پڑوس کی مسجد میں وعظ میں سنا تھا کہ خدا ہر وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی کوئی خواہش کرتا ہے وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا یہ بات درست ہے میں نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہے لیکن صرف اس صورت میں جب ہم اس کے لیے کام بھی کریں اس نے کہا کہ وہ پہلے ہی بہت سخت محنت کر رہا ہے اور اب اس نے خدا سے بھی اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے کہنا شروع کر دیا ہے اس بات نے مجھے متجسس ہونے پر مجبور کر دیا کہ آخر اس کی خواہش ہے کیا اس نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ بتایا کہ وہ چاہتا ہے اسے ایک سال کے اندر اندر مشوبشی پجیرو مل جائے جو اس کے سب دوستوں کے پاس موجود تھی اور چونکہ اب یہ ایک ٹیٹس سمبل بھی بن چکی ہے اس لیے اسے کیا ملے گا اس نے کہا اگر اس کی آنے والی سالگرہ سے پہلے اسے یہ مل گئی تو اسے حد سے زیادہ خوشی حاصل ہوگی میں نیک ہا کہ اگر محض خوشی کا حصول ہی مقصد ہے تو وہ خوشی ایک پجیرو چاہیئے اور اگر یہ مجھے مل گئی تو خوشی مجھے خود بخود مل جائے گی وہ چلا گیا اور میں بھی دفتر اس کی آمد کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ دوبارہ کبھی نہ آیا چھ ماہ بعد مجھے خبر ملی کہ اس کی پجیرو خریدنے کے پہلے ہی ہفتے اسے ایک حادثہ پیش آیا اور وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا ۔

فرق

اک دن اٹھتے ہی صبح سویرے
الجھ گیا میں کاموں میں اپنے
کام اتنے زیادہ کرنے تھے مجھ کو
کہ عبادت کا وقت بھی ملا نہ مجھ کو

مسائل کا اتنا ڈھیر لگا تھا
ہر کام پہلے سے الجھا ہوا تھا
میں حیراں تھا تائید الٰہی کہاں ہے
تو آئی ندا تو نے مانگی کہاں ہے

میں نے ڈھونڈا ہر سو حسن اور خوشی
پر مشقت سے پر دن ہوا اور سر مئی
میں حیراں کہ خوشیاں کیوں ملتی نہیں
اس نے کہا تو نے ڈھونڈیں کہیں

وجود خدا کا جو احساس چاہا
میں نے ہنر اپنا ہر آزمایا
محبت اور نرمی سے خدا یوں مسکرایا
میرے بچے تو نے در کھٹکھٹایا

آج صبح پھر میں جلدی سے جاگا
لیکن نہ فورا اپنے کاموں کو بھاگا
کام کرنے تھے چونکہ بہت زیادہ
سو میں نے پہلے کیا دعا کا ارادہ (ایلن گرانٹ ۹)

یہ کیا تھا لوگ اسے بری قسمت کا نام دیں گے لیکن آپ دیکھیے میں اسے مختلف انداز میں لیتا ہوں یہی ایک مثال نہیں ہے میں

اس طرح کے کم از کم بیس واقعات جانتا ہوں جن میں کسی نے کسی چیز کے لیے دیوانگی کی حد تک خواہش کی مثلا ایک کار ایک گھر ایک بیوی یا ایک نوکری وغیرہ کے لیے اور ان کے حصول کے لیے وہ جو کچھ کر سکتے تھے انھوں نے کیا اور آخر کار جب انھوں نے وہ چیز پالی تو وہ زیادہ عرصے تک ان کے پاس نہ رہ سکی ۔

اس لئے تم میرا ذکر نہ کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو، (سورۃ البقراۃ آیت نمبر ۱۵۶)

اس جو ایک آسان انداز میں سمجھئے فرض کیجئے ایک بچہ ہے جو اپنے والدین سے چاقو مانگتا ہے ماں باپ اسے چاقو دینے سے ہچکچاتے ہیں کیونکہ انھیں معلوم کہ یہ خطرناک چیز ہے اور بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہے بچہ بے حد ضدی اور اڑیل ہے اور وہ مسلسل چاقو مانگتا رہتا ہے ماں باپ اپنے بچے کو بے حد چاہتے ہیں اور وہ اسے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اس کے لیے کوئی اچھی چیز نہیں ہے مزید یہ کہ خطرناک بھی ہے جوابا انھیں منانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ چاقو کو نہایت دھیان سے کسی محفوظ جگہ پر رکھے گا ماں باپ پھر اسے کہتے ہیں کہ ہمیں تم سے انتہائی محبت ہے اور ہم تمہارے لیے کوئی ایسی چیز خریدنا چاہتے جو تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہو البتہ تم چاہو تو اس کے بدلے کوئی اور چیز لے لو لیکن بچہ کسی طرح نہیں مانتا اور پھر وہ اپنے ماں باپ سے کہنا شروع کر دیتا ہے کہ وہ اس سے پیار ہی نہیں کرتے گا ہے بگا ہے وہ اپنی مطلوبہ چیز کے لیے اصرار کرتا رہتا ہے بالا آخر ایک وقت آتا ہے جب ماں باپ اس کی تکلیف زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتے اور وہ بچے کے لیے چاقو خریدنے کا فیصلہ کر لیتے پہیں اور پھر آخر کار وہ اسے چاقو خرید کر دے دیتے ہیں اور پھر کھیلنے کے دوران اپنے ہاتھ زخمی کر بیٹھتا ہے وہ چیز جو ایک طویل عرصے سے اس کی خواہش رتھی اس نے اس کو نقصان پہنچا دیا اب جا کر اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کے والدین ٹھیک کہہ رہے تھے لیکن اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی ۔

یہی سب کچھ اللہ تعالی کے معاملے میں بھی ہوتا ہے وہ ہم سے بے حد محبت کرتا ہے اس کا ہم سے وعدہ ہے کہ ہم جو بھی چاہیں گے وہ ہمیں دے گا اب یہ ہم پر ہے کہ ہم اس چیز کے نفع و نقصان سے آگاہ ہوں اس نے ہمین صحیح اور غلط میں تمیز کرنے کی اہلیت دے رکھی ہے اب اگر ہم نہیں جانتے کہ ہمارے لیے کیا چیز ٹھیک ہے اور پھر اللہ تعالی سے بھی رہنمائی طلب نہیں کرتے کیونکہ ہمارا خیال ہوتا ہے کہ ہمیں سب پتہ ہے اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری خواہش پوری کر دے لیکن پھر اس کے بعد جو کچھ بھی پیش آئے اس کا الزام اللہ تعالی کو نہ دیجئے ہمارے ہر خواہش پوری نہیں ہو سکتی ہمیں مختلف چیزوں یا صورتوں میں انتخاب کا حق حاصل ہے اور اپنے لیے درست چیز کا انتخاب کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم خود کو میسر تمام انتخابات کے بارے میں اچھی طرح معلومات رکھتے ہیں ۔

خوف خدا ٹھیک ہے مگر اسی ذات سے ڈریئے نہیں ۔ ۰۰(جے ۔اے ۔ سپینڈرز)

اکثر اوقات ہمارے پاس وہ تمام معلومات نہیں ہوتیں جو ایک صحیح فیصلہ کرنے کے لیے ضروری ہوتی ہے اس وقت ہمین ایک ایسے دوست رہنما محسن اور رہبر کی کی ضرورت ہوتی ہے جو سب جانتا ہے ضروری معلومات رکھتا ہے ہم سے محبت کرتا ہو اور ہمارے ساتھ کھڑا ہو جس پر ہمین اتنا بھروسہ ہو کہ وہ جو کچھ بھی ہمیں کہے گا وہ ہمارے لیے صحیح ہو گا اور اگر ہمارے پاس کوئی ایسا رہبر نہ ہو تو زندگی ہمارے لیے بے حد مشکل ہو جائے ہماری زندگی ہمارے لیے بے حد مشکل ہو چکی ہے اور خدا کے سوا دوسرا کون ہمارے لیے یہ کردار ادا کرے گا ہمارا اعتماد

ضروری ہ وہ ہمارے لیے جس چیز کا بھی انتخاب کرے گا یا ہمیں جو بھی کرنے کو کہے گا وہی ہمارے لیے بہتر ہوگا خواہ وہ ہماری اپنی خواہشات کے برعکس ہی کیوں نہ ہو اگر آپ کا ایمان اتنا مضبوط ہوگا تو آپ خود بخود پرسکون رہیں گے آپ یہ جان جائیں گے کہ وہ تمام فیصلے جو آپ اللہ تعالی سے مشورے کے بعد کرتے ہیں آخر کار صحیح ثابت ہوتے ہیں یہ کامیاب اور خوشخرملوگوں کا انتہائی ذاتی راز ہے انھوں نے بہت سے کام صرف اس لیے انجام دیئے کہ خدا نے انہیں یہی کرنے کو کہا تھا اگر یہ ان کی خواہشات کے برعکس بھی ہوتے تو بھی وہ وہی کرتے کیونکہ ان کا اللہ پر ایمان بے حد مضبوط تھا اور پھر وقت یہ ثابت کر دیتا ہے کہ ایسا کرنا ہی درست ہے اب آپ جان سکتے ہیں کہ کیا مسئلہ ہے جب تک خدا ہمیں وہ کچھ کرنے کے لیے کہتا ہے جو ہماری خواہشات کے مطابق ہوتا ہے ہم خدا کے وفادار رہتے ہیں جس لمحے وہ ہمیں ہماری خواہشات کے برعکس کچھ کرنے کو کہتا ہے ہم منہ موڑ لیتے ہیں یہ کمزار ایمان کی نشانی ہے جبکہ مضبوط ایمان والے ہر حلات میں پرسکون رہتے ہیں۔

بہت سے خدا یا ایک خدا انتخاب آپ کا اپنا ہے

کامیاب افراد جب اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرتے ہیں تو وہ کوئی اگر مگر نہیں کرتے بلکہ مکمل طور پر اللہ کی رضا پر راضی ہو جاتے ہیں پھر جب وہ عبادت کرتے ہیں تو اللہ تعالی کو اپنی خواہشات کے متعلق بتاتے ہیں لیکن ساتھ ہی اسے یہ کہتے ہیں کہ وہ ان کو وہی کچھ عطا کرے جو ان کے لیے درست ہو آپ دیکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے اسمعاشرے میں ایمان کی کمی کی بناء پر بہت سے خدا بنا لیے ہیں آپ مانیں یا نہ مانیں میں روزانہ یہ مشاہدہکرتا ہوں ہم نے محبت کا خدا بنا رکھا ہے ہمارا ایک شریک زندگی پیسے کا خدا ہمیں نوکری دینے والا صحت دینے والا ڈاکٹر تائید کا خدا دوست سلامتی اور حفاظت کا خدا سکیورٹی گارڈ ترقی کا خدا باس یا ہمارے افسر تعلیم کا خدا استاد امید کا خدا سیاستدان اور اسی قسم کے بہت سے دوسرے خداوؤں سے بھی میں واقف ہوں میں بہت سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو اپنے خداوؤں کو سلام کرنے اسلام آباد جاتے ہیں اور وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کئی سالوں سے اسی طرح کر رہے ہیں ہم دن میں کئی خداؤں کو سلام کرتے ہیں مگر بدقسمتی سے اس ایک اور اصلی خدا کو نہیں کرتے جیسا کہ اقبال نے کہا ہے ۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اس بات کو آسان بنانے کے لیے لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر ملک کا سب سے زیادہ اختیار آدمی کا قریبی رشتہ دار ہو تو وہ کیسا محسوس کرے گا وہ بتاتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو محفوظ، طاقتور اور پرسکون محسوس کریں گے اگلا سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ آپ کو یہ کہے کہ آپ اسے اپنا کام یاد دلانے کے لیے دن میں دس مرتبہ فون کریں گے تو کیا ہوگا آپ اسے فون کریں گے اور کئی بار اسے صرف اس لیے ملنے جائیں گے کہ وہ آپ کو بھول نہ جائے آپ اس سے ملاقاتیں کریں گے اور پھر اس کی تائید وحمایت کا شکریہ ادا کرنے کے لیے اخلاقا کئی بار فون بھی کریں گے آپ اسے یقین دلاتے رہیں گے وہ آپ کی پہلی ترجیح ہے جب کبھی بھی اس کی طرف سے بلاوا آتا ہے ہوتو آپ ہر کام چھوڑ

چھاڑ کر اسے ملنے چل دیتے ہوں گے ۔

جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتے رہے ہو وہ تمہاری روزی کے مالک نہیں ۔ (سورۃ العنکبوت آیت نمبر ۱۷)

آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہی مالک کا ایسا با اختیار شخص ہے جو بوقت ضرورت آپ کی مدد کر سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے وہی ایسا ہوتا نہیں جیسا آپ اس کے بارے میں یقین رکھتے ہیں البتہ ایک ایسی ذات ہے جو سب سے زیادہ با اختیار ہے اور وہ ہے اس کائنات کا خالق جس کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا وہ آپ کو کچھ عطا کرنا چاہیئے تو کوئی نہیں جو آپ سے چھین لے اور جو چیز وہ آپ کو نہ دے دینا چاہے تو کوئی آپ کو وہ چیز دلا نہیں سکتا وہ اللہ ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہم سب اس کے محتاج کے ہیں اب مجھے بتایئے وہ شخص کتنا، طاقتور، پر سکون اور محفوظ ہوگا جس کا دوست اللہ تعالیٰ ہوگا ہاں یہ تو آپ کے ایمان اور سوچنے کے انداز پر منحصر ہے ایمان اور زاویہ نظر کا معاملہ ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ جب وہ ہمیں بلاتا ہے تو ہمارے پاس اس کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا جبکہ دوسرے خداوؤں کے لیے ہمارے پاس وقت ہی وقت ہوتا ہے آپ دیکھ لیجئے یہ ایمان کا معاملہ ہے اگر ہمیں واقعی اس پر اور اس کی بتائی ہوئی باتوں پر یہ ایمان ہو کہ وہی ہمارے لیے درست ہیں تو پھر ہم وہ سب کام کیسے کر سکتے ہیں جو ہم کرتے رہتے ہیں ہم کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ ہم روزانہ صرف چند منٹ بھی اس کے لیے نہ نکالیں دن میں پانچ مرتبہ اس کے بلاوے پر ہم اس کے پوس کیوں نہیں جاتے ءاور اگر ہمارے پاس اس کے لیے وقت نہیں ہے تر و پھر اس کے پاس بھی ہمارے کلیے وقت نہیں ذرا دیکھیں کہ جب ہم نماز پڑھنے لگتے ہیں تو یہ ہمیں بوجھ معلوم ہوتی ہے اور اسے بوجھ سمجھنے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ہمارے خیال میں ہم کسی دوسرے کے لیے یہ کام کر رہے ہوتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت نہیں ہے اگر اسے عبادت کی ضرورت ہوتی تو وہ کوئی دوسری مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر تھا جو سوائے اس کی عبادت کے اور کچھ نہ کرتی لیکن معاملہ یہ نہیں ہے وہ ہمیں تعمیر پر مائل کرنا چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ ہم سیکھیں بدلیں اور پھر دوسروں کی خدمت کریں اس کی رضا یہ ہے کہ ہم اس کائنات کے اسرار و رموز سمجھیں اور انھیں دریافت کر کے انھیں دوسرے انسانوں کے لیے مہیا کر کے ان کا معیار زندگی بہتر بنائیں چونکہ ہم اس کائنات میں رہتے ہیں اس لیے ہم ایک دوسرے کے محتاج ہیں اس نے ہمیں ہدایت دی ہے کہ تا کہ ہم اپنی زندگیوں کو معیاری انداز میں گزار سکیں اسی کا نام مذہب ہے یہ زندگی کی تعمیری انداز میں گزارنے کا ایک طریقہ ہے تا کہ ہم اپنا کام موثر انداز میں کر سکیں اور کامیاب ہوں۔ تمہیں چاہیئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو ۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر ۴۴)

اگر ہم اس نے ہمیں دن میں پانچ مرتبہ عبادت کے لیے کہا ہے تو اس کی اسے ضرورت نہیں ہے اس نے تو ہمیں ایک موقع فراہم کیا ہے کہ ہم اپنے جیسے بے بس اور بے اختیار لوگوں کی بجائے اس سے رہنمائی حاصل کریں زندگی کے وہ تمام مشکل فیصلے جہاں ہمیں اپنی کم عقلی محسوس ہوتی ہو اور ہم کسی ایسے رہنما سے مشورے کے طلب گار ہوں جو اس سے بہتر طور پر واقف ہو تو اور ہمارا واحد انتخاب خدائے واحد کی ذات ہی ہوتی ہے وہ جانتا ہے کہ ہمیں پر سکون رہنے کے لیے اس کی رہنمائی درکار رہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اس نے دن میں پانچ بار نماز کو لازمی قرار دیا ہے ہم اپنی رہنمائی اور مشورے کے لیے اس سے جتنا زیادہ رجوع کریں گے وہ ہماری مدد کر کے اتنا زیادہ خوش ہوگا دوسرے الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری پریشانیوں کا خاتمہ ہو جائے گا میں بہت سے لوگوں کو پچھتاووں خوف، پریشانیوں اور بہت سے دوسرے

وسوسوں کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھتا ہوں محض اس لیے کہ یا تو کوئی ایسا کام کر بیٹھتے ہیں جو انہیں انہیں کرنا چاہے تھا یا ان پر کچھ غلط کر بیٹھنے کا خوف طاری رہتا ہے اور نتیجتاً امن کی زندگی بے سکون رہتی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ہمارے خوف پچھتاوے اور پریشانیوں کی وجہ ہمارے ایمان کی کمزاری ہے تو ذرا تصور کیجئے کہ آپ اپنے آپ کو کتنا مضبوط اور طاقتور محسوس کریں گے اگر آپ کا ایمان ہو آپ کو مکمل طور پر اللہ کے پسرد کر دیں تو اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر کوئی ڈر کوئی پریشانی اور کوئی دکھ نہیں رہے گا اس کا فرمان ہے کہ وہ کائنات کی ہر جاندار مخلوق کو رزق فراہم کرتا ہے تو پھر ہم اسے دوسروں کے پاس کیوں تلاش کرتے ہیں۔ خدا تو گھر میں موجود ہے ہم ہی باہر گھومنے کو چل دیتے ہیں ۔ (مسٹر ایکھارٹ)

ان لوگوں کی نسل ہی مختلف ہوتی ہے جو زندگی کے اس فلسفے پر یقین رکھتے ہیں وہ ایمان کے سہارے زندگی بسر کرتے ہیں وہ کئی خداؤں کی بجائے صرف ایک خدا کا انتخاب کرتے ہیں وہ سمجھدار ہوتے ہیں ان کی خودی بلند ہوتی ہے اپنے آپ کو بے بس سمجھنے والے کبھی خودی کو بلند نہیں رکھ سکتے سچی خودی اس احساس سے پیدا ہوتی ہے کہ آپ اپنی تقدیر کے خود مالک ہیں اور ہر کام وہ کام کر سکتے ہیں جس کی آپ خواہش حقیقی کریں سچی خودی اس احساس میں ہے کہ آپ اپنے انتخاب کے معاملے میں آزاد ہیں حقیقی خقدی آپ کو تب حاصل ہوتی ہے جب آپ اپنے آپ کو بلند اتنا کریں کہ اپنی حقیقت کو پہنچانے لگیں جیسا کہ میسلو کی بیان کی گئی انسان کی بنیادی ضروریات میں بیان کیا گیا ہے اور پھر اس کا احساس کرتے ہوئے اپنی توانائیوں کو وہ کطھ بننے کے لیے استعمال کریں جو آپ بننا چاہتے ہیں یاد رکھیئے آپ اشرف المخلوقات ہیں اور اس کائنات میں اللہ تعالی کے نائب بنا کر بھیجے گئے ہیں اور اگر آپ احکامات الہی کے مطابق عمل کریں گے تو آپ اپنا درجہ اس حد تک بلند کر سکتے ہیں جیسا کہ علامہ اقبال نے اپنے شعر میں تصویر کشی کی ہے ۔

خود کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے کہ بتا تیری رضا کیا ہے

نقش پا

ایک رات میں نے خواب دیکھا
میں اور میرا خالق ساحل پر ٹہل رہے تھے سیاہ آسمان
سے پرے میری زندگی کے مناظر جگمگا رہے تھے
ہر منظر میں مجھے ریت پر قدموں کے دو نشان
نظر آئے جس مین سے ایک اور ایک میرے خالق کے تھے
جب میری زندگی کا آخری منظر میری نظروں کے سامنے آیا

میں نے پلٹ کر ریت پر لگے ہوئے نقوش پا پرنظر دوڑائی
ایک مقام پر صرف ایک شخص کے قدموں کے نشان تھے
مجھے یاد آیا کہ یہ میری زندگی کے بے بسی و بے چارگی بھرے اداس
ترین لمحات تھے یہ بات سدا سے میرے لیے پریشان کن رہی
تھی اور پھر میں نے اپنے خالق سے اپنی الجھن کے بارے میں پوچھا
اے مالک جب میں نے تیری اطاعت اختیار کی تھی تو نے تو
فرمایا کہ تو ساری زندگی ہر لمحے اور ہر قدم پر میرے
ساتھ ہوگا لیکن میں نے دیکھا کہ میری زندگی کے سب سے
تکلیف وہ لمحات میں قدموں کے واحد نشان ہیں میں
یہ سمجھ نہیں سکا کہ آخر ایسا کیوں ہوا کہ جب مجھے
تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی تو نے مجھے چھوڑ دیا
اس نے سرگوشی کی میرے لاڈلے بچے مجھے تم سے پیار
ہے اور میں تمہیں کبھی بھی تمہاری مشکلوں اور آزمائشوں
کی گھڑی میں تنہا نہیں چھوڑ وں گا جب تم نے
قدموں کے صرف واحد نشان دیکھے تو یہ لمحات تھے جب
میں نے تمہیں اٹھایا ہوا تھا ۔ (نامعلوم)

تشکر کی طاقت

صحیح معنوں میں کامیابی کے حامل افراد کی زندگی میں ایک اور اہم بات جو میں نے مشاہدہ کی ہے وہ ہے ان کا جذبہ شکر گزاری وہ اللہ تعای کی عطا کردہ تمام نعمتوں کے لیے اس کے شکر گزار رہتے ہیں حتی کہ ان کے لیے بھی وہ جو ان کے سے واپس لے لیتا ہے آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ ہم ناشکرے ہو چکے ہیں ہم اللہ تعالی سے ان چیزوں پر شا کی رہتے ہیں جو اس نے ہمیں عطا نہیں کیں اور جب وہ ہمیں عنایت کر دیتا ہے تو سوچتے ہیں کہ یہ تو ہم نے خود حاصل کی ہیں اب مجھے بتائیے کہ اگر ایک شخص آپ کو کوئی تحفہ دے تو اس کے شکر گزار ہونے کی بجائے آپ یہ شکوہ شروع کر دیں کہ وہ چیز تو نہیں ہے جو آپ کو چاہئے تھی تو کیا ہوگا کیا خیال ہے وہ شخص کتنی بار یہ بات برداشت کرے گا ایک وقت آئے گا کہ جب وہ آپ کو دینا بند کر دے گا اور انھیں دے گا جو اس کی اہمیت کو جانتے ہوئے اس کو سراہیں گے بالکل یہی معاملہ اللہ کے ساتھ بھی ہے ۔ یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے ۔ ٥(سورۃ الرعد آیت نمبر ۲۸)

دیکھیئے بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنھیں ہم نے اپنا حق سمجھ لیا پچھلے سال اوپرا ونفرے شو میں یہ بات بتائی گئی کہ امریکہ میں سکول کے بچوں کو اظہار تشکر کا طریقہ سکھایا جاتا ہے تا کہ ان میں ان تمام اشیاء کے فوائد کا احساس پیدا ہو جنھیں عام طور پر لوگوں کے لیے انھیں خدا کا شکر گزار ہونا چاہیئے ان کا ردعمل کچھ اس طرح تھا ۔

☆میں خدا کا لکر گزار ہو کہ میں سکول آ سکتا ہوں ۔

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں نے صبح ناشتہ کیا ہے ،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں دیکھ سکتا ہوں سن سکتا ہوں چل سکتا ہوں اور بول سکتا ہوں ،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں تندرست ہون،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میرے ابو کے پاس گاڑی ہے،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں اپنا کام خود کر سکتا ہوں ،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایک بہن دی ہے ،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میرے ابو کے پاس ملازمت ہے ،

☆میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ،

میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں میرے ماں باپ زندہ ہیں ،

میں خدا کلا شکر گزار ہوں کہ میں ابھی تک سانس لے رہا ہوں ۔

آپ نے دیکھا یہ وہ باتیں ہیں جنھیں ہم نے اپنا حق سمجھ لیا ہے اور ان کے لیے ہم کبھی احسان مند نہیں ہوتے اپنے دن کا آغاز اپنے پاس موجود نعمتوں کی پہچان اور ان کی ستائش سے کیجئے اور پھر خدا سے مزید کا تقاضا کیجئے ذرا ان سے پوچھیئے جن کے کسی پیارے کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے ان سے پوچھیئے جن کے پاس کھانا نہیں ان سے پوچھئے جن کے پیارے ان کے پاس نہیں ہیں ان سے پوچھیئے کو معذور و؛ لاچار ہیں ان سے پوچھیئے جو دیکھ نہیں سکتے ان سے پوچھیئے جو بیمار ہیں ان سے پوچھیئے جن کے پاس گھر نہیں ہے اور ان سے پوچھیئے کو کسی قدرتی آفت کا شکار ہو گئے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالی شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا ۔ ٠(سورۃ العمران آیت نمبر ۱۴۴)

جب تک ہم زندگی کو اس انداز سے نہیں دیکھیں گے ہم اپنے پاس موجود تمام نعمتوں کو نظر انداز کرتے رہیں گے جب میں نے ایک بے حد کامیاب سلیف میڈ لکھ پتی سے پوچھا کہ اس کے خدا سے تعلقات کیسے ہیں اس نے کہا فائز اللہ تعالی ہمارے لیے اپنی متعین کردہ حدود وقیود کے اندر ہمیں کامیاب دیکھنا شاہتا ہے اب یہ کیسے ہو یہ معلوم کرنا ہمارا کام ہے ۔

جب میرے پاس کچھ نہ تھا تو میری پہلی ترجیح اللہ تعالی کی ذات ہوتی تھی میں نے کبھی نہیں سوچا کہ میں اپنے لیے کامیابی حاصل کرر ہا ہوں ہمیشہ میری سوچ یہی تھی کہ میں یہ سب کچھ اسی کے لیے کرر ہا ہوں چنانچہ میں اپنی ہر دعا کا آغاز اس کی عطا کردہ چھوٹی چھوٹی چیز کے شکریے سے کرتا ہوں اور اس ست مزید طلب کرتا ہوں ۔ اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر تم ناشکری کرو

گے تو یقیناً میرا وذاب بہت سخت ہے ۔ (سورۃ ابراھیم آیت نمبر ۷)

تھامس ایڈیسن کو تو آپ جانتے ہی ہیں ۱۹۱۴ء میں اس کی دو لاکھ ڈالر مالیت کی لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہوگئی اس کی زندگی کی ساری ریسرچ اور ساورے وسائل بھی جل کر راکھ ہوگئے وہ گھر لوٹا تو دیکھا کہ اس کی بیوی اسکی ساری عمر کی سخت محنت کو رائیگاں جاتے ہوئے دیکھ کر آنسو بہارہی تھی آپ جانتے ہیں اس نے کیا کہا تم درکیوں رہی ہو خدا کا شکر ہے اس نے ہمارے گناہوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہم کل سے ایک نیا جنم لیں گے اور دو ہی ہفتوں میں نے اپنا پہلا فوٹو گراف ایجاد کرلیا ۔

اسی کا نام زندگی ہے ہم اتنے بااختیار نہیں ہیں کہ خدا سے لڑسکیں تو کیوں نہ اس کے شکر گزار بن جائیں آپ جانتے ہیں کہ جب کوئی بڑا فیصلہ کرنا ہو تو ہم خوفزدہ ہوتے ہیں اگر ہم سے غلط فیصلہ ہو گیا تو کیا ہوگا میں نے لوگوں کو اپنے کیے ہوئے غلط فیصلوں پر اپنے آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے دہیکھا ہے ان کے ساتھ یہ سب کبھی نہ پیش آتا اگر انھوں نے فیصلہ کرتے ہوئے خدا سے مشورہ کیا ہوتا یہ کرنا بہت آسان ہے مجھے جب بھی کوئی فیصلہ کرنا ہوتا ہے میں یہ مشکل کام اس کے آگے رکھ دیتا ہوں کہ وہ میرے لیے فیصلہ کرے پھر میں وہی کرتا ہوں جو وہ مجھے کرنے کے لیے کہتا ہے اس صورت میں مجھے کوئی نقصان اڑھانا پڑے تو میں اپنے الزام نہیں دیتا کیونکہ میرا ایمان کیتا ہے کہ اس می میرے لیے کچھ اچھا ہی سوچا ہوگا اور پھر وقت ثابت کرتا ہے کہ یہی بات صحیح تھی زندگی ہمارے لیے کتنی آسان ہوجائے اگر ہم سب اسی طرح کرنا شروع کردیں ۔

کام اس طرح کریں جیسے آپ کو سو سال تک جینا ہو اور عبادت اس طرح کریں جیسے آپ کو کل ما جانا ہے ، (بینجمن فرینکلن)

زندگی میں ایم موقع ایک آیا کہ جب میرے پاس اپنی گزر بسر کے لیے بھی کوئی کام نہیں تھا میں ایک بڑی کمپنی کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کرنے ہی والا تھا کسی وجہ سے مجھے محسوس ہوا کہ مہیں کوئی گڑ بڑ ہے ایک طرف میں ملازمت کے لی پریشان تھا اور دوسری طرف اتنا بڑا معاہدہ مجھ سے ڈرف ایک دستخط کے فاصلے پر تھا لیکن وہ صحیح معلوم نہ ہوتا تھا اس کام کو عطیہ خداوندی سمجھنے کی بجائے میں نے معاملہ اللہ کے سپرد کر دیا اور اس سے دعا کی اے باری تعالی جتنا تو میری مالی حالت سے واقف ہے اتنا کوئی دوسرا آگاہ نہیں ہے لیکن مجھے یہ کام صحیح معلوم نہیں ہوتا میں شش و پنج کا شکار ہوں مہربانی جفر ما کر تو اس معاملے میں میری مدد فرما ۔

صبح میری آنکھ کھلی تو میہرا ذہن بالکل واضح طور پر یہ جان چکا تھا کہ یہ کام میرے کرنے کے لیے نہیں ہے میں نے اس رہنمائی پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اور پھر متعلقہ شخص کو بلایا کر اس سے معذرت چہی کہ میں یہ کام کرنے سے قاصر ہوں وہ شخص یہ جان کر حیرت زدہ رہ گیا کہ کوئی ایسا بھی ہے جو اس کام کو کرنے سے انکار کرسکتا ہے میری بیوی نے مجھ سے پوچھا کہ اب میں کیا کروں گا جبکہ واجبات کی ادائیگی میں محض دس روز باقی ہیں میں نے جواب دیا کہ اللہ نے میرے لیے ضرور کچھ اور رکھا ہوگا آپ جانتے ہیں کہ کیا ہوا اس انکار کے صرف سات دن بعد میں نے ایک اور بڑے بین الاقوامیمشاورتی ادارے کے ساتھ معاہدے پر تیس فیصد پیشگی اور ادائیگی کے ساتھ دستخط کر دیئے یہ کام پہلے کی نسبت کہیں زیادہ شاندار تھا اور اگر ہم اپنے پچھلے کلائنٹ کے ساتھ کام کر رہے ہوتے تو اس کلائنٹ کی طرف سے دی گئی قلیل مدت میں کرنے والے کاموں کو نمٹانا ہمارے لئے تقریبا ناممکن ہوتا چھ ماہ بعد ہمیں معلوم ہوا کہ پچھلی کمپنی دیوالیہ ہوگئی ہے اور اسے لوکھوں کی

ادائیگیاں کرنی ہیں آپ نے دیکھا اللہ کو اس بات کا علم تھا ۔ اس کی رضا میں ہی ہمارا سکون ہے ، (کوٹوس)

اگلی صدفی مذہب کی صدی ہوگی بدقسمتی سے جدید سائنس ہر روز اور ہر جگہ رونما ہونے والے ہزاروں معجزوں اور زندگی کے متعلق اٹھنے والے بہت سے اہم ذاتی سماجی اور قومی مسائل کا حل مذہب میں موجود ہے اس لیے آنے والی صدی کو میں اصل کی طرف واپسی کی صدی کہتا ہوں ذرا دیکھیے ۳۰ اگست ۱۹۹۹ء کا بزنس ویک کیا کہتا ہے۔

مذہب ہی باقی رہ جائے گا ثابت کرتے ہوئے کہ ہم کتنے غیر محفوظ ہیں مذہب اور سائنس میں کچھ قدریں مشترک ہوں گی سائنسدان بڑے سوالات کی جستجو کریں گے جیسا کہ زندگی کی زمین پر ابتدا کیسے ہوئی اور اس کا کیا نمونہ تھا اور جو خدا پر یقین رکھنے والے ہونگے وہ مادیت پرست بصارت کے ساتھ ساتھ وجدان عبادت اور شفا کے مختلف اور نئے تجربات سے آشنا ہونگے ہم یہاں کیوں ہیں اس سب کا کیا مطلب ہے انسان اس طرح کے بڑے سوالات ہمیشہ پوچھے گا اور مذہب ان کا جواب فراہم کرے گا ۔

آپ نے دیکھا قوانین قدرت یا قوانین الٰہی ہمیشہ قائم رہنے کے لیے ہیں یہ ممکن ہے کہ یہ نسل انسانی جاننے میں تھوڑا وقت لے اللہ کے قوانین ٹھوس اور اٹل ہیں ہم اپنے دوسروں کو ان سے ٹکرا سکتے ہیں لیکن ہم اتنے مضبوط نہیں ہیں کہ انھیں توڑ سکیں ہمارا یہ کام ہے کہ ہم انھیں جان لین اوع ان سے سیکھیں اور پھر اپنی زندگیوں پر ان کا اطلاق کریں اس سے زیادہ ہمیں کچھ کرنے کو کہا گیا اپنی زندگی کو بھرپور طریقے سے بسر کیجیے اللہ تعالی کو حاضر جانیئے اور اپنی تمام فکریں حل کرنے کے لیے اسے سونپ دیجیے ۔

اہم نتائج اور کرنے والے کام

ایک مخلص دوست ایک ایسا کسد ھا جس پر بے بسی کے وقت سر رکھ کر رویا جاسکے کے بغیر کوئی شخص بھی ایک نارمل، خوش وخرم اور پرسکون زندگی بسر نہیں کرسکتا یقین کیجیے کہ اللہ تعالی کی ذات ہی آپ کی واحد دیانت دار، قابل بھراسہ اور مخلص دوست ہے ۔

اللہ کو حاضر جانیئے اور اپنی تمام فکریں اسے سونپ دیجیے ۔

اگر آپ کے پاس پورا علم نہ ہو تو آپ کبھی بھی صحیح فیصلہ کرنے پر قادر نہیں ہوسکتے کوئی نہیں جانتا کہ کل ہمارے ساتھ کیا ہوگا صرف ایک ذات ایسی ہے جسے یہ سب معلوم ہے اپنے فیصلوں میں اللہ تعالی کو شامل کیجیے اور اپنے لیے راہ کا انتخاب اس پر چھوڑ دیجیے ۔

اس کی ذات پر اندھا یقین رکھیے وہ آپ کے لیے ہمیشہ بہترین چیز منتخب کرے گا خواہ آپ کو بظاہر ایسا معلوم نہ ہو آپ انتظار کیجیے اور پھر بہت جلد آپ قائل ہو جائیں گے ۔

☆ اگر دوستوں کے بلاوے پر بھی آپ کبھی بھی کان نہیں دھرتے تو دوستی کبھی بھی قائم نہیں رہ سکتی بالکل اسی طرح آپ کی اللہ تعالی سے دوستی کس طرح قائم رہ سکتی ہے جب تک آپ اس کے بلانے پر اس کے لیے وقت صرف نہیں کرتے ۔

☆ اچھے وقتوں میں خدا کو یاد رکھیے تاکہ آپ کے برے وقتوں میں وہ آپ کو یاد رکھے۔

☆ یاد رکھیے نماز آپ اپنے لیے پڑھتے ہیں اس کے لیے نہیں اپنی دعاؤں میں اپنے لیے رہنمائی طلب کیجیے اللہ سے دوستی آپ کو مضبوط

بناتی ہے اور ایسے لوگ ڈرتے ہیں م نہ مایوس ہوتے ہیں۔

☆ پہلے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو پہنچانیئے اور ان کے لیے انظہار تشکر کیجئے اور پھر مزید نعمتوں کے لیے دعا کیجئے ہر روز اللہ کا شکر گزار ہونے کے لیے اس کی نعمتوں کو شمار کیجئے ۔

اس کتاب کا حاصل
مسلمان ساتھیوں کے لیے خصوصی تحریر

کامیابی کے متعلق میں یہی سب کچھ کہنا چاہتا تھا اگر آپ نے میرے سیمینارز میں شرکت کی ہے اور خوش قسمتی سے قرآن کا مطالعہ کیا ہے تو آپ ضرور غور کیا ہوگا کہ کامیابی کے اصولوں کا اسلام کی تعلیمات سے کتنا گہرا تعلق ہے ہاں یہ بات صحیح ہے کامیابی کی طرف جانے والا واحد راستہ قرآن کا راستہ ہے یہی میرا ایمان ہے جس کی میں دوسروں کو تعلیم دیتا ہوں لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ کہ بہت لوگ مجھ پر ماڈرن مولوی کا ٹھپہ لگاتے ہیں میں اس بات کا برانہیں مانتا جب تک وہ میرا پیغام سمجھ نہیں لیتے وہ جو چاہیں مجھے کہہ سکتے ہیں بہت سے لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ میں ایک کامیاب تربیت کار triner management اور کاروباری مشیر business consultant ہوتے ہوئے مذہب سے کیسے منسلک ہو گیا میرا جواب بہت سیدھا اور آسان ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جوں جوں میں اپنی مہارت کے پہلوؤں مثلا کامیابی ، ذاتی ، کامرانی ، تعلقات ، مجموعی ، بہتری اور دوسری طرف کوالٹی اختیارات کی تبدیلیوں اور لیڈرشپ کی گہرائیوں مین اترتا گیا مجھے تمام نام نہاد جدید سائنسز مثلا سائیکالوجی ، سوشیالوجی ، مینجمنٹ وغیرہ کی قرآن حکیم کی صدیوقں پرانی تعلیمات سے بہت گہری مطابقت نظر آئی۔

یہ سن کچھ جان لینے کے بعد اگر میں اپنے آپ کو صرف اپنی مہارت تک محدود رکھتا اور اس کا دین کے ساتھ تعلق نہ جوڑتا تو یہ پیشہ وارانہ بددیانتی کے مترادف ہوتا یعنی یہ کہ میں اپنے حقیقی علم کو دوسروں میں نہ بانٹتا تو یہ صورت حال میرے لیے قابل قبول نہ تھی۔

اور میں آپ کو بتا کہ یہ کوئی آسان کام نہ تھا اس کی وجہ سے میں پہلے بھی کافی تکلیف اٹھا چکا ہوں اور ابھی تک اس چیز کی قیمت چکار ہا ہوں جو بہت بدقسمتی کی بات ہے ایک مسلامان ہوتے ہوئے اور پاک اسلامی ملک میں پریکٹس کرنے کے باوجود لوگ میرے ساتھ امتہازی سلوک کرتے ہیں صرف اس لیے کہ میں اپنے کام میں اسلام کو لے آتا ہوں ایک دفعہ ایک بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر نے تسلیم کیا کہ میرے سیمینارز نے اسلام کے متعلق اس کے تصورات کو بدل دیا ہے اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے آپ کی تعریف سن رکھی تھی لیکن پھر بھی دوسال تک میں نے آپ کو نظرانداز کیے رکھا میں نے اپنی کمپنی میں کچھ مظبت تبدیلیاں لانے کے لیے ایک امریکی ماہر سے مدد طلب کی وہ پورے ایک سال میں وہ کچھ نہ کر سکا جو آپ نے چار گھنٹوں میں کر دکھایا ہے آپ نے لوگوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ میں آپ سے صرف اس لیے کنی کتراجاتا تھا کہ آپ تھوڑے سے مذہبی پہیں میں مزہبی لوگوں سے سخت الرجک تھا لیکن اب نہیں میری

طرح کے اور بھی بہیت سے لوگ ہوں گے آپ کو ہماری کمپنی کی جانب سے بزنس ملنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ میں اس مہینے ریٹائر ہو رہا ہوں اس بار جب ہمارے ماہانہ اجلاس میں آپ کا نام زیرِ غور آیا تو م، یں اپنے آپ کو مزید روک نہ سکا کیونکہ میں نے سوچا کہ میں تو ریٹائر ہونے والا ہوں لیکن اب مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے دو سال ضائع کر دیئے اور اپنے لوگوں کو ایک اچھی چیز سے دور رکھا ان تمام باتوں کے لیے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

آپ نے دیکھا اپنے کام کے بعد مجھے اس قسم کے تبصرے موصول ہوتے ہیں لیکن کام سے پہلے لوگوں کو اس طرح قائل کرنا کہ وہ ہمیں کام دے دیں بہت مشکل ہوتا ہے اگر میں انھیں اپنے رجحانات اور اپنے خیالات سے آگاہ کروں تو ان کے ان تعصّبات اور غلط عقائد کی بناء پر ہمیں کام نہیں ملتا کہ مینجمنٹ اور لیڈر شپ کے معاملات میں اسلام سے کیا لینا دینا اور دوسری جانب اگر میں ایسا نہ کروں تو میں اپنے پیغام کی طاقت اور جو معجزے یہ رونما کرتا ہے کے بارے میں انہیں کیسے قائل کر سکتا ہوں۔

وہ لوگ جو میرے پیشہ وارانہ کام بارے میں نہیں جانتے ان کے لیے میں یہاں وضاحتکر دوں کہ میں کیا کرتا ہوں ایک کاروباری مشیر تربیت کار اور ایک پیکر کے طور میں بھی بالکل وہی کام کرتا ہوں جس طرح دوسرے کاروباری مشیر ٹوٹل کوالٹی اور سروس کلچر کو، آرگنا ئزیشنز میں منظّم تبدیلیوں لیڈر شپ کے فروغ کاروباری کارگردگی کو بڑھانے کاروباری طریقہ کار کی تعمیر نو وغیر ہکے سلسلے میں اپنی مہارت آزماکر کرتے ہیں تاہم اس میں واحد فرق یہ ہے کہ میں اپنے کام میں دین کو لے آتا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ اداروں میں کوئی قابل ذکر تبدیلی اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اس میں کام کرنے والے افراد کے رویوں میں بھی کوئی مثبت تبدیلی نہ لائی جائے اداروں اور وہاں کے افراد کے ساتھ کام کرنے کا میرا دس سال سے زیادہ تجربہ بتا تا ہے اور ان کی اکثریت مینجمنٹ کے بنیادی علوم سے آگاہ ہے مثال کیطور پروہ مذاکرات مثال کے طور پر وہ مذاکرات ٹیم ورک، قوت فیصلہ، کسٹمرز کی خدمت شراکتی انتظامی مہارتت کے بارے میں سیکھ چکے ہوتے ہیں اس کے باوجود لوگ وہ سب کچھ نہیں کرتیجو انھیں کرنا چاہیئے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ان سب چیزوں کا رشتہ اپنی ذاتی زندگی سے نہیں جوڑتے چنانچہ میں کیا کرتا ہوں کہ انھیں محض ن ٹظامی مہارت سکھلانے کی بجائے ان میں ایک خاص قسم کی خواہش پیدا کر دیتا ہوں انھیں یہ بتا کر کہ اگر ٹیمورک گفت وشنید کی متاثر کن مہارت اور گاہکوں کی بہتر خدمت کریں گے تو انھیں انفرادی طور پر کیا فوائد حاصل ہوں گے میں ان میں وہ سب کچھ کرنے کی خواہش پیدا کر دیتا ہوں جو انھیں کرنے کو کہا جاتا ہے اور اس مقصد کے لیے سائیکلوجی اور مجموعی بہتری کے علاوہ دین سے بھی نہت کطھ اخذ کرتا ہوں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ اگر ہم اللہ کے قوانین جو قرآن حکیم میں بیان کیے گئے ہیں اور جن کی گواہی حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ سے ملتی ہے کے خلاف کچھ کرنے والے کی راہ منتخب کریں گے تو ہمیں اس سے متعلقہ سزا بھی بھگتنی پڑی گی اگر لوگ یہ بات جان جائیں تو میرا تجربہ بتاتا ہے کہ لوگوں کی اکثریت راتوں رات اپنے آپ کو بدل ڈالے گی۔

میں تو یہ جانتا ہوں کہ اگر ہم لوگوں کو صرف اچھا بنادیں تو وہ خود بخود اچھے ڈاکٹر، انجینئر اور ٹیچرز وغیرہ بن جائیں گے مجھے بتایئے ک کوئی شخص اگر اچھا انسان ہی نہیں ہے تو وہ کس طرح ایک اچھا مینجر، ٹیچر پروفیشنل یا اچھا باپ، بیٹا۔ یا بھائی یا خاوند بن سکتا ہے۔

بدقسمتی سے ہم انھیں اچھا انسان بنائے بغیر صرف اچھے مینجرز کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے اس بات سے قطعاً کوئی

فرق نہیں پڑتا کہ ہماری حکمت عملی۔انتظامی ڈھانچہ سسٹم طریقہ کار اور مشینری کتنی اچھی ہے بات یہ ہے کہ لوگوں کو علم کے کام ہے کہ انھیں کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے لیکن وہ اس طرح کرنا نہیں چاہتے جس طرح کے کام کی ان کے ادارے ان سے توقع کرتے ہیں میں ہمیشہ یہی کچھ دیکھتا ہوں آپ جواب طلبی کے لیے بھی ایک نظام وضع کر لیں لیکن پھر بھی اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ لوگ واقعیو ہی کر رہے ہیں جو آپ نے انھیں کرنے کو کہا ہے وہ اپنی ذمہ داریاں پورہ نہ کرنے کے لیے سسٹم میں بہت سے غلط راستے تلاش کر لیں گے جب تجک ہم انھیں یہ نہ بتائیں کہ یہ سب کچھ نہ کرنے کی انھیں کتنی قیمت ادا کرنی پڑے گی وہ قیمت نہیں جو کمپنیوں کو ادا کرنی ہوگی بلکہ وہ یہ قیمت جو انھیں انفرادی سطح پر ادا کرنا پڑے گی وہ کبھی یہ سب کرنے پر رضامند نہیں ہوں گے چیلنج یہ نہیں متعلقہ معلومات اور مہارت فراہم کی جائے بلکہ ان میں وہ کام کرنے کی خواہش پیدا کرنا ہی اصل چیلنج ہے ہم جانتے ہیں کہ ہمیں اپنے ٹیکس ادا کرنے چاہیئں اور یہ کطھ کرنے کے لیے کسی خاص مہارت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی پھر بھی اگر ہم ایسا نہیں کںکرتے تو اس کی محض یہ ہے کہ اپنی غلط سوچ کی بناء پر ہم ایسا کرنا ہی نہیں چاہتے اگر ہم اس سوچ کو بدل دیں تو سب لوگ خود بخود ایسا کرنا شروع کر دیں ان کی غلط فہمیوں کو رد کر کے اور ان کے اعتقادات بدل کرار دگرد کسی نگران کی موجودگی کے بغیر کسی صحیح کام کرنے پر آمادہ کرنا ہی اصل چیلنج ہے اور اس کا میں نے بیڑہ اٹھایا ہے آپ جانتے ہیں کہ کسٹمر یا کلائنٹ کی خدمت ضروری ہوتہی ہے اور کمپنیاں ان کی خدمت کے حوالے سے اپنے لوگوں کی ٹریننگ کے بارے میں پاگل ہوئی ہوتی ہیں لیکن یہ سب کچھ اس لیے بے کار ثابت ہوتا ہے کہ لوگ اسے اپنے لیے بوجھ سمجھتے ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ اگر کسٹمر یا کلائنٹ کی بہتر خدمت کریں گے تو جواباً انھیں کیا ملے گا اور اگر میں انھیں بتادوں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ وہ کتنی تیزی سے بدلتے ہیں لیکن یہ سب کچھ بھی صرف ان لیڈروں یا کمپنیوں کے ساتھ ہوتا ہے جو اس کام کا تہیہ کر لیتے ہیں یہ کہانی میری انہی باتوں کی وضاحت کرتی ہے۔

راہ راست وہ خاص اللہ ہی کی راہ ہے ۔ (سورۃ الا انعام آیت نمبر ا ۷)

ایک دن میرے لیڈر شپ سیمینارز کے متعلق تمام مثبت ردعمل جان کر ایک بڑی کمپنی کا سی ۔ای۔او، جو خود اس سیمنارز میں موجود نہ تھا اپنی ساری ٹاپ مینجمنٹ کو بے حد متحرک اور توانا دیکھ کر بہت خوش تھا اس نے مجھے بتایا کہ وہ میرے سیمارز کو پورے ملک میں موجود اس کے دوسرے مینجرز کے لیے بھی دوبارہ منعقد کروایا جائے ایک سال گزر گیا لیکن کچھ نہ ہوا اور پھر ایک دن اس کے ڈپٹی نے مجھے بتایا کہ میں اس کے لیے مزید انتظار نہ کروجکیونکہ یہ کبھی منعقد نہیں ہوگا اس نے مجھے بتایا کہ سیمینارز نے سینئر مینجمنٹ ٹیم کے لیڈر شپ کے حقیقی تصور کو کہ وہ ایک رول ماڈل ہوتا ہے اس حد تک مضبوط اور واضح کر دیا ہے کہ اب سب سے اوپر والے بندے کے لیے ان کا استحصال مشکل ہو کر رہ گیا ہے انھوں نے اس کے لیڈر شپ انداز کے خلاف آوازیں بلند کرنی شروع کر دی ہے اور وہ ان سب باتوں سے خوش نہیں ہے یہ ہی میرا مطلب ہے ہر چیز کی کوئی نہ کوئی قیمت ہوتی ہے وہ سی۔ای۔اپنا انداز اور اپنی عادتیں بدلے بغیر اپنی مینجمنٹ ٹیم کو مخصوص انداز میں منظم کرنا چاہتا تھا جو کہ ایک حد تک ہی ممکن ہو سکتا تھا اور اسکے بعد نہیں یہ کسی کی ناپسند یا پسند کی بات نہیں ہے بلکہ اس طرح ہی ہوتا ہے جو کچھ ہم خود نہیں کرتے وہی کام کرنے کی ہم دوسروں سے کیسے توقع رکھ سکتے ہیں لوگ جو کچھ دیکھتے ہیں اور جس طرح زندگی بسر کرتے ہیں اسی سے سیکھتے ہیں آپ نے دیکھا یہ وہ چند وجوہات تھیں جنھوں نے مجھے اپنے کام میں روحانیت کو شامل کرنے پر مجبور کیا ۔

نوے فیصد مسلمانوں کی طرح میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایک وقت تھا کہ مین دوسرے کی طرح پیدائشی مسلمان تھا اس لیے کہ میں مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا تھا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ مسلمان کون تھے انھیں کس کام پر مامور کیا گیا تھا انھیں ایک برتر قوم کے طور پر کیوں جانا جاتا تھا اب مسلمان ایسے کیوں ہوگئے ہیں جیسے کہ ہیں ہم دوسروں پر اپنی برتری کیوں گنوا بیٹھے ہیں بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح میں بھی نمازیں پڑتا تھا لیکن یہ جانتا تھا کہ کیوں اکثریت کی مانند مجھے کبھی بھی مسلمان ہونے پر فخر محسوس نہیں ہوتا تھا ۔

اپنے بچپن، میں میں نے کبھی مسلمانوں کو اپنے رول ماڈل کے طور پر نہ لیا کچھ میں اپنی روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کرتا اور جو کچھ قرآن پاک میں بتایا گیا تھا ان دونوں میں واضح تضاد پاتا چنانچہ مسلمانوں کے متعلق میرے تصور کی بنیاد بھی میرے مشاہدے پر مشتمل تھیمسلمانوں کی اکثریت کی طرح میں بھی امریکیوں اور یورپیوں سے متاثر ہوجانے کا عادی تھا جو کچھ میں ان کی فلموں میں دیکھتا سچائی، صفائی، اخلاق آداب ،ان کی شفقت ونرمی، ایمان داری، ان کی صلاحتیں مستعدی ان کی کھانے کام کرنے اور رہنے سہنے کی عادات ان کا طرز عمل زندگی شائستگی، دوسروں کے حقوو کا احترام معذور افراد اور بزرگ شہریوں کے لیے ان کا احترام ان کا صبر وتحمل اعلی طرز زندگی مسکتا ہٹیں، نظم وضبط اور جانے کیا کیا یہ سب باتیں ہمیشہ مجھ پر یہ تاثر چھوڑتی کہ وہ مسلمانوں سے شزیادہ بہتر انسان ہیں لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں۔

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر قسم کی مثالیں بیان کردی ہیں کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کرلیں ۔

جب میں بڑا ہوا اور کالج گیا تو ہمیں امریکی یورپی مصنفین کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں اس بات نے بچپن کے میرے اس نظریئے کو تقویت بخشی کہ وہ بہتر طور پر تعلیم یافتہ اور باخبر لوگ ہیں اسی لیے ہم ان کی کتابیں پڑھتے ہیں میں نے کئی بار اپنے چاروں طرف دیکھا لیکن جھے کوئی ایسا فرد نہ مل سکا جسے میں اپنا رول ماڈل بناتا پھر ایک ایسا وقت آیا کہ جب مجھے امریکہ میں ان لوگوں کے ساتھ رہنے اور بہت نزدیک سے ان کا مشاہدہ کرنے کا موقع ملا جو کچھ میں نے یونیورسٹی ان کے گھروں میں گلیوں میں کام پر، سپر مارکیٹ نیں نوٹ کیا اس نے ان کے بارے میں میرے خیالات کو مزید پختہ کردیا ۔

پھر ایک دن مین ڈاکٹر نارمونسٹ پیل جو ایک مبلغ تھا کی ایک کتاب اٹھائی جس طریقے سے اس نے ہماری روزمرہ کی ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگی کے مسائل کا حل بائبل سے فراہم کیا تھا اس می میری توجہ اپنی جانب کھینچ لی یہی وہ وقت تھا جب میں نے یہ معلوم کرنے کا تہیہ کیا کہ ان سب باتوں کے سلسلے میں قرآن کیا کہتا ہے جس قدر میں قرآن حکیم کی گہرائی میں اترا اور اس کی بتائی ہوئی باتوں کا جتنا اپنی روزمرہ زندگی سے ناطہ جوڑا، اسی قدر قرآن کی تعلیمات پر میرا ایمان مضبوط ہوتا چلا گیا ایک طویل جدوجہد کے بعد تمام امور کے چھپی حقیقت کو تلاش کر کے میں نے نئی زندگی پائی پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط عقیدے اور مسلمان ہونے پر فخر کے ساتھ ایک نومسلم کی زندگی جو پیدائشی مسلمان نہ تھا بلکہ ہارداتا مسلمان ہوا ہو ۔

اور ہم نے ان لوگوں کے پاس ایک ایس کتاب پہنچادی ہے جس کو ہم نے اپنے علم کامل سئے بہت واضح کر کے بیان کردیا ہے وہ ذریعہ ہدایت اور رحمت ان لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے ہیں ۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۲)

جس کشمکش کا میں شکار رہا ہوں مسلم دنیا میں رہنے والا لاکھوں بچوں کو بھی اس کا تجربہ ہوا ہوگا یہ میں اس لیے جانتا ہوں کہ میرے سیمینارز

کے شرکاء مجھ سے پوچھتے ہیں کہ فائز جس طرح آپ کے دنیا کے بہترین دستیاب لٹریچر کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کر کے خوف ، ڈپریشن، فرسٹریشن اور غصے وغیرہ سے چھٹکارا حاصل کرنے اور کامیابی لیڈرشپ ٹوٹل کوالٹی کسٹمر سروس کی تعلیم دیتے ہیں اس طرح سے دوسرے لوگ کیوں نہیں پڑھاتے ۔

آپ کو علم ہے میں نے دریافت کیا ہے اس صدی کے لوگوں کے پاس مذہب کے لیے وقت نہیں ہے ہمارے شہروں میں تقریباً ہر روز سینکڑوں دینی لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے آپ وہاں جا کر دیکھیں تو آپ کو وہاں زیادہ لوگ نظر نہیں آئیں گے اور جو موجود ہوں گے تو ان کی تعداد زیادہ بوڑھے اور ریٹائرڈ افراد پت مشتمل ہوگی نوجوانوں کا خیال یہ ہے کہ ان کی روزمرہ زندگیوں میں مذہب کا کوئی کردار نہیں ہے اور یہ اس وقت کرنے کا کام ہے جب ہم اس مادی دنیا سے فارغ ہوق چکے ہوں گے اور ہمارے پاس کرنے کو اور کوئی کام نہ ہوگا وہ اپنے اردگرد ہر طرف یہی کچھ دیکھتے ہیں اور پھر آخرکار اسی پر وہ یقین کرنے لگتے ہیں ۔

آپ نے دیکھا کہ ہم کہاں غلطی کر رہے ہیں ہم انھیں اسلام کی ایک مذہب کے طور پر تعلیم دینا چاہتے ہیں اور اس کے لیے ان کے پاس وقت نہیں ہے وہ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اسے بے کار چیز سمجھتے ہیں وہ اپنے اردگرد نگاہ دوڑاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ مذہب کی تبلیغ کا کام انجام دینے والوں کی اپنی حالت قابل رحم ہے یوں ان کے دلوں میں ایک غلط سوچ جڑ پکڑ چکی لیتی ہے کہ اگر اسلامی تعلیمات میں اتنی قوت ہے کہ وہ انسان کو جسمانی، ذہنی، روحانی بلندی عطا کر سکیں تو پھر سب سے پہلی ان کی زندگی بدلنی چاہیئے جو اس تعلیم دیتے ہیں وہ اپنے گرد اپنے رول ماڈلز مثلاً اساتذہ، مذہبی رہنما اور ملاؤں وغیرہ کو بہت سے ایسے کام کرتے دیکھتے ہیں جو انھیں کرنے سے منع کیا جاتا ہے وہ جس نظم وضبط کا سبق دینے ہیں خود اس عمل پر نہیں کرتے وہ صفائی کی بات کرتے ہیں اور خود اس کے پابند نہیں وہ تو واضح ، اخلاق ادب، آداب، بچوں، عورتوں اور بڑوں کی عزت کی یلقین کی بات کرتے ہیں اور خود ایسا نہیں کرتے لوگ ایسے کسی شخص کی پیروی کیونکر کریں گے جس کے اپنے قول وفعل میں تضاد ہو ۔

وہ میرے ساتھ اپنی گفتگو میں مذہبی تعلیم دینے والے ملاؤں کے متضاد رویے کے خلاف اپنے غصے اور فرسٹریشن کا اظہار کرتے ہیں ان کا نقطہ نظر ایک حد تک درست ہے وہ کہتے ایک شخص جس نے کسی اچھے سکول سے رسمی تعلیم حاصل نہ کی ہو جو کسی پیشہ ورانہ کمیونٹی سے تعلق نہ رکھتا ہو جس نے کبھی کسی ادارے میں کام نہ کیا ہو جو خود ایک محدود زندگی گزار رہا ہو وہ ہمارے ان مسائل کو کیسے جان سکتا ہے جن کا ہم اس جدید دنیا میہں روزانہ سامنا کرتے ہیں اور اگر وہ ہمارے روزمرہ مسائل کو جانتا ہی نہ ہو تو وہ کیسے انہیں حل کرنے کے قابل ہو سکتا ہے ،

اگر آپ دوسرے مذہب پر نظر ڈالیں تو پتہ یہ چلتا ہے کہ کہ ایک فرد جو کہ پہلے ایک عام شہری ہے جو اپنی کمیونٹی میں رہتا ہے وہ اپنی تعلیم مکمل کرتا ہے اور اپنے لئے پیشے کا انتخاب کرتا ہے پھر اسی پیشے کے مطابق اپنی ساکھ اور نام پیدا کرتا ہے اور پھر اگر وہ لوگوں کو مذہبی تعلیم تجربے اور علم سے ہم آہنگ کر کے دینا شروع کر دیتا ہے تو اس کے الفاظ میں وزن ہوگا پہلے وہ ایک عام شہری تھا اور اس کے بعد وہ ایک مبلغ اس کے برعکس دیکھا جائے تو اکثر اسلامی ملکوں میں دین کی تعلیم دینے والے ایک مبلغ ایک بالکل ہی نصابی تعلیم کے مرحلے سے گزرتے ہیں وہ صرف دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں جس میں نہ تو زندگی اور نہ دنیا جس میں وہ رہتے ہیں متعلق کچھ پڑھایا جاتا ہے آخر ہمیں اس چیز کا

احساس کیوں نہیں ہے ہم کیوں اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگی سے ہم آہنگ نہیں کرتے اور کیوں اسلام کو ایک علیحدہ مضمون کے طور پر پڑھاتے ہیں اور کیوں اس سے ہم اپنے ان روزمرہ اور عام مسائل کا حل نہیں ڈھونڈتے جن کا ہمیں آج سامنا ہے ہماری نئی نسل دین اور زندگی میں رابطہ دیکھنا چاہتی ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انھیں ان کی مطلوبہ چیز فراہم کریں ۔

بہت سے لوگ اپنے اعمال کا جواز یہ دیتے ہیں کہ ہم انسان ہیں فرشتے نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے نزدیک انسان زیادہ طاقتور اور زیادہ محبوب ہے ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنے مقام کو پہنچانیں اور وہ کچھ بننے کے لیے کوشش کریں جو ہمیں ہونا چاہیئے قرآن حکیم میں بیاب ہوتا ہے ۔ اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو خمیر کی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں تو جب میں اسے پورا بنا کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدے میں گر جانا ۔(سورۃ الحجر آیت نمبر ۲۳)

انسان کو تمام مخلوقات سے افضل مقام دیا گیا ہے اور اسے اشرف المخلوقات کہہ کر پکارا گیا ہے اس لیے کہ ہمارے خالق نے ہمیں اختیار کی صلاحیت دی ہے اس نے ہمیں دوسری مخلوقات کے برعکس اختیارات عطا کیے ہیں اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم صحیح اور غلط میں امتیاز کریں اور صحیح کا انتخاب کریں ہماری یہی صلاحیت جو ہمیں صحیح اور غلط میں فرق کرنا سکھاتی ہے ہمیں فرشتوں سے برتر بناتی ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ۔

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں اور اللہ تعالی نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ ان سب نے کہا اے اللہ تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے ۔(سورۃ البقراہ آیت نمبر ۳۰۔۳۲)

سیکھنا اور بدلنا انسانی جبلت ہے اللہ تعالی نے انسان کو یہ صلاحیت عطا کی ہے جبکہ لاکھوں سال گزرنے پر بھی حیوانات میں کسی قسم کی تبدیلی کی کوئی گواہی نہیں ملتی وہ آج بھی اسی طرح سے رہ رہے ہیں جیسا کہ پہلے رہتے تھے جبکہ ہماری زندگیوں میں مسلسل تبدیلی رونما ہو رہی ہے یوں انسانوں کو حیوانات پر فوقیت حاصل ہے خدا نے انسان کو اپنا پرتو بنایا ہے چنانچہ تمام پیغمبر انسان تھے فرشتے نہیں بہت سے فلسفی سکالر ،اور شاعر بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں اسد اللہ خان غالب کے الفاظ میں ۔

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

اور بقول حالی ۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

دوسری غلط فہمی زندگی کے مقصد کے بارے میں ہے اپنے نقطہ نظر کو ثابت کرنے کے لیے بہت سے لوگ قرآن پاک کی درج ذیل آیت کا حوالہ دیتے ہیں ۔میں جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں ۔ (سورۃ الذریت آیت نمبر

۵۶) صحیح لیکن میری عبادت کا مطلب کیا ہے ہماری زندگیوں کا مقصد محض اسلام کے پانچ ستونوں کو تھامے رہنا ہی نہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ ہے ہاں یہ درست ہے کہ ان ستونوں پر اسلام کی پوری عمارت استوار ہے لیکن اس میں اور ان ستونوں او پر اور بھی بہت کچھ ہے یہ ستون ہمیں بنیاد اور زندگی شروع کرنے کا قرینہ فراہم کرتے ہیں اور اصلی اسلام اس کی حقیقی روح کے ساتھ اس پر عمل کر نے میں پوشیدہ ہے آپ کو معلوم ہے کہ اگر عبادت ہی تخلیق انسان کا واحد مقصد ہوتی تو اس کی پیدائش کی ضرورت پہی نہ تھی اللہ تعالی کی بے شمار مخلوقات مثلا فرشتے، پرندے، حیوانات ،حشرات پہلے ہی یہ کام بہت اچھے طریقے سے انجام دے رہے ہیں اللہ جانتا ہے کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے اور یہ صرف عبادت سے مختلف مقصد ہے اور اگر یہ مقصد عبادت بھی ہے تو اس کا اصل مطلب کیا ہے نہ تو میں کوئی دانشور ہوں اور نہ ہی اسلام ہر کوئی سند لیکن ہماری تخلیق کا جو مقصد میں سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے۔

☆ اپنی شخصیت کے تمام پہلوؤں یعنی جسمانی، جذباتی ،ذہنی، اور روحانی پہلوؤں کو نکھارنا بہتری کے اس عمل کا آغاز خود اپنی پہچان سے ہوتا ہے اپنے آپ کو جاننا یہ دریافت کرنا ہے کہ ہم کون ہیں ہماری صلاحتیں کون کون سی ہیں ہماری تخلیق کیسے ہوئی اور ہمیں کس لیے تخلیق کیا گیا ۔

☆ قدرت کے اسرار پر سے پردہ اٹھانا ان سے سیکھنا اور ان کو زیر کرنا اور یہ صرف ڈھونڈنے مشاہدے کرنے اور سوالات ہی کے ذریعے ممکن اور ہے ۔

☆ ان سب تک دوسرے انسانوں کی رسائی ممکن بنانا اور پھر انھیں دوسرے انسانوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے استعمال کرنا ۔

☆ یہ ہے وہ سب جو اللہ تعالی ہم سے کروانا چاہتا ہے اور اس مقصد کا حصول صحیح تعلیم کسے علم کا نام دیا گیا ہے حاصل کیے بغیر کسی اور طرح ممکن نہیں ہے اور یہ مقصد ہمیں دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتا ہے ۔

تیسری غلط فہمی قرآن پاک کے بارے میں یہ ہے کہ ایک مذہبی کتاب ہے یا کچھ اور یہاں میں کچھ وضاحت پیش کرتا ہوں آپ دیکھئے کہ اللہ تعالی کو علم تھا کہ ہمیں اپنی تضخلیق کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے کئی ایک سماجی، ثقافتی ،اور اخلاقی پہلوؤں کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس مقصد کے لیے اس نے ہمیں رہنمائی فراہم کی یعنی قرآن کی صورت میں ایک رہنما کتاب بخشی ۔

میں آپ سے پوچھتا ہوں ک اگر کسی کمپنی کے کوئی ضابطے یا رہنما اصول نہ ہوں یعنی کی کرنا ہے اور کیا نہیں کب آنا ہے چھٹی کے لیے درخواست کیسے دینی ہے اوقات کیا ہوں گے قرضے کے لیے درخواست دی جائے گی کیا کہنا ہے اور کیا نہیں کہنا رو یہ کیا ہونا چاہیئے کیا پہننا ہے وغیرہ وغیرہ جی ہاں کمپنی ایک انتشار کی شکل اختیار کع جاتی ہے انتظامیہ کا سارا دن پریشانیوں سے نمٹنے اور مسائل کو حال کرنے میں ضائع ہو جاتا ہے یاد رہے کہ کمپنی کے قیام کا بڑا مقصد یہ نہیں ہوتا مقصد تو منافع حاصل کرنا یا گاہکوں کی خدمت ہے اپنے ملازمین کو کام کرنے کے لیے ایک آرام دہ اور یکساں ماحول فراہم کرنے کے لیےجو ان کی کارگردگی کو بہتر بنانے کے لیے معاون ثابت ہو سکے وہ ایک ضابطہ اصول بناتیے اور پھر اسے اپنے ملازمین پر لاگو کرتے ہیں ہمیں بھی اسی طرح سمجھنا چاہیئے اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیئے اسی طرح اللہ تعالی بھی ہمیں ہماری زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہے ۔

اس نے قرآن حکیم کی صورت میں ایک ضابطہ حیات عطا کیا ہے تا کہ ہم اپنا وقت اور توانائیاں ایسی غیر تعمیری سرگرمیوں میں ضائع نہ کریں جو ہمیں ہمارے اصل مقصد سے بھٹکا دیں کتنی آسان سی بات ہے اگر ہم ایک کمپنی کے ضابطہ اصول کی پاسداری کر سکتے ہیں تو اس دنیا کے لیے ضابطہ حیات یعنی قرآن حکیم کے مطابق زندگیاں گزارنے میں کیا قباحت ہے قرآن مجید تو ہمارے ہی فائدے کے لیے ہمیں رہنمائی عطا کرتا اور ان مسائل سے بچاتا ہے جن کا ہمیں اس پر عمل نہ کرنے کی صورت منیں سامنا کرنا پڑسکتا ہے اور مسائل نے اگر ہمیں جکڑ لیا تو ہم اپنی راہ سے بھٹک جائیں گے ۔

اس میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اسلام ایک مکمل دین یعنی ضابطہ حیات ہے یہ زندگی بسر کرنے کا طریقہ ہے چنانچہ اسلامیات کو ایک علیحدہ مضمون کے طور پر پڑھانے کی بجائے تمام مضامین میں اسلامی تعلیمات شامل ہونی چاہیئں ہم میں سے زیادہ تر لوگ تقریبا روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں مگر بدقسمتی سے اس کا ناطہ زندگی سے نہیں جوڑ پاتے اگر ہم اس کو صحیح طور پر سمجھتے سکتے تو ہم اپنی زندگی میں کبھی برائیوں کے مرتکب نہ ہوتینو جوانوں سے کہا جاتا ے کہ مسلمان اعلی ہیں مگر وہ پوچھتے ہیں کہ کس طرح بدقسمتی سے ہم انھیں یہ بتانا بھول گئے کہ مسلمانوں کو برتر کیوں کہا گیا تھا ہم انھیں یہ نہیں بتاتے کہ ہم برتر نہیں ہیں البتہ بن سکتے ہیں اگر ہم اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں ہم انھیں یہ بتانا بھول گئے ہیں کہ وہ کون سی خصوصیات اور عادات تھیں جنھوں نے مسلمانوں کی برتری دوسروں پر قائم کر دی قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ۔تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کیلیے بہتر تھا ان میں ایمان والے بھی ہیں لیکن اکثر تو فاسق ہیں ،

آپ نے ملاحظہ کیا اس آیت مبارکہ میں کس چیز کو صحیح کہا گیا ہے قرآن پاک میں جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہت وہ صحیح ہے اور اسے پورے طور پر قبول کرنا ہے یاد رکھیئے قرآن پاک صرف اللہ کی طرف سے عائد کیے گئے فرائض کو بجالانے کی بات نہیں کرتا بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے ہم لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی کہ سچے مسلمان ہونے کا کیا مطلب ہے بدقسمتی سے ہم لوگوں نے تعلیم ان سے حاصل کی جو خود اس سے آگاہ نہیں تھے قرآن پاک اس کی وضاحت کرتا ہے ۔ نیکی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں ۔

اس آیت میں بیان ہوا کہ نیکی صرف عبادت ہی کا نام نہیں ہے یعنی صرف حقوق اللہ کی ادائیگی نہیں یہ پیغام کا ایک حصہ ہے خود ایک مکمل پیغام نہیں ہے بدقسمتی سے لوگوں کی وہ اکثریت بھی جو روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اس کا مطلب خود نہیں سمجھتی اور ان لوگوں کی تشریحات پر انحصار کرتی ہے جو ان کے خیال میں اسے بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔

اب یہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے افضل کیونکر ہو پاتا ہے ایک بار پھر ہمیں قرآن پاک ہی سے اس سوال کا جواب ملتا ہے ۔

بتاؤ تو بھلا علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں ۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر 9)

آپ نے دیکھا کہ سمجھ رکھنے والے ہی دراصل اہل علم ہیں ہماری زندگیوں کا اصل مقصد جیسا کہ ہم پہلے بات کر چکے ہیں مخلوق خدا کی خدمت کے ذریعے اللہ کی عبادت کرنا ہے اللہ تک پہنچنے کا یہ واحد راستہ ہے سیکھنے علم حاصل کرنے اور مسلسلبد لے بغیر ہم یہ مقصد حاصل نہیں کر سکتے سمجھ لیجئے کہ مسلمانوں کی برتری اسلامی تعلیمات کو صحیح طور پر سمجھنے ان پر عمل کے ذریعے اور وہ کچھ کرنے جس کے لیے انھیں کیا حکم دیا

گیا تھا پر قائم تھی اور اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو ہمیں کیا چیز برتر بنائے گی یہاں تک کہ برتری کا سوال ہی نہیں پیدا ہوگا ۔

برتر کی بنیاد ہمارے عتے سیکھنے اور بدلنے کی صلاحیت کے ذریعے مقصد کی تکمیل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب جو اس مقصد کی تکمیل کر رہے ہیں برتر ہیں ان لوگوں سے جو دن رات محض اللہ کی عبادت میں مصروف ہیں اور اپنی زندگیوں کے مقصد کی تکمیل نہیں کر پا رہے آپ نے دیکھا کہ جو لوگ یہ سب کام انجام دے رہے ہیں جاننے والے یونی عالم کہلاتے ہیں تاریخ بتاتی ہے کہ ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے علم حقیقی علم کی بناء پر ہر شعبے کی بلندی پر تھے ہم ان عظیم مسلمانوں اور مختلف علوم میں ان کاوشوں سے واقف ہیں مثال کے طور پر محمد بن موسی الخوارزی، جابر بن حیان، بوعلی سینا ،البیرونی ،ابن رشد،نصیرالدین طوسی ،فردوسی ،سعدی ،مولانا جلالالدین ۔رومی عمر خیام،ابن خلدون،ابن بطوطہ ،ظہیرالدین بابر ،اورنگ زیب،عالمگیر،ٹیپوسلطان،خالد بن ولید،طارق بن زیاد،سلطان صلاح الدین ایوبی ،محمد بن قاسم ،علامہ اقبال اور ملک فیصل بن عبدالعزیز یہ ان میں سے چند ایک نام ہیں لیکن بدقسمتی سے اب ہم نے ان خصوصیات اور عادات کو جو ہمیں برتر بناتی تھیں ترک کر دیا ہے حتی کہ بہت سے نوجوان تو ان مسلمان سائنسدانوں ،علماء اور رہنماوؤں کی خدمات تک سے نا واقف ہیں وہ آج اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں جس کا مشاہدہ کرتے ہیں ۔

بےشک بدترین اللہ کے نزدیک وہ لوگھیں جو بہرے ہیں گونگے ہیں جو کہ ذرا نہیں سمجھتے ۔ (سورۃ الانفال آیت نمبر ۲۲)

ایک طرف تو ماضی کے ان عظیم مسلمان رہنماؤں کو دیکھتے ہیں اور دوسری جانب ان مسلمانوں کو جو اپن توانائیاں ادنی مسائل میں پڑ کر ضائع کر رہے ہیں جیسے کہ پردہ کرنا ،نماز کی دادائیگی کے وقت کیسا لباس پہننا چاہیئے اور کیسا نہیں پہننا چاہیئے ڈاڑھی کتنی لمبی ہونی چاہیئے اور نماز کیسے ادا کرنی چاہیئے میں نے خود بھی بہت سے لوگوں کو قرآن پاک کی آیات ایک کی تشریحات پر جھگڑتے ہوئے دیکھا ہے قرآن حکیم نے خود لوگوں کو متشابہات یعنی جن کا صرف اللہ ہی کو علم ہے کے قریب جانے سے منع کیا ہے اور صرف واضح احکامات کی تعمیل کا حکم دیا گیا ہے قرآن پاک نے لوگوں کو مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع کیا ہے اور دیکھیں ہم نے کیا رکھا ہے مختلف فرقوں کی مساجد بھی علیحدہ علیحدہ ہیں اور محض یہ باتنے کے لیے یم علیحدہ فرقے سے ہیں انھوں نے نماز کے اوقات تک مختلف کر رکھے ہیں ہم لوگ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں کیا یہ اسلام ہے مجھ یقین ہے کہ نہیں تب پھر ہمیں اس کی فکر کیوں نہیں ہے ۔

امریکہ میں منعقد ہونے والے شخصی تعمیر وترقی کے موضوع پر ایک سیمارز کے بعد جو میرے خیال میں چرچ میں ہونے والے وعظ کی طرح تھا میں نے اپنی ہمت کو مجتمع کیا اور گرو کے پاس اس سے پوچھنے کے لیے گیا کہ اس نے یہ حوالہ جات کہاں سے حاصل کیے اس نے میرے بیج کی طرف دیکھا تو پھر پوچھاہ کیا میں مسلمان ہوں میں نے جواب دیا ہاں اس نے کہا بیٹا اگر میرا خیال صیح ہے تو تمہیں علم ہے کہ میں نے یہ سب کہاں سے لیا ہے یہ تماری کتاب میں موجود ہے جاؤ اور اسے تلاش کرو چند سال پہلے مجھے ایک ایسا تجربہ ہوا جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا امریکہ جاتے ہوئے رستے م،یں ایمسٹرڈیم ائرپورٹ پر بزنس کلاس لاؤنج میں میں ایک شخص سے م،لا وہاں ہمیں چند گھنٹوں تک رکنا تھا چنانچہ ہم نے مختلف موضوعات پر گفتگو شروع کر دی وہ بے حد ملنسار دکھائی دے رہا تھا اس نے مجھے بتایا کہ میں پاکستان سے ہوں تو وہ قدرے کترانے لگا ۔کیا یہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگ گئے ہیں (سورۃ محمد آیت نمبر ۲۴)

میں نے اس سے وجہ دریافت کی اس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا کہ دو سال پہلے وہ ایک کاروباری دورے پر دو ہفتوں کے لیے پاکستان آیا اور آج تک اپنے ساتھ پیش آنے والے تجربات کو فراموش نہیں کر پایا اپنے ہوائی سفر سے آغاز کرتے ہوئے اس نے اپنے ہوٹل جانے، ٹیکسی لینے شاپنگ کے لیے جانے کے متعلق پیش آنے والے تمام برے تجربات کے بارے میں بتایا اس نے پوچھا کہ کیا میں کافی مذہبی آدمی ہوں میں نے اسے بتایا کہ میں مذہبی مگر روشن خیال ہوں تھوڑے مذہب کے ساتھ اس نے کہا کہ اسے علم ہے کہ ہمارا مذہب ایمانداری سمیت اخلاقی اقدار کی پاسداری پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے پھر ہم نے زیادہ تر اس پر عمل کیوں نہیں کرتے میں نے اسے ایک طویل جواب دیا لیکن اس کے اس سوال نے مجھے تجسس کر دیا کہ اسے اسلام کے متعلق کیسے علم ہوا جو کچھ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے مجھے آنسوؤں کے ساتھ رونے پر مجبور کر دیا۔

اس نے بتایا کہ وہ ایک یورپ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہے جو کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والا ایک معمولی چھابڑی فروش تھا اور صرف دس سالوں میں وہ لکھ پتی بن گیا اس کے دوستوں نے جب اس کامیابی کا راز پوچھا تو اس نے کہانی سنا ڈالی وہ ہزاروں دوسرے لوگوں کی طرح ایک معمولی چھابڑی فروش تھا اور اپنی اس زندگی سے زیادہ خوش نہ تھا وہ ہمیشہ سوچا کرتا کہ دوسرے لوگ اپنے کاروبار کو چلانے کے لیے جو کچھ کر رہے ہیں وہ اس سے مختلف کوئی قدم اٹھائے لیکن اس کی سمجھ میں نہ آتا کہ وہ کیا کرے اور کہاں سے آغاز کرے ایک روز وہ ٹرین سے سفر کر رہا تھا اس اگلی نشست پر بیٹھا ہوا شخص ایک کتاب پڑھنے میں محو تھا ایک دو گھنٹوں کے بعد وہ شخص بیت الخلاء تک گیا اور اپنی کتاب وہیں چھوڑ گیا اس نے وہ کتاب اٹھا لی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا اس نے تقریبا پندرہ منٹ تک اس کتاب کا مطالعہ کیا تو وہ شخص جس کی کتاب تھی واپس آیا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہ پاتا اس شخص نے اپنا سامان سمیٹا اور اگلے سٹیشن پر گاڑی سے اتر گیا اپنے بقیہ سارے سفر کے دوران وہ اس کے متعلق سوچتا رہا جو کچھ اس کتاب میں پڑھا تھا اس رات وہ سو نہ سکا اور اس نے فیصلہ کیا اس نے کتاب میں جو کچھ پڑھا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا ۔

وہ کاروباری اخلاقیات اور ایمانداری کے متعلق ایک سبق تھا اگرچہ وہ پورے طور پر اس کا قائل تو نہ ہو سکا تھا لیکن اس نے سوچا کہ آزمانے میں کیا حرج ہے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس نے اپنی مصنوعات کو درج ذیل فرنیچوز کے ساتھ پیش کرنے کا آغاز کیا ۔

☆ تازہ اور مہنگے اجزائے ترکیبی ۔

☆ پیکنگ پر اجزائے ترکیبی کی فہرست ،

☆ پیکنگ پر وزن کا اندراج ،

☆ معمولی سا منافع رکھ کر قیمتوں کو کم کر دیا

☆ پیکنگ پر مقررہ قیمت کا اندراج ،

منی بیک گارنٹی ،

شروع شروع میں اس کے پیداواری اخراجات میں اضافہ ہو گیا اور اسے گھاٹا پڑنے لگا کیونکہ لوگ اس کی مصنوعات کا ایک حصہ استعمال

کرتے اور پھر اپنے پیسے واپس مانگتے کئی مرتبہ اس نے سوچا کہ وہ یہ سب کچھ ترک کر دے لیکن پھر فیصلہ کیا کہ وہ مزید ایک مہینے کے لیے اسے جاری رکھے گا اگلے ہی مہینے پیسے واپس لینے کے دعوے صرف پانچ فیصد تک رہ گئے اور اس کے گاہکوں کی تعداد میں سو فیصد تک اضافہ ہو گیا بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ سے نمٹنے کے لیے اس نے اپنے سٹاف میں اضافہ کیا اور ایک بڑی جگہ کرائے پر لے لی اور پھر وہ ترقی کرتا کرتا لکھ پتی بن گیا جب اس کے دوستوں نے اسکتاب کے بارے میں پوچھا جس نے اسے کاروباری اخلاق اور ایمانداری کے بارے میں سکھایا تو وہ مسکرایا اور کہنے لگا وہ کوئی کاروباری کتاب نہیں تھی بلکہ مسلمانوں کی مقدس کتاب تھی قرآن پاک اس طرح اسے قرآن پاک کا علم ہوا اس نے مجھ سے ایک سوال پوچھا وہ کتاب جس نے ایک غیر مسلم کو ایمانداری کا سبق سکھایا وہ اس کے اپنے پیروکاروں کو سکھانے میں کیوں ناکام ہے یہ سوال خاصا غور طلب ہے ۔

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں ۔ (سورۃ ص آیت نمبر ۲۹)

ہر روز پوری دنیا بے شمار دریافتیں ہو رہی ہیں لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کی طرف سے زیادہ نہیں ہو رہیں ہماری نسل ان دریافتوں کا سارا کریڈٹ انھیں دے رہی ہے جو اس کام میں مشغول ہیں اور انھیں ایسا کرنا بھی چاہیئے لیکن اس کا ایک پہلو بھی ہے جدید دنیا کی یہ دریافتیں ان لوگوں کے لیے نئی نہیں ہیں جو قرآن پاک کو اچھی طرح سمجھتے ہیں میں آپ کو برٹش ہیلتھ ایجوکیشن اتھارٹی کی ایک حالیہ تحقیق کا حوالہ دیتا ہوں ایمان اور نمازیں دماغی بیماریوں سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے ہمیں علم ہے کہ ایسا ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے ان لوگوں کے لیے یہ ایک نئی بات بات ہو لیکن ان کے لیے نہیں ہے جو قرآن پاک کا علم رکھتے ہو اور اس پر یقین رکھتے ہیں ۔

پچھلے سال شراب نوشی پر کی گئی ایک تحقیق سے مجھے پتہ چلا کہ شراب نوشی سے انسان کی قوت انتخاب میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے انسان کو جانوروں سے ممتاز کرنے والی چیزوں میں سے ایک بڑی چیز انسان کی قوت انتکاب ہے جو ہم اختیار کر سکتے ہیں اور جانور نہیں کر سکتے ریسرچ سے یہ پتہ چلایا گیا تھا کہ اگر انسان نشے میں ہو تو اس کی قوت فیصلہ محدود ہو جاتی ہے مثلاً ایک حادثے سے بچنے کی صلاحیت پھر یہ صلاحیت کہ اگر کوئی اس کے ساتھ بد مذہبی یا یا جارحانہ انداز پیش آ رہا ہو یا گالی دے رہا ہو تو اس کس ردعمل کا اظہار کرنا چاہیئے وغیرہ یہاں سے ہمیں اس بات کا جواب ملتا ہے اسلام میں نشہ حرام کیوں اگر ہم اپنی نئی نسل کو سائنسی انداز میں سمجھائیں تو وہ بدلنے پر آمادہ ہو سکتی ہے لیکن اگر ہم محض یہی کہتے رہیں کہ یہ اسلام میں منع ہے اور یہ نہ بتائیں کہ کیوں تو وہ کبھی اس سے باز نہ آئیں گے جب تک ان کا ایمان پختہ نہ ہو گا اس کتاب میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے ۔ (سورۃ البقراہ آیت نمبر ۲)

آپ کو ایک دوسری مثال دیتا ہوں میں ہمیشہ حیران ہوا کرتا تھا کہ اسلام مین غصہ حرام کیوں ہے ۱۹۹۵ء میں اس سوال کا جواب مجھے امریکہ ہی میں ملا غصہ انسان پر بالکل اسی طرح اثر انداز ہوتا ہے جس طرح شراب یہ بھی ہماری انتخابا نتخاب کرنے کی صلاحیت کو متاثر کرتا ہے جب لوگ غصے میں ہوتے ہیں اور زیادہ تر امکان یہی ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کے ردعمل کا اظہار کریں گے جس پر بعد میں انھیں پچھتانا پڑے گا صرف یہی نہیں غصے میں انسان ہائی بلڈ پریشر کا شکار ہو جاتا ہے یہاں تک کہ یہ کولیسٹرول کی مقدار بڑھا دیتا ہے جو نتیجتاً امراض قلب

کا باعث بنتی ہے اللہ کو اس بات کا علم تھا چنانچہ اس نے غصے کو ہمارے لیے حرام قرار دے دیا جدید تحقیقات قدرت کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھا رہی ہیں یہ صرف چند ایک مثالیں ہیں اور اس قسم کی سینکڑوں دوسری مثالیں موجود ہیں ۔

انسانی دماغ پر کام کرنے والے سائنس دانوں نے دریافت کیا ہے کہ ہم وہی کچھ بن جاتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کرتے ہیں کہتے ہیں تصور کرتے ہیں اور سنتے ہیں چنانچہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دیکھنے، سننے کرنے اور کہنے کے سلسلے میں محتاط ہو جائیں کیا خیال ہیا گر ایک شخص رومانوی اور پر تشدد فلمیں دیکھتا رہے تو وہ کیا بن جائے گا کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بڑھتے ہوئے جنسی جرائم اور تشدد کی یہ ایک وجہ ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں ایسی چیزوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے ۔

جاپان کی صنعتی ترقی کی بنیاد ان کا ٹوٹل کوالٹی کے نظریے پر عمل پیرا ہونا ہے یہ تھیوری ایک امریکن ڈاکٹر ایڈورڈ ڈیمنگ نے پیش کی تھی ٹوٹل کوالٹی کا اصول مسلسل بہتر ہونا ہے ٹوٹل کوالٹی کے لیے مترادف جاپانی لفظ کائے زین ہے اور خود کائے زین کا مطلب بھی مسلسل بہتری ہے یہ بہتری یوں ہے کہ مقابلے کی اس دنیا میں کامیاب ہونے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اپنے تمام نظاموں طریقہ ہائے کار مصنوعات ۔لوگوں اور ان کی مہارتوں وغیرہ کو مسلسل بہتر بنایا جائے اپنی غلطیوں سے سیکھنے کے بعد اس امر کی یقین دہانی کی جائے کہ انھیں دہرایا نہیں جائے گا اس نظریے نے جاپان کو وہ کچھ بنا دیا جو آج آپ کے سامنے ہے ۔

ہم نے اس کتاب میں کوئی کسی نہیں چھوڑ دی پھر سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے ۔ (سورۃ الاانعام آیت نمبر ۳۸)

چالیس کی دہائی کی ابتدا میں اپنی دریافت سے لے کر آج تک اس نظریے نے پوری دنیا میں ایک پہچان بنالی ہے اور اس کا کریڈٹ پروفیسر ایڈورڈ ڈیمنگ کو جاتا ہے جس نے جاپان کو ایک صنعتی قوت میں بدلنے اس نظریے کو استعمال کیا اسی کی دہائی کے اواخر میں یہ نظریہ ترقی پذیر ممالک میں آیا اور اس کے اس کے نفاذ کے ذریعے نمایاں کامیابی کے حصول کے لیے مختلف تنظیمین پاگل ہو رہی ہیں اس بات میں کوئی شک نہیں کہ یہ آئیڈیا بہت زبرست ہے اور کاروباری دنیا میں بقا کا واحد طریقہ ہے لیکن معاملہ خود آئیڈیے کا نہیں بلکہ یہ ہے کہ اس کا ماخذ کیا ہے آپ نے دیکھا کہ اگر مسلمان اسلامی تعلیمات کو پورے طور سمجھتے تو اس چیز کا سب سے پہلیا نھیں علم ہوتا اصل میں یہ نظریہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا خود اسلام حضرت محمد ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے ۔

دراصل وہ خسارے میں ہے جس کا آج اس کے کل سے بہتر نہیں ، (حدیث مبارکہ)

اور ایک اور جگہ بیان ہوتا ہے ۔

مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا ۔ (متفق علیہ)

اب آپ دیکھیے کہ یہ دونوں احادیث ٹوٹل کوالٹی کے سارے فلسفے کی کتنی خوبصورتی سے تصویر کشی کرتی ہیں کیا ہم مسلمانوں نے اسے اچھی طرح سنجھا ہے اور انفرادی سطح پر اس فلسفے کے مطابق اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں اگر ہم یہ سمجھ لیتے تو ہم نے اپنے گھروں، معاشرے علاقے اداروں میں اور قوم میں اپنے معیاری زندگی کو مسلسل بہتر بنانا ہوتا اور جس نے بھی اس فلسفے کو اپنی طرز زندگی کے طور پر اپنایا ہوتا تو ہمارے ادرے خود بخود ٹوٹل بن چکے ہوتے اور اس کا اعزاز مسلمانوں کو حاصل ہو چکا ہوتا ،

یہ چند ایک مثالیں ہیں جو اسلامی تعلیمات کی بطور ضابطہ حیات سچائی اور قدر و قیمت ثابت کرتی ہیں لیکن بد قسمتی سے ہم نے انھیں کبھی دریافت ہی نہیں کیا جدید تحقیق سراسر انہی باتوں پر مشتمل ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام نے پیش کی تھیں مختلف مسلم مما لک میں شرح خواندگی کو دیکھئے وہ دین جو علم اور ذاتی نشونما پر بے حد اصرار کرتا اس دین کے پیروکاروں کی تعلیم میں دلچسپی بے حد کم ہوگئی ہے وہ دین جو مساوات کی تع؛لیم دیتا ہے لیکن اس کے ماننے والے مما لک بے شمار سماجی طبقات میں جیسے کہ پاکستان میں طبقہ امراء کے لیے ایک یعنی انگلش میڈیم اور دوسرا عام لوگوں کے لیے یعنی اردو میڈیم ایسا کیوں ہوا کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ حکمرانوں کے خیال میں عوام نے بھی اگر وہی تعلیم حاصل کرلی جو ان کی اپنی نسلیں حاصل کر رہی ہیں خود وہ خواہ اور ان کی آئندہ نسلیں ان پر اپنی برتری کھو بھیٹیں گی اور ان پر حکومت کر کے ان کا استحصال کرنے کے قابل نہ رہیں گے ۔

بیشتر اسلامی مما لک میں ابھی تک امراء کی حکمرانی کیوں ہے مختلف سماجی طبقات کے معیار زندگی میں اتنا فرق کیوں ہے ترقی یافتہ غیر مسلم اقوام کے مختلف طبقات میں بھی فرق ہوتا ہے لیکن اس حد تک نہیں جتنا مسلم مما لک میں ہوتا ہے یہاں تک کہ بنیادی ضروریات بھی زندگی بھی صرف طبقہ امراء تک ہی محدود ہیں ۔ ہمیں اس بات کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی ہے کہ اقوام متحدہ ہمیں ماحول کے بارے میں سکھائے کیا ہم ماحول نظریہ ملکیت اور شجر کاری کے بارے میں اسلامی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہیں ہمیں اس بات کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے کہ غیر مسلم ہمیں انسانی حقوق سے آگاہ کریں جبکہ انسانی حقوق پر مفصل رہنمائی قرآن پاک میں فراہمکر دی گئی ہے بچوں عورتوں ،ہمسایوں، بڑوں، والدین، رہنماؤں ،غریب ،امیر، ملازم ،آقا اور مختلف طبقات کے حقوق و فرائض وغیرہ جو قرآن پاک میں بیان کیے گئے ہیں وہ آج کے دور میں سب سے ن ط بہترین ہیںں ان میں سے بیشتر اصول اقوام متحدہ کے چارٹر میں بھی شامل کیے گئے ہیں ہم ان تمام باتوں کا احساس کیوں نہیں کرتے اور بجائے اس کے کہ ان کے بارے میں بتایا جائے ہمیں چاہیئے کہ ان پہلوؤں پر ہم ان لوگوں کی رہنمائی کریں۔

ہمیں اس امر کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے کہ امریکی اور یورپی ہمیں بتائیں کہ ہمارے مما لک میں کس قسم کا سیاسی نظام ہونا چاہیئے کیا ہم جانتے کہ ابتدائی اسلامی ریاستیں کس طرح اپنے امور چلاتی تھیں کیا ہمیں علم نہیں ہے کہ وہ رہنما اصول کون سے تھے اگر ہم یہ جانتے تو کیا قرآن پاک میں فراہم کیے گئے رہنما اصول ہمارے لیے کافی نہیں ہیں یا ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے ذاتی مفادات کی بناء پر ان اصولوں کو لاگو ہی نہ کرن چاہتے ہوں ہم جانتے ہیں کہ اسلام نے ہمارے لیے کس قسم کا سیاسی نظام خلفاء کے وضع کیا ہے ایک شوری مشاورتی کونسل کے ساتھ ایک قسم کا صدارتی نظام خلفاء کے دور میں کس قسم کا سیاسی نظام کام کرتا تھا اگر غیر مسلم مما لک تجربے کے بعد اس سیاسی نظام کو اپنے لیے بہترین سمجھتے ہوئے باقی نظاموں کو ترک کع سکتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہیں کر سکے اسلام نے اتنی تفصیل سے رہنما اصول وضع کر دیئے ہیں کہ مسلم قوم کے رہنماؤں کی ذاتی عادات وغیرہ تک کو اس میں بیان کر دیا گیا ہے تو پھر ہم اپنے لیڈروں کو نامزد کرتے ہوئے ان اصولوں کا خیال کیوں نہیں رکھتے ۔

ہمیں کیوں ضرورت پیش آتی ہے کہ غیر مسلم ہمیں اچھی حکمرانی کرنا سکھائیں کیا ہمارے پاس قرآن پاک میں اور اسلامی مملکتوں میں

مثالوں تعلیمات اور تجربات کی کوئی کمی ہے کیا اچھی حکمرانی پر مشتمل ہمارے خلفائے کے قائم کیے گئے عالمگیر رہنما اصولوں سے ہم لاعلم ہیں کیا یہ کافی نہیں ہیں تو پھر ہم یہ سب کچھ نیسرے سے کیوں سیکھیں ۔

اگر میری کا ایک عام سا انسان جس کے پاس اسلام کے بارے میں کوئی خاص تعلیم نہ تھی محض اپنے پختہ ایمان اور مضبوط قوت ارادی کی مدد سے ان کے حقائق کو تلاش کر سکتا ہے تو ہمارے علماء جن کے پاس دنیا کے بہترین وسائل اور بے شمار تحاشا علم ہے ان کا ادراک کیں نہیں کر سکتے کیا یہ عقیدے کی کمزوری کی وجہ سے ہے کیا یہ نا سمجھی ہے یا ایسا کرنا چاہتے ہی نہیں اور بھی بے شمار سوالات ایسے ہیں جو جواب طلب ہی جیسے ۔

☆ ہم قرآن پاک کی تعلیم بطور ضابطہ حیات کیوں نہیں رہے ۔

☆ اسلام کا صحیح علم محض مذہبی اساتذہ تک کیوں محدود ہے دوسرے شعبوں سے وابستہ لوگ اس سے الگ تھلگ کیوں ہیں ۔

☆ مسلم سکالرز اور مصنفین ، مینجمنٹ ، سائیکولوجی ، فزکس ، کیمسٹری ، طب ، لیڈر۔شپ ٹوٹل کوالٹی اکنامکس ، بینکنگ ، اینتھر وپالوجی سوشیالوجی ، وغیرہ کے شعبوں کو اسلام سے ہم آہنگ کرتے ہوئے ان مضامین پر کتابیں تحریر کیوں نہیں کرتے ۔

☆ اکثر مسلم مما لک میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر ترجیح کیوں دی جاتی ہے ہم انھیں ترجیح دیتے ہیں کہ وہ ہمارے سکولوں میں پڑھائیں ہم انھیں ترجیح دیتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے کام کریں ہم انھیں ترجیح دیتے ہیں کہ ہمارے اداروں میں کام کریں۔

☆ ان کے مساوی یا ان سے بہتر تعلیم و تجربہ کے حامل اپنے لوگوں کو کم اور انھیں زیادہ ادائیگی کیوں کرتے ہیں ۔

☆ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان کی حکمرانی تسلیم کر لی ہے اور اپنے آپ کو ان کا مقابلہ کرنے سے نا اہل سمجھ لیا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے انھیں اعی اخلاقی اقدار کے حامل زیادہ بہتر انسان تسلیم کر لیا ہے۔

☆ مسلم دنیا ہارورڈ را ایم آئی ٹی اور برکلے کی طرح کے اپنے تعلیمی ادارے کیوں تشکیل نہیں کر سکتی یا نہیں کرنا چاہتی ہم اعلی تعلیم کے حصول کے لیے غیر ملکی تعلیمی اداروں کے اتنے محتاج کیوں ہیں ۔

☆ کوئی اسلامی تعلیمی ادارہ یا یونیورسٹی مختلف شعبوں میں اعلی مسلم سائنسدان یا محقق کیوں پیدا نہیں کرتی ۔

☆ ہم ابھی تک غیر مسلم مصنفین کی تحریر کردہ کتابیں کیوں پڑھا رہے ہیں ،

☆ کم از کم سکول لیول تک ہی ہم اپنی اخلاقی ، سماجی ، ثقافتی ، اور مذہبی اقدار پر مشتمل اپنا نصاب تشکیل دینے کا فیصلہ کیوں نہیں کر پائیے ،

☆ ہم اب تک اس ضرورت کا احساس کیوں نہیں کر پائے کہ ہمیں تین زبانیں لازمی طور پر اپنے نصاب میں شامل کرنی شاہیئں پہلی ،عربی ، جو قرآن پاک کی زبان ہے دوسری انگریزی جو پوری دنیا کی زبان ہے اور تیسری اردو ہماری قومی زبان ہے ،

☆ بے شمار اسلامی ملکوں مین دو تعلیمی نظام کیوں ہیں ،

☆ مختلف اسلامی مما لک کے تعلیمی ادارے تحقیق کی اتنی حوصلہ افزائی کیوں نہیں کرتے اور اس کے لیے فنڈز کیوں فراہم نہیں کرتے ،

☆ اسلامی مما لک کے مستحق طلبہ کے لیے ہم تعلیمی وظائف کا علان کیوں نہین کرتے ،

☆ہم اپنے کسی مشہور مسلم سکالر کے نام پر نوبل پرائز کی طرز کا کوئی اعلی مسلم ایوارڈ قائم کیوں نہیں کرتے ،

☆اقوام متحدہ کی طرز پر کسی اسلامی آرگنائزیشن کی بنیاد کیوں نہین رکھتے ،

☆ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی طرح کا کوئی مالیاتی ادارہ ہم خود اپنے لیے قائم کیوں نہیں کرتے ،

☆ماحولیاتی تحفظ اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ہم خود اپنے لیے کیوں نہیں قائم کرتے ،

☆اچھی حکمرانی کے لیے اسلامی رہنما اصولوں کو ہم کیوں نافذ نہیں کرتے ،

☆ہم طبقاتی نظام کی حوصلہ افزائی کیوں کرر ہے ہیں ،

☆اکثر اسلامی ممالک میں ہم کہیں شخصی حکومت اور کہیں نام نہاد جمہوریت کے مظاہرے کیوں دیکھتے ہیں ،

☆اپنے مضبوط ذرائع ابلاغ اور ٹی وی چیلینز قائم کیوں نہیں کرتے ،

☆ایمنسٹی انٹرنیشنل، یونیسیف، یو این ٹی ڈی پی ، ریڈ کراس وغیرہ جیسے فلاحی اور ترقیاتی ادارے ہم خود کیوں قائم نہیں کرتے ،

☆زی نیوز، بی بی سی اور سی این این کی طرز پر ہمارے اپنے نیوز ورک کیوں موجود نہیں ہیں ،

☆ویزا اور ماسٹر کارڈ جیسے اسلامی اصولوں پر مشتمل ہمارے اپنے کریڈٹ کارڈ کا اجراء کیوں نہیں کیا جاتا،

☆ہمارے اپنے قومی انفراسٹرکچری کی تعمیر کے لیے ہم دوسروں کے محتاج کیوں ہیں ،

☆ ہم اسلامی ممالک کے ماہرین تعمیرات کی حوصلہ افزائی کیوں نہیں کرتے یا انھیں ترجیح کیوں نہیں دیتے ،

☆ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے دوسروں کے محتاج کیوں ہیں ،

☆مختلف شعبہ جات میں ہم اعلی کارکردگی کے مراکز قائم کیوں نہیں کرتے ،

☆ ہم اپنی نئی نسلوں کو ان تمام سماجی ثقافتی اور اخلاقی برائیوں سے بچانے کے لیے کیا کرر ہے ہیں جس کا غیر مسلم ممالک خود شکار ہو کر اب انھیں ہمارے خلاف استعمال کرر ہے ہیں۔

☆اپنے ممالک میں لیڈر شپ کے بحران سے بچنے کے لیے ہم کیا کرر ہے ہیں،

☆اس کرہ ارض پر اپنی کھوئی ہوئی حکمرانی دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہم کیا کرر ہے ہیں ،

☆ ہم اپنے چہروں پر سے دہشت گرد کا لیبل صاف کرنے اور دنیا کو یہ دکھانے کے لیے کہ ہم امن پسند ہیں کیا کیا کر ہے ہین ساتھ ساتھ یہ بھی جانتے ہوئے کہ ہم نے اپنے مذہبی، ثقافتی، سماجی اور جغرافیائی سرحدوں کو کیسے محفوظ بنانا ہے ،

☆اپنا کھویا ہوا وقار دوباری حاصل کرنے والوں اور اسد نیا کے دوسرے درجے کے شہری کہلانے کے خلاف ہم کیا کرر ہے ہیں،

☆ہم تجارتی سہولیات کے مواقع فراہم کرنے اور سنگل کرنسی اور سنگل پاسپورٹ کی تخلیق کے لیے کیا کوشش کرر ہے ہیں ،

☆ دنیا کو یہ بتانے کے لیے کہ ہم اصل میں کون ہیں کانفرنس منعقد کرنے سپوزیم، نمائشیں اور مذاکراے منعقد کرنے کے سلسلے میں ہماری کیا کاوشیں ہیں ،

☆اس امر کی یقین دہانی کے لیے کہ ہماری نئی اور آنے والی نسلیں اپنے بزرگوں کی خدمات اور مسلمان ہونے پر فخر محسوس کریں ہم کیا کر رہے ہیں ،

☆ہم اپنے ورثے روایات ،طرز زندگی اقدار اور ثقافت کے تحفظ کے لیے کیا کر رہے ہیں ،

یہ ان بہت سے سوالات میں سے کچھ ہیں جو نئی نسل کے ذہن میں جنم لیتے ہیں اب ہم اچھی طرح اس امر کا جائزہ لے سکتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنی حکمرانی کیوں کھو دی ہے اپنی حکمرانی کو تشکیل دینے اور پھر اسے قائم رکھنے کے لیے انھیں جو کچھ کرنا چاہیئے تھا وہ کچھ نہیں کر رہے بالا آخر دوسرے اس کو جان گئے اور انھوں نے ہماری غلطیوں سے سبق سیکھا اور وہ سب کچھ کرنا شروع کر دیا جو اصل میں اللہ تعالی نے ہمیں کرنے کے لیے کہا تھا چاہے ہم کچھ بھی کرتے ہوں قرآن پاک سے ملنے والی رہنمائی سے بہتر کوئی چیز ہمیں کہیں سے نہیں مل سکتی یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا کہ میں نے دین کو مکمل کر دیا ہے پھر ہم اس پر پوری طور پر عمل کرنے کی بجائے ابھی تک عمل کے دوسرے راستے تلاش کیوں کر رہے ہین ؟

یاد رکھیئے اللہ صرف ہمارا نہیں ہے جو بھی ایسے عمل کرے گا کہ اس نے کرنے کے لیے کہا ہے وہ اس کی ذات سے انعام پائے گا اس کائنات کے اسرار و رموز کا کھوج لگانے اور انھیں دریافت کرنے میں غیر مسلموں کی خدمات کا جائزہ لیجئے اور دیکھئے وہ انھیں کس طرح انسانیت کی خدمت کے لیے استعمال کر رہے ہیں محض مسلمان ہونے کی بنا پر یہ سمجھنا کہ اللہ کی طرف سے جن انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے ان کے ذرف ہم ہی حقدار ہیں ٹھیک نہیں ہے ۔

اگر ہم اس دنیا کے لیے رو؛ ماڈل بننا چاہتے ہیں اور اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اپنے وجود کے جواز کو پھر سے صحیح طور پر سمجھنا ہوگا ہمیں اپنے عقائد کو بدلنا ہوگا اور اس بات کا شعور پیدا کرنا ہوگا کہ ہم کسی مقصد کے لیے دنیا میں بھیجے ہےئے ہیں ہمیں اپنے ذاتی مفادات کو ایک طرف رکھنا ہوگا یاد رکھیئے نام یا عہدہ جتنا بڑا ہوتا ہے ذمہ داری بھی اتنی ہی بڑی ہوتی ہے جبکہ ہم اس کے برعکس کام کرتے ہیں ہم اپنے حقوق زیادہ بنا بیٹھے ہیں جبکہ اپنے فرائض کو بجالانے کے لیے زیادہ فکرمند نہیں ہوتے جن کے پاس کم ہے ان کے فرائض بھی اتنے ہی کم ہیں اللہ نے جن لوگوں پر اپنی نوازشات کی بارش کر رکھی ہے اتنا ہی ان لوگوں سے اس کی توقعات بھی زیادہ ہیں یہی اسلام کی اصل روح ہے ،

ہمیں روپے پیسے کے حصول کے لیے آپس میں لڑنے کی بجائے انسانیت کی فلاح کے لیے کام کرنا چاہیئے ذاتی مفادات کی خاطر دہشت گردی اور قتل و غارت میں ملوث ہونے اور اسے مقدس جنگ کا نام دینے کی بجائے ہمیں امن قائم کرنے والا کر دکھانا چاہیئے اس سے پہلے کہ کوئی ہمیں بنیادی انسانی حقوق ہی سے محروم کر دے آپ جانتے ہی ہیں کہ اسلام اپنی مرضی سے اختیار کرنے والا مذہب ہے طاقت کے زور سے پھیلایا جانے والا نہیں اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالی اسے دوسری صورت میں بھی ظاہر کر سکتا تھا وہ غیہر مسلموں کو طاقت کے زور پر بھ مسلمان ہونے کے لیے کہہ سکتا تھا جبکہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوا کیونکہ اسلام اس مقصد کے لیے آیا ہی نہیں اس کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہم اپنے آپ کو اتنا اچھا بنالیں کہ لوگ مسلمانوں کے طرز عمل سے متاثر ہوں اور ان کے بارے میں مزید جاننے کے خواہش مند ہوں اسی طرح

عیسائیت کی تبلیغ ہوئی ضرورت مندوں کی مدد کرنا ان کی خدمت کرنا دنیا میں اپنے آپ کو منوانے کا ی واحد راستہ ہے پوری دنیا کو اپنی جانب مرتوجہ کرمنے کا یہ واحد طریقہ ہے ۔

دنیا کو بدلنے سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو بدلنے کی ضرورت ہے اپنی توانائیوں کو اس بات پر مرکوز کرنے کہ غیر مسلم دنیا ہمارے ساتھ کیا کر رہی ہے کی بجائے ہمیں اپنے گریبان میں جھانکنا ہوگا کہ ہم خود اپنے ساتھ کیا کر رہے ہیں اللہ تعالی کا ہم سے وعدہ ہے کہ ،

اللہ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم پر کوئی نعمت انعام فرما کر پھر بدل دے جب تک کہ وہ خود اپنی اس حالت کو نہ بدل دیں جو کہ ان کی اپنی تھی اور یہ کہ اللہ سننے والا ہے اور جاننے والا بھی ہے ۔ (سورۃ الاانفال آیت نمبر ۵۳)

اگر ہم واقعی خود کو بدلنا چاہتے ہیں تو پہلے ہمیں اپنے دلوں کو بدلنا ہوگا ہمیں اپنے ایمان کو مضبوط کرنے اور اپنے عقائد کی تعمیر نو کی ضرورت ہے اگر ہم نے ایسا کر لیا تو ہر چیز اپنے مقام پر واپس آجائے گی قوانین قدرت یا قرآن پاک کے اصول اگر آپ چاہیں تو بھی کبھی نہیں بدلیں گے ہوسکتا ہے انھیں سمجھنے کے لیے لوگوں کو تھوڑا عرصہ لگ جائے ہم جتنا انھیں جان لیں گے اتنا ہی جلد ہم اپنی زندگیوں کو منظّم کر لیں گے آیئے ہم جو گنوا بیٹھے ہیں اسے پھر سے پالیں اس سے پہلے کہ بہت دیر ہوجائے ۔

قرآن پاک اصولوں اور حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات اور سنت کی پیروی کے سوا ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے کیا کوئی اور راستہ موجود میں سمجھتا ہوں نہیں پھر کیوں ہم اپنی بنیادی اقدار اور روایات کو ایک جانب رکھتے ہوئے یہ سب کر دکھانے کے لیے دوسرے ذرائع تلاش کرنے کی کوشش کرتے اور پہیہ الٹا چلانے کی کوشش کرتے یں ہماری اصل طاقت چھوٹے چھوٹے فرقوں میں تقسیم ہونے میں نہیں بلکہ متحدہ ہونے میں پوشیدہ ہے اگر ہم اس طرح عمل نہیں کریں گے گے جیسا کہ اللہ تعالی نے بیان کر دیا ہے تو پھر ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ ۔

کیا انھوں نے زمینمیں چل پھر کر یہ نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیسا برا ہو وہ ان سے بہت زیادہ توانا اور طاقتور تھے اور انھوں نے بھی زمین بوئی جوتی تھی اور ان سیز یادہ آباد ف کی تھی اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر آئے تھے یہ تو ناممکن تھا کہ اللہ ان پر ظلم کرتا دراصل وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ، ۰(سورۃ روم آیت نمبر ۹)

اقبال کی طرف سے پوچھے گئے ایک سوال کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں شکریہ اور فی امان اللہ اللہ ہم سب کا حامی و مددگار رہو اور سیدھی راہ کی جانب ہماری رہنمائی فرمائے ، (آمین)

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو (اقبال)

واحد راستہ

ان گنت راستوں کے درمیاں کھڑی میں
سوچتی ہوں کہ جائے منزل تک جو راستہ

کہاں ہے وہ ہے یہ کس کو پتہ

کیا بچہ ہوں کوئی میں سہما ہوا
جو روتا ہے زیادہ سے زیادہ کی چاہ میں
پھر بہل جاتا ہے محض ایک کھلونا پا کر

یا بچہ ہوں ایسا جو تھام لے انگلیاں
کسی بھی اجنبی کی جو یہ امید دلائے
چلو آؤ تمہیں میں بہت کچھ دوں گا

عقلمند بنو اب اور چھوڑ دو بچپنا
بچے کی آرزو سے ہماری بڑی ہے تمنا
سو اپنی قسمت کرو نہ کی کے حوالے

اک جھونکنے سے گرتے ہین جو پتے ہوں سوکھے
جہاں بھی کریں وہیں جاتے ہیں کچلے
یہی انجام ہے ان کا جو اب بھی نہ جانیں

خواب اور خواہش سے ناطہ نہ توڑو
بوؤ گے بیج تو پاؤ گے پھل بھی
اور غلطی سکھاتی ہے آگے کو بڑھنا

ان کو دیکھو جو سب کو احمق بنا کر
غیر اخلاقی راہوں سے بلندیوں کو چھو لیں
کچھ دیر پائیں خود کو ہر اک شے سے بالا

اس سے پہلے وہ جانیں زمیں سرک جاتی ہپاؤں تلے سے
کتنی بھاری تھی قیمت جو ادا کی انہوں نے
اب جو چاہیں کامیابی تو ان کو بدلنا پڑے گا

الجھو نہیں تم اور گمراہ نہ ہونا
چن لو صحیح کو غلط پہ نہ ڈولو
سیدھی راہ سے بھٹکنے سے جیون بچا لو

صرف ایک راہ ہے گر یہ کر لو ارادہ
گو آج تک کوئی اس پر چلا نہ زیادہ
کیونکہ دعاوؤں سے بڑھ کر یہ عمل کا ہے جادہ

یہ رستہ ہے ان کا جن کا پختہ یقیں ہے
اور راہ بھی یہ وہ ہے جو پرکھی گئی ہے
اور ملتی ہے یہاں جادواں کامرانی

وی سب ہی جو راہ حق کے ہیں منکر
جلد جان لیں گے ہے رستہ یہی بس
نہیں تو وہ غارت ہوں گے جہاں میں

ایمان رکھنے والوں کا رہبر خدا ہے
بے ایمانوں کا کوئی نہ رستہ یہاں ہے
کہ نہ تو وہ جانیں اور نہ ہی وہ سمجھیں

اس واحد راستے پر جو قائم ہیں رہتے

بدل سکتے ہیں صرف وہی اپنا جیون

اور جیون بھی ایسا کہ حیات جادوانی

نظم واحد راستہ جسے روشنیہ امین نیلکھا ہے یہ ہمارے سیمینارز

the road to success کی titlie theme بھی ہے

ایک دعا

اے میرے خالق مجھے ہمت دے کہ میں مکہ میں امن کا پیامبر بنوں کہ میں بدل سکوں اپنے ساتھیوں کے۔

شک کو یقین میں

مایوسی کو امید میں

الجھن کو وضاحت میں

بے مقصدیت کو بصیرت میں

اداسی کو خوشی میں

غلط فہمیوں کو سچائی میں

بھوک کو غذا میں

بیماری کو صحت میں

دل شکنی کو تلافی میں

افسوس کو قناعت میں

خوف کو بیادری میں

بے عزتی کو عزت میں

نفرت کو محبت میں

تاریکی کو اجالے میں

الزام تراشی کو احساس ذمہ داری میں

خود ترسی کو خود داری میں

غصب کرنے کو عطا کرنے میں

عذاب کو معافی میں

غصے کو معافی میں

خود غرضی کو بے غرضی میں

اختیار کو ضبط نفس میں

پریشانیوں کو اطمینان میں

فراغت کو محنت میں

تنقید کو ستائش میں

جھوٹی انا کو خودی میں

وصول کرنے کو بخش دینے میں

ناانصافی کو انصاف میں

خالی پن کو طمانیت میں

جہالت کو علم میں

شہرت کو کردار میں

ناشکری کو تشکر میں

تنہائی کو غورو فکر مین

بے چینیوں کو عبادتوں میں

ان گنت ناخداؤں کوایک اورصرف ایک خدامیں

اے مالک مجھے امن کے پیامبر کے طور پر منتخب کرلے اور مجھے ہر وہ چیز عطا کردے جولوگوں کی زندگیاں بدلنے کے لیے درکار ہو کہ ہمیں وہیں کچھ ملتا ہے جو ہم خرچ کرتے ہیں ہم معاف کرین تو ہمیں بخش دیا جاتا ہے اور کسی مقصد کی خاطر جان واردی جائے تو ہماری زندگی ہمیشہ کے لیے امر ہو جاتی ہے۔

مصنف کے بارے میں

فائز سیال فلسفہ اور اس کی عملی شکل اصول اور ذاتی اجتماعی، تنظیمیں اور معاشرت تبدیلی کی نفسیات پر ایک سند کی حیثیت رکھتے ہیں افراد اور ادروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی ان کی زبردست صلاحیت نے انہیں ایک نئی شناخت دی ہے ایک ایسی شناخت جو انہوں نے افراد اور اداروں کو بہتر بنانے اور منزل کے تعین میں ان کی مدد کرنے کی وجہ سے حاصل کی ہے نئی نسل کے لیے وہ ایک موثر رہنما اور کوچ ہیں پاکستان میں اپنے کیریئر کے پچھلے دس سالوں میں انہوں نے نظم وضبط کے وسیع پیمانے پر ۱۵۰ سے زائد تربیتی اور مشاورتی امور کامیابی سے پایہ تکمیل تک پہنچائے ہیں جن میں ٹیم کا مل جل کر ادارتی منصوبہ بندی کرنا، تبدیلی کی حکمت عملیاں، انفرادی قوت اور روزگار کا تجزیہ ادارے اور کام کی تشکیل نو شامل ہیں اس کے علاوہ دوسری سرگرمیوں میں ماہرانہ انتظامی طریقہ کار، اداروں کو فعال بنانا leadership development organizational culture transfromation development learing organization restructuring business performanance improvement team building management information system hr anformation system vision formulation executive recuitment reward and performsnce management total quaility traiang of trainers is o 9000 re. engineering وغیرہ شامل ہیں ۔

تربیت کے حوالے سے فائز سیال نے سینکڑوں ورکشاپس کے انعقاد کے علاوہ ۵۰۰۰ سے زائد گھنٹوں کے تجربات پر مبنی قیادت اور ٹریننگ بھی فراہم کی ہے فائز سیال کی اپنی تیار اور فراہم کردہ ٹریننگ میں انفرادی موثریت اعلی کورکردگی نفسیات، افراد اور گرہوں کے مابین تعلقات، انفرادی صلاحتیں اور گفتگو کے ذریعے پیغام سمجھانا شامل ہیں ساتھ ہی ساتھ قیادت کی تعمیر ماہرانہ خرود وفروخت، کاروباری نفسیات، اجتماعی ثقافت میں تبدیلی کا انتظام واخلاق فروخت میں اضافہ وبہتری بااصول وبااخلاق انتظامیہ خریداد کو مطمئن رکھنا دوسروں کو قائل کر لینے والی تیار کرنا ذاتی اور اجتماعی تخلیق ۔ خود کار متحرک ٹیمیں، اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق تنظیمیں بنانا وقت اور اپنی زندگی کو کنٹرول کرنا حصول کامیابی کے لیے ٹیم بنانا مثبت سوچ جذباتی ذہانت، لوگوں کو فون پر بات کے ذریعے قائل کرنا فون کے ذریعے مارکیٹنگ، تجارت عملی روحانیت، پر اعتماد ٹیمیں بنانا انتظامی صلاحتیں، خود پسندی کو عاجزی میں ڈھالنا اور تربیت دینے والوں کی تربیت کرنا جیسے موضوعات پر بھی انہوں نے کام کیا ۔

فائز سیال نے پیزہ وارانہ اور جیسے پیشے کی بنیاد رکھی بڑی بڑی ملکی اور نبین الاقوامی کمپنیوں سمیت ملک بھر میں پھیلے اپنے مداحوں میں آپ کی سب سے بڑی زیادہ مانگ ہے مثلا پنجاب ، پاک فوج ، پنجاب پولیس، فلاحی ادارے، تعلیمی ادارے ۔ اور ہسپتا؛ وغیرہ ان کے تجربات میں ملک اور بیرون ملک مختلف اداروں میں ۳۰۰،۰۰۰ سے زائد لوگوں سے گفتگو بھی شامل ہے فائز پر مبنی اپنے پروگراموں کی وجہ سے بے حد جانے جاتے ہیں جن میں the road to succeess the sixth disciplic change your

lens change your world born again together forrever شامل ہیں ،

پاکستان کی کاروباری دنیا میں وہ اکیسویں صدی کے اداروں کو درپیش تقریباً ہر مسئلے کے لیے عملی شکل میں تیار کردہ کی سیریز کی وجہ سے بے حد جانے جاتے ہیں ان پروگرامز میں leading change from the inside our crafing a cus to mer responsive organization learing to learn creating learing organization healiong organizationnal soul throgh fast t,r,a,c,k, leading ship 36 leading from the anside out making the difference together teaming from the anside out 30 second manager managing from the ansade out peak performance art and scienc of achievement creating a self motivation team anspiration from the inside the out customer antimscy service from the anside out leading sales selling from the out یہ تمام پروگرامز انسانی رویوں کی سائنس روحانیت مذہب اور انتظامی میدانوں میں دنیا کے بہترین عملی تجربات پر فائز سیال ریسرچ اور ہر طرف کے معاشی طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ان کی باہمی ملاقات اور تجربات پر مبنی ہیں ۔

ان سیمینارز کے علاوہ فائز سیال کو پاکستان کے ادرتی طبقے کے ساتھ ساتھ سی بلا معاوضہ کام کرنے والی تنظیموں اور دوسرے تعلیمی اداروں کی طرف سے مختلف مواقع مثلاً سالانہ سیلز کانفرنسوں ،سالانہ جلسہ ،تقسیم انعامات ،نئی مصنوعات ک افتتاحی تقریب تقسیم اسناد کی تقاریب، کانفرنسوں اور مذاکرات وغیرہ پر باقاعدگی سے مدعو کیا جاتا ہے گذشت سالوں میں فائز سیال سینکڑوں ایسے مباحثے اور لیکچرز منعقد کر چکے ہیں جو معاشرے کے مستحق اور غیر مراعات یافتہ طبقوں کے لیے منعقد کروائے جاتے ہیں۔

وہ ان کی ٹیم اب تک ہزاروں کتابچے جو کہ زندگی کے متعلق مختلف موضوعات پر لکھے جاتے ہیں لوگوں میں تقسیم کر چکے ہیں اردو میں ان سے تین کتابچے شائع ہو چکے ہیں جن میں تقریباً ستر کے قریب پمفلٹس شامل ہیں جو کہ مختلف ذاتی اور معاشرتی پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں اپنے مقصد اور جذبے جو کہ لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے کو مزید تقویت بخشنے کے لئے فائز سیال اب تک سینکڑوں اور ہزاروں افراد اور شادی شدہ جوڑوں کے لیے بھی کام کر چکے ہیں اپنے اس تجربے کے دوران انہوں نے جن موضوعات پر کام کیا ان میں ذاتی یا انفرادی کامیابی آپس کے تعلقات اور ازدواجی تعلقات اور مختلف قسم کے وہم اور خوف سے چھٹکارا پانا جیسے موضوعات شامل ہیں مزید یہ کہ وہ اب تک بے شمار افراد کو ان کی بیماریوں پر موثر طریقے سے قابو پانے کے متعلق ان میں شعور اور آ گہی پیدا کر کے ان کی مدد کر چکے ہیں جن میں ذیابطیس جوڑوں کا درد، کینسر، فالج، پیشاب کی نالیکے انفیکشنز آدھے سر کا درد اور دل کی بیماریاں وغیرہ شامل ہیں انہوں نے اپنے اس نوعیت کت تجربوں کے دوران ایک انوکھا فارمولہ قابل عمل بنایا جو کہ ان روحانیت اور اسلام کا خوبصورت امتزاج ہے ۔

اب تک فائز سیال موضوعات پر وسیع پیمانے پر لکھ چکے ہیں جن میں ٹوٹل کوالٹی قائدانہ صلاحتیں روحانیت دین مذہب مکمل طور پر بہتر بننا اور

ذاتی اورانتظامی صلاحیتوں پرکمال حاصل کرنا جیسے موضوعات شامل ہیں وہ سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں ۔

30 second manager

born again

the road to success

change your lens change your world

together forever

اوراب نئی کتاب کے مصنف ہیں آج کل وہ اپنی نئی آنے والی کتابوں پرکام کررہے ہیں جوکہ سوچ اپنے آپ کوصحت مند بنانا ان کی آڈیو کیسٹیس سوچ مثبت جوکہ طرزعمل کامیابی غصے،ازوادجی تعلقات،معاشرتی تبدیلی ،اپنے آپ کوبہتر بنانا ،مثبت سوچ اورطرزعمل جیسے موضوعات پر ہیں پورے پاکستان میں کراچی سے خیبر تک بے حدشوق سے سنی اور بے حدسراہی جاتی ہیں خودفائزسیال کے بے شمار پروگرامز،ان کی کتابیں اوران کی کیسٹیں مختلف مقامات پرحوالے کے طور پرپیش کی جاتی ہیں اوراب تک پرنٹ میڈیا اورٹیلی وژن پروسیع پیانے پرنشر کی جاچکی ہیں ۔

فائزسیال عالمی شہرت یافتہ ہارڈبزنس سکول کے پروگرام سے گریجویٹ ہیں انہوں نے اپنی پیشہ وارانہ تربیت دنیا کے مشیہور ترین ادارے ntl institulte for applied behavioral scieness usa tavistock institute of humane human relation سے حاصل کی فائزرچرڈ ہینڈلر سے کے ماسٹر پریکٹیشنز اورلائسنس ہولڈر بھی ہیں system academy of educationanal consultant development اورامریکہ کے مستندٹریز ہیں وہ chartered anstitue pf personnel development کے فیلوممبر بھی ہیں پاکستان سے انہوں نے ماسٹر کی ڈگری حاصل کی چونکہ وہ مسلسل پیشہ وارانہ ترقی پر بھرپور یقین رکھتے ہیں اس لئے وہ اب تک پوری دنیا میں منعقدہونے والے بیشمارٹریننگ پروگرامز،کانفرنسز،سیمینارزاورورک شاپس میں شرکت کرچکے ہیں ۔

ایک عشرے پرمحیط ان کے اس جذبہ خدمت اوراپنے مقصدیعنی لوگوں کی زندگیوں کوبدلنا سے بھرپورلگن اوروابستگی نے انہیں بے حدپیار ،عزت،سکون اوراطمینان سے نوازا ہے فائزاوران کی ٹیم ان شاءاللہ تعالی اکیسویں صدی کے لیے تعلیم بھائی اورعلم وآگہی کے حوالے سے ایک ابھرتا ہواروشن نام ثابت ہوگی ٹیم آپ کے بھرپورتعاون حمایت اورنیک تمناؤں کی متمنی عرہے گی ۔

حوالہ جات

گذشتہ دوعشروں سے مصنف تقریبا ہر شعبے مثلا کامیابی ،شخصی وترقی ،سائیکلوجی ،مینجمنٹ۔صحت ،فلسفہ دین ،معاشرت پرمبنی دنیا بھر کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا علم اور تجربہ ہزاروں افراد میں بانٹتے رہے ہیں اگرچہ اس کتاب میں دیے گئے حالات اور مختلف واقعات کے متعلق سوچ ،توضیع اور مفہوم مصنف کا ذاتی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ اس بات کا بھی قومی امکان ہے کہ بےشمار دوسرے مصنفین اور کتابیں ان کی سوچ پر ضرور اثر انداز ہوئی ہوں گی اس کتاب میں موجود مختلف اقوال اور نظموں کے حوالہ جات اکٹھے کرنے کی مخلصانہ کوشش کی گئی ہے مگر یہ کوششیں کامیاب نہ ہوسکین لہذا جو معلومات مل سکیں انہیں بالکل اسی طرح شامل کر دیا گیا ہے اگر اس کتاب میں موجود نظموں اور اقوال کے حوالہ جات کے متعلق آپ کو علم ہوتو ہمیں ضرور آگاہ کیجئے آپ کی فراہم شدہ معلومات کو اگلے ایڈیشن میں شامل کر دیا جائے گا ۔

اس کتاب میں قرآنی حوالہ جات مولانا محمد جونا گڑھی کے کئے گئے ترجمے احسن الکلام سے لیے گئے ہیں ۔